چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

مَعرِفَةُ القُرآن
عَلٰی
کَنزِ العِرفان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی اَبُو الصَّالِح مُحَمَّد قَاسِم قَادِری مدظلہ العالی

وَلَوْ اَنَّنَا

8

معجزات دیکھنے کے باوجود کفار کے ایمان نہ لانے کی خبر

وَ لَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَاۤ اِلَیْهِمُ الْمَلٰٓىٕكَةَ وَ كَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى

وَ	لَوْ	اَنَّنَا	نَزَّلْنَاۤ	اِلَیْهِمُ	الْمَلٰٓىٕكَةَ	وَ	كَلَّمَهُمُ	الْمَوْتٰى
اور	اگر	بیشک ہم	اتار دیتے	ان کی طرف	فرشتے	اور	باتیں کرتے ان سے	مردے

اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اُتار دیتے اور مردے ان سے باتیں کرتے

وَ حَشَرْنَا عَلَیْهِمْ كُلَّ شَیْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا

وَ	حَشَرْنَا	عَلَیْهِمْ	كُلَّ شَیْءٍ	قُبُلًا	مَّا كَانُوْا
اور	ہم جمع کردیتے	ان پر	ہر چیز	گروہ گروہ (کرکے "یا" ان کے) سامنے	(پھر بھی) وہ نہ تھے

اور ہم ہر چیز ان کے سامنے جمع کردیتے جب بھی وہ

لِیُؤْمِنُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ یَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

لِیُؤْمِنُوْۤا	اِلَّاۤ	اَنْ	یَّشَآءَ	اللّٰهُ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	یَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾
کہ ایمان لاتے	مگر	یہ کہ	چاہتا	اللہ	اور	لیکن	ان میں اکثر (لوگ)	نہیں جانتے

ایمان لانے والے نہ تھے مگر یہ کہ خدا چاہتا لیکن ان میں اکثر لوگ جاہل ہیں ○

شیطانوں کی انبیاء سے دشمنی اور وسوسے ڈالنے کی وجوہات

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ

وَ	كَذٰلِكَ	جَعَلْنَا	لِكُلِّ نَبِیٍّ	عَدُوًّا	شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ
اور	اسی طرح	ہم نے بنایا	ہر نبی کا	دشمن	جنوں اور انسانوں کے شیطانوں (کو)

اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کا دشمن بنایا انسانوں اور جنوں کے شیطانوں کو

یُوْحِیْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَ

یُوْحِیْ (1)	بَعْضُهُمْ	اِلٰى بَعْضٍ	زُخْرُفَ الْقَوْلِ	غُرُوْرًا	وَ
وسوسے ڈالتے ہیں	ان کے بعض	بعض کی طرف	بناوٹی بات (کے)	دھوکا دینے (کے لئے)	اور

ان میں ایک دوسرے کو دھوکا دینے کے لئے بناوٹی باتوں کے وسوسے ڈالتا ہے اور

(1)...... جو گمراہ دوسروں کو شریعت کے خلاف کام کی ترغیب دے وہ انسانی شیطان ہے اگرچہ وہ اپنے عزیزوں میں سے ہو یا عالم کے لباس میں ہو، نیز اس میں وہ تمام لوگ داخل ہیں جو آزاد خیالی یا روشن خیالی کے نام پر شرعی کاموں کے خلاف پلاننگ کرتے اور منصوبے بناتے اور اس کیلئے تنظیمیں تشکیل دیتے ہیں۔ ان سب سے بچنا لازم ہے۔

لَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٢﴾

لَوْ	شَآءَ	رَبُّكَ	مَا فَعَلُوْهُ	فَذَرْهُمْ	وَ	مَا	يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٢﴾
اگر	چاہتا	تمہارا رب	(تو) وہ نہ کرتے اسے	تو تم چھوڑ دو انہیں	اور	جنہیں	وہ گھڑتے ہیں

اگر تمہارا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو تم انہیں اور ان کی بناوٹی باتوں کو چھوڑ دو ○

وَ لِتَصْغٰۤى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ

وَ	لِتَصْغٰۤى (1)	اِلَيْهِ	اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ
اور	(وہ وسوسے ڈالتے ہیں) تاکہ مائل ہو جائیں	اس (بناوٹی بات) کی طرف	ان لوگوں کے دل جو

اور تاکہ آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے دل ان بناوٹی باتوں کی طرف

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ لِيَرْضَوْهُ وَ لِيَقْتَرِفُوْا

لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	وَ	لِيَرْضَوْهُ	وَ	لِيَقْتَرِفُوْا
ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	اور	تاکہ وہ پسند کرلیں اسے	اور	تاکہ وہ (اسی گناہ کا) ارتکاب کریں

مائل ہو جائیں اور تاکہ وہ ان باتوں کو پسند کرلیں اور وہ اُسی گناہ کا ارتکاب کریں جس کے

مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٣﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا

مَا	هُمْ	مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٣﴾	اَفَغَيْرَ اللّٰهِ	اَبْتَغِيْ	حَكَمًا (2)
جس کے	وہ	مرتکب ہیں	تو کیا اللہ کے سوا	میں تلاش کرلوں	کوئی فیصلہ کرنے والا، حاکم

یہ خود مرتکب ہیں ○ تو کیا میں اللہ کے سوا کسی کو حاکم بنالوں؟

وَّ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ

وَّ	هُوَ	الَّذِيْۤ	اَنْزَلَ	اِلَيْكُمُ	الْكِتٰبَ
اور (حالانکہ)	وہی (ہے)	جس نے	نازل کی	تمہاری طرف	کتاب

حالانکہ وہی ہے جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب

نزولِ قرآن کے بعد اتباعِ ظن کی گنجائش نہیں

1 ...... ہر ایک کا دل اپنے ہم جنس کی طرف جھکتا ہے، لہٰذا اگر کسی آدمی کا دل گناہگاروں، گمراہوں کی طرف زیادہ جھکتا ہے تو اسے غور کرنا چاہئے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس کے دل میں بھی گمراہی اور برائی کی محبت بیٹھی ہوئی ہے۔

2 ...... اسلامی عقیدوں اور شرعی قطعی مسائل میں کسی کو فیصل بنانا، کثرتِ رائے کا اعتبار کرنا یا جمہوریت کی رَٹ لگانا وغیرہ کسی چیز کی اجازت نہیں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرمان بہر حال لازم العمل ہیں، کوئی اس کا فیصلہ کرے یا نہ کرے، لوگوں کی رائے اس کے موافق ہو یا مخالف۔

مُفَصَّلًا ؕ وَ الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ

مُفَصَّلًا	وَ	الَّذِیْنَ	اٰتَیْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	یَعْلَمُوْنَ	اَنَّهٗ
مفصل، خوب واضح کی ہوئی	اور	وہ لوگ جو	ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ جانتے ہیں	کہ وہ

اُتاری اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ جانتے ہیں کہ یہ

مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۱۱۴﴾

مُنَزَّلٌ	مِّنْ رَّبِّكَ	بِالْحَقِّ	فَلَا تَكُوْنَنَّ (1)	مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۱۱۴﴾
اتاری ہوئی ہے	تیرے رب کی طرف سے	حق کے ساتھ	تو تم ہرگز نہ ہونا	شک کرنے والوں میں سے

تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ نازل شدہ ہے تو اے سننے والے تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو ○

کلماتِ الٰہی کی شان

وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّ عَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ

وَ	تَمَّتْ	كَلِمَتُ رَبِّكَ	صِدْقًا وَّ عَدْلًا	لَا مُبَدِّلَ
اور	پوری ہوئیں، کامل ہوئیں	تیرے رب کی باتیں	سچ اور انصاف (میں)	کوئی بدلنے والا نہیں

اور سچ اور انصاف کے اعتبار سے تیرے رب کے کلمات کامل ہیں۔ اس کے کلمات کو

گمراہوں کی پیروی کا نقصان

لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۱۵﴾ وَ اِنْ تُطِعْ

لِكَلِمٰتِهٖ	وَ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ﴿۱۱۵﴾	وَ	اِنْ	تُطِعْ (2)
اس کی باتوں کو	اور	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور	اگر	تو بات مانے گا

کوئی بدلنے والا نہیں اور وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ اور اے سننے والے! زمین میں اکثر وہ ہیں

اَكْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ یُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ

اَكْثَرَ	مَنْ فِی الْاَرْضِ	یُضِلُّوْكَ	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
اکثر (لوگوں کی)	جو زمین میں (رہتے ہیں)	(تو) وہ بہکا دیں گے تجھے	اللہ کی راہ سے

کہ تو ان کے کہے پر چلے تو تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں،

1 ......ایسی جگہوں پر آیت کو سننے والا ہر مخاطب مراد ہوتا ہے یا بظاہر خطاب نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہوتا ہے لیکن مراد آپ کی امت ہوتی ہے۔ 2 ......اس آیت میں یہ پہلو بھی داخل ہے کہ عوام ایسے لوگوں سے بھی محتاط رہیں جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر، اسلامی تعلیمات کی اشاعت کو اپنی ڈھال بنا کر اسلام ہی کی بنیادیں کھوکھلی کرنے میں مصروف ہیں، دین کے مسلمہ امور میں ان کی قیاس آرائیاں، حق کو باطل اور باطل کو حق ظاہر کرنے میں ان کی صرف کی ہوئی توانائیاں کسی کام کی نہیں، ان کی پیروی دنیا و آخرت کے عظیم خسارے کا سبب بن سکتی ہے۔

اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا

اِنْ	يَّتَّبِعُوْنَ	اِلَّا	الظَّنَّ	وَ	اِنْ	هُمْ	اِلَّا
نہیں	وہ پیروی کرتے	مگر	گمان (کی)	اور	نہیں	وہ	مگر

یہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور یہ صرف

يَخْرُصُوْنَ ﴿١١٦﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ

يَخْرُصُوْنَ ﴿١١٦﴾	اِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ	اَعْلَمُ	مَنْ	يَّضِلُّ
اندازے لگا رہے ہیں	بیشک	تمہارا رب	وہ	خوب جانتا ہے	(اسے) جو	بھٹکتا ہے

اندازے لگا رہے ہیں ○ بیشک تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے

کسی کی گمراہی اور ہدایت اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں

عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١١٧﴾ فَكُلُوْا مِمَّا

عَنْ سَبِيْلِهٖ	وَ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١١٧﴾	فَكُلُوْا [1]	مِمَّا
اس کی راہ سے	اور	وہ	خوب جانتا ہے	ہدایت والوں کو	تو کھاؤ	(اس میں) سے جو

بھٹکا ہوا ہے اور وہ ہدایت والوں کو (بھی) خوب جانتا ہے ○ تو اس میں سے کھاؤ

اللہ کے نام پر ذبح کردہ جانور حلال ہے

ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾ وَ

ذُكِرَ	اسْمُ اللّٰهِ	عَلَيْهِ	اِنْ	كُنْتُمْ	بِاٰيٰتِهٖ	مُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾	وَ
ذکر کیا گیا	اللہ کا نام	اس پر	اگر	تم ہو	اس کی آیتوں پر	ایمان رکھنے والے	اور

جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو ○ اور

حلت و حرمت کا شرعی قانون

مَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

مَا	لَكُمْ	اَلَّا تَاْكُلُوْا	مِمَّا	ذُكِرَ	اسْمُ اللّٰهِ	عَلَيْهِ
کیا ہوا	تمہیں	کہ نہ کھاؤ	(اس میں) سے جو	ذکر کیا گیا	اللہ کا نام	اس پر

تمہیں کیا ہے کہ تم اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے

1 ...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ "جو جانور اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کیا گیا اسے کھاؤ اور جو اپنی موت مرا یا بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا وہ حرام ہے۔" جانور کے حلال ہونے کا تعلق اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام پر ذبح ہونے سے ہے، نیز حلال و حرام کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے لہٰذا اس کی ہدایت کے مطابق ہی چیزوں کو حرام یا حلال قرار دو۔

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ

وَ	قَدْ	فَصَّلَ [1]	لَكُمْ	مَّا	حَرَّمَ
اور (حالانکہ)	بیشک	اللہ نے تفصیل سے بیان کردیں	تمہارے لئے	وہ (چیزیں) جو	اس نے حرام کی ہیں

حالانکہ وہ تمہارے لئے وہ چیزیں تفصیل سے بیان کرچکا ہے جو اس نے تم پر

عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَ اِنَّ

عَلَيْكُمْ	اِلَّا	مَا	اضْطُرِرْتُمْ	اِلَيْهِ	وَ	اِنَّ
تمہارے اوپر	سوائے	(ان چیزوں کے) جو	تم مجبور ہو جاؤ	ان کی طرف	اور	بیشک

حرام کی ہیں سوائے ان چیزوں کے جن کی طرف تم مجبور ہو جاؤ اور بیشک

كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآىٕهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

كَثِيْرًا	لَّيُضِلُّوْنَ	بِاَهْوَآىٕهِمْ [2]	بِغَيْرِ عِلْمٍ	اِنَّ	رَبَّكَ
بہت سے (لوگ)	ضرور گمراہ کرتے ہیں	اپنی خواہشات کے سبب	علم کے بغیر	بیشک	تمہارا رب

بہت سے لوگ لاعلمی میں اپنی خواہشات کی وجہ سے گمراہ کرتے ہیں۔ بیشک تیرا رب

هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ ؕ

هُوَ	اَعْلَمُ	بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾	وَ	ذَرُوْا	ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ
وہ	خوب جانتا ہے	حد سے بڑھنے والوں کو	اور	چھوڑ دو	ظاہری اور باطنی گناہ

حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے ○ اور ظاہری اور باطنی سب گناہ چھوڑ دو

ظاہری و باطنی گناہ چھوڑ دینے کا حکم

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا

اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَكْسِبُوْنَ	الْاِثْمَ	سَيُجْزَوْنَ	بِمَا
بیشک	وہ لوگ جو	کماتے ہیں	گناہ	عنقریب انہیں بدلہ دیا جائے گا	(ان گناہوں کا) جن کا

بیشک جو لوگ گناہ کماتے ہیں انہیں عنقریب ان گناہوں کا بدلہ دیا جائے گا جن کا

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ قانون یہ ہے کہ حرام چیزوں کا مفصل ذکر ہوتا ہے اور جس چیز کو حرام نہ فرمایا گیا ہو وہ حلال ہے۔

2 ...... اپنی طرف سے مختلف جانوروں یا اشیاء کو حرام قرار دیدینا گمراہی ہے۔ اس آیت پر وہ لوگ بھی غور کریں جو اولیاء کرام کے ایصالِ ثواب کیلئے مقرر کردہ جانوروں کو حرام قرار دیتے ہیں حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ہی ذبح کئے جاتے ہیں۔

كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿١٢٠﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿١٢٠﴾	وَ	لَا تَاْكُلُوْا [1]	مِمَّا	لَمْ يُذْكَرِ	اسْمُ اللّٰهِ	عَلَيْهِ
وہ ارتکاب کرتے تھے	اور	تم نہ کھاؤ	(اس میں) سے جو	نہ ذکر کیا گیا	اللہ کا نام	اس پر

وہ ارتکاب کرتے تھے ○ اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اسے نہ کھاؤ

ذبح کے وقت اللہ کا نام چھوڑ دیا تو جانور حرام ہے

وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ

وَ	اِنَّهٗ	لَفِسْقٌ	وَ	اِنَّ	الشَّيٰطِيْنَ	لَيُوْحُوْنَ
اور	بیشک وہ	ضرور نافرمانی (ہے)	اور	بیشک	شیاطین	ضرور (وسوسے) ڈالتے ہیں

اور بیشک یہ نافرمانی ہے اور بیشک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں

شیاطین کی وسوسہ اندازیاں

اِلٰۤى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ

اِلٰۤى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ	لِيُجَادِلُوْكُمْ [2]	وَ	اِنْ	اَطَعْتُمُوْهُمْ	اِنَّكُمْ
اپنے دوستوں کی طرف	تاکہ وہ جھگڑا کریں تم سے	اور	اگر	تم بات مانو گے ان کی	(تو) بیشک تم

وسوسے ڈالتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم ان کا کہنا مانو گے تو اس وقت

مومن وکافر کی مثال

لَمُشْرِكُوْنَ ﴿١٢١﴾ ع اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا

لَمُشْرِكُوْنَ ﴿١٢١﴾	اَوَمَنْ	كَانَ	مَيْتًا	فَاَحْيَيْنٰهُ	وَ	جَعَلْنَا
ضرور مشرک ہو گے	کیا اور جو	تھا	مردہ	پھر ہم نے زندہ کر دیا اسے	اور	بنا دیا

تم بھی یقیناً مشرک ہو گے ○ اور کیا وہ جو مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کر دیا اور ہم نے

ع ١٤

لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ

لَهٗ	نُوْرًا	يَّمْشِيْ	بِهٖ	فِي النَّاسِ	كَمَنْ مَّثَلُهٗ
اس کے لئے	ایک نور	وہ چلتا ہے	اس کے ساتھ	لوگوں میں	(کیا) اس کی مثال اس جیسی ہو گی جو

اس کے لیے ایک نور بنا دیا جس کے ساتھ وہ لوگوں میں چلتا ہے (کیا) وہ اس جیسا ہو جائے گا جو

(1)...... حکم یہ ہے کہ جس جانور پر مسلمان یا کتابی نے جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر نہ کیا وہ حرام ہے اور اگر بھول کر نام لینا رہ گیا تو حلال ہے اور مسلمان و کتابی کے علاوہ کسی دوسرے کا ذبح کیا ہوا مطلقاً حرام ہے۔ یہاں کتابی سے مراد وہ اہلِ کتاب ہیں جو اپنے نبی اور کتاب پر ایمان رکھتے ہیں۔ محض نام کے عیسائی اور حقیقت میں دہریہ مراد نہیں ہیں۔ (2)...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ بغیر علم دینی مسائل میں جھگڑنا یا محض جھگڑے کی نیت سے مناظرہ کرنا شیطانی لوگوں کا کام ہے لیکن تحقیقِ حق کے لئے مناظرہ کرنا عبادت ہے۔

فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ

فِي الظُّلُمٰتِ	لَيْسَ	بِخَارِجٍ	مِّنْهَا	كَذٰلِكَ	زُيِّنَ
اندھیروں میں (ہے)	وہ نہیں	نکلنے والا	ان سے	اسی طرح	آراستہ کردیئے گئے

اندھیروں میں (پڑاہوا) ہے (اور) ان سے نکلنے والا بھی نہیں۔ یونہی کافروں کے لئے

لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ

لِلْكٰفِرِيْنَ	مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾	وَ	كَذٰلِكَ	جَعَلْنَا	فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ
کافروں کے لئے	جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	اسی طرح	ہم نے بنادیئے	ہر بستی میں

ان کے اعمال آراستہ کردیئے گئے ○ اور ویسے ہی ہم نے ہر بستی میں

اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَ

اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا	لِيَمْكُرُوْا [1]	فِيْهَا	وَ
اس کے مجرموں کے سرغنے (یا) اس کے مجرموں کو سردار	تاکہ وہ سازشیں کریں	اس میں	اور

اس کے مجرموں کو (ان کا) سردار بنادیا تاکہ اس میں وہ اپنی سازشیں کریں اور

مَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا

مَا يَمْكُرُوْنَ	اِلَّا	بِاَنْفُسِهِمْ	وَ	مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾	وَ	اِذَا
وہ سازشیں نہیں کرتے	مگر	اپنی جانوں کے ساتھ	اور	وہ شعور نہیں رکھتے	اور	جب

وہ صرف اپنے خلاف سازشیں کررہے ہیں اور انہیں شعور نہیں ○ اور جب

جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى

جَآءَتْهُمْ	اٰيَةٌ	قَالُوْا	لَنْ نُّؤْمِنَ	حَتّٰى	نُؤْتٰى
آئے ان کے پاس	کوئی نشانی	(تو) کہتے ہیں	ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے	یہاں تک کہ	ہمیں دیا جائے

ان کے پاس کوئی نشانی آئے تو کہتے ہیں کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہمیں بھی

سردارانِ مکہ کی دشمنی پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

کفار کا مطالبہ اور عطاءِ نبوت کا اصول

1 ...... اس آیت میں سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ سردارانِ مکہ کی دشمنی سے پریشان نہ ہوں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے جو انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گزرے وہ جس شہر میں مبعوث ہوئے وہاں کے سرداروں نے ان کی اسی طرح مخالفت کی تھی۔

وقفِ منزل
وقفِ لازم

مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ

مِثْلَ	مَاۤ	اُوْتِیَ	رُسُلُ اللّٰهِ	اَللّٰهُ	اَعْلَمُ	حَیْثُ	یَجْعَلُ
(اس کی) مثل	جیسا	دیا گیا	اللہ کے رسولوں (کو)	اللہ	خوب جانتا ہے	جہاں	وہ رکھے

ویسا ہی نہ ملے جیسا اللہ کے رسولوں کو دیا گیا۔ اللہ اسے خوب جانتا ہے جہاں وہ

انجامِ کارِ مجرم

رِسٰلَتَهٗ ؕ سَیُصِیْبُ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ

رِسٰلَتَهٗ (1)	سَیُصِیْبُ	الَّذِیْنَ	اَجْرَمُوْا	صَغَارٌ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ
اپنی رسالت	عنقریب پہنچے گی	ان لوگوں کو جنہوں نے	جرم کئے	ذلت	اللہ کے ہاں	اور

اپنی رسالت رکھے۔ عنقریب مجرموں کو ان کے مکروفریب کے بدلے میں اللہ کے ہاں

ہدایت و گمراہی کی نشانی

عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا كَانُوْا یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ

عَذَابٌ شَدِیْدٌ	بِمَا	كَانُوْا یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾	فَمَنْ	یُّرِدِ	اللّٰهُ	اَنْ
شدید عذاب	(اس کے) بدلے جو	وہ مکروفریب کرتے تھے	تو جسے	چاہتا ہے	اللہ	کہ

ذلت اور شدید عذاب پہنچے گا ○ اور جسے اللہ ہدایت دینا

یَّهْدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَ مَنْ یُّرِدْ اَنْ

یَّهْدِیَهٗ	یَشْرَحْ (2)	صَدْرَهٗ	لِلْاِسْلَامِ	وَ	مَنْ	یُّرِدْ	اَنْ
ہدایت دے اسے	(تو) وہ کھول دیتا ہے	اس کا سینہ	اسلام کے لئے	اور	جسے	چاہتا ہے	کہ

چاہتا ہے تو اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہ کرنا

یُّضِلَّهٗ یَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَیِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ

یُّضِلَّهٗ	یَجْعَلْ	صَدْرَهٗ	ضَیِّقًا (3)	حَرَجًا	كَاَنَّمَا	یَصَّعَّدُ
گمراہ کردے اسے	بنا دیتا ہے	اس کا سینہ	تنگ	بہت ہی تنگ	گویا کہ	وہ زبردستی چڑھ رہا ہے

چاہتا ہے اس کا سینہ تنگ، بہت ہی تنگ کر دیتا ہے گویا کہ وہ زبردستی آسمان پر

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ نبوت خاص عطائے الٰہی ہے۔ قومیت یا مال کی وجہ سے نبوت نہیں ملتی اور نہ ہی یہ ہے کہ اعمالِ صالحہ کرکے کوئی نبی بن جائے۔

2 ...... شرح کا معنی ہے ''کشادہ کرنا'' اور شرحِ صدر یعنی سینے کا کھل جانا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے دل میں روشنی پیدا فرماتا ہے یہاں تک کے اس کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہو جاتا ہے۔ دل دنیا سے دور اور آخرت کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔

3 ...... سینے کی تنگی یہ ہے کہ کفر کو پسند کرے اور اسلام کو برا سمجھے۔ یونہی نیکیوں سے رغبت ختم ہونا اور گناہوں کا شوق ہونا بھی دل کی تنگی میں داخل ہے۔

فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٥﴾

فِي السَّمَآءِ	كَذٰلِكَ	يَجْعَلُ	اللّٰهُ	الرِّجْسَ	عَلَى الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٥﴾
آسمان میں	اسی طرح	ڈال دیتا ہے	اللہ	عذاب	ان لوگوں پر جو	ایمان نہیں لاتے

چڑھ رہا ہے۔ اسی طرح اللہ ایمان نہ لانے والوں پر عذاب مسلط کر دیتا ہے ○

صراطِ مستقیم کا بیان

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ

وَ	هٰذَا	صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا	قَدْ	فَصَّلْنَا	الْاٰيٰتِ
اور	یہ	تمہارے رب کا سیدھا راستہ (ہے)	بیشک	ہم نے تفصیل سے بیان کر دیں	نشانیاں

اور یہ تمہارے رب کی سیدھی راہ ہے بیشک ہم نے نصیحت ماننے والوں کے لیے

جنت اور مددِ الٰہی کی بشارت

لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ

لِقَوْمٍ	يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾	لَهُمْ	دَارُ السَّلٰمِ	عِنْدَ رَبِّهِمْ
(ان) لوگوں کے لئے	(جو) نصیحت قبول کرتے ہیں	ان کے لئے	سلامتی کا گھر	ان کے رب کے پاس

تفصیل سے آیتیں بیان کر دیں ○ ان کے لیے ان کے اعمال کے بدلے میں

بروزِ قیامت سرکش جنات سے خطاب

وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٧﴾ وَيَوْمَ

وَ	هُوَ	وَلِيُّهُمْ	بِمَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٧﴾	وَ	يَوْمَ
اور	وہ	ان کا مددگار (ہے)	(اس کے) بدلے جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	(جس) دن

ان کے رب کے حضور سلامتی کا گھر ہے اور وہ ان کا مددگار ہے ○ اور (یاد کرو) وہ دن

يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ

يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا	يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ	قَدِ	اسْتَكْثَرْتُمْ
وہ جمع کرے گا ان سب کو	(اور فرمائے گا) اے جنوں کے گروہ	بیشک	تم نے بہت سے گھیر لئے

جب وہ اُن سب کو اٹھائے گا (اور فرمائے گا) اے جنوں کے گروہ! تم نے بہت سے لوگوں کو

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ نیک کام بھاری معلوم ہونا اور گناہ کے کام میں راحت محسوس کرنا، سینے کی تنگی کی علامت ہے۔

2 ...... دارالسلام کے دو معنی ہیں (1) سلام اللہ تعالیٰ کا نام ہے، تو ’’دار السلام‘‘ کا معنی ہوا ’’اللہ تعالیٰ کا گھر‘‘ یعنی وہ گھر جس کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اور یہ اضافت اس گھر یعنی جنت کی عزت افزائی کے لئے ہے جیسے بَيْتُ الله اور نَاقَةُ الله میں ہے۔ (2) اس کا دوسرا معنی ہے ’’سلامتی کا گھر‘‘ اور جنت کو ’’دارالسلام‘‘ اس لئے فرمایا ہے کہ جنت میں ہر قسم کی خرابیوں، تکلیفوں اور مشقتوں سے سلامتی ہے۔

جنات کے دوستوں کی حسرت و انجام

مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ

مِّنَ الْاِنْسِ	وَ	قَالَ	اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ	رَبَّنَا	اسْتَمْتَعَ
انسانوں سے	اور	کہیں گے	انسانوں میں سے ان کے دوست	اے ہمارے رب	فائدہ اٹھایا

اپنا تابع بنالیا اور انسانوں میں سے جو ان کے دوست ہوں گے وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم نے

بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّ بَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ

بَعْضُنَا بِبَعْضٍ	وَّ	بَلَغْنَآ	اَجَلَنَا	الَّذِيْٓ	اَجَّلْتَ
ہمارے بعض نے بعض سے	اور	ہم پہنچ گئے	اپنی مدت (کو)	جو	تو نے مقرر فرمائی

ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا اور ہم اپنی اس مدت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرر فرمائی

لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا

لَنَا	قَالَ	النَّارُ	مَثْوٰىكُمْ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَآ	اِلَّا
ہمارے لئے	اللہ فرمائے گا	آگ	تمہارا ٹھکانہ (ہے)	ہمیشہ رہنے والے	اس میں	مگر

تھی۔ اللہ فرمائے گا: آگ تمہارا ٹھکانہ ہے، تم ہمیشہ اس میں رہو گے مگر

ظالموں کی ظالم کے ذریعے گرفت

مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ

مَا	شَآءَ	اللّٰهُ	اِنَّ	رَبَّكَ	حَكِيْمٌ	عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾	وَ	كَذٰلِكَ
جسے	چاہے	اللہ	بیشک	تمہارا رب	حکمت والا	علم والا (ہے)	اور	اسی طرح

جسے خدا چاہے۔ بیشک تمہارا رب حکمت والا، علم والا ہے ○ اور یونہی

نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع

ع ۱۵ ۸ ۲

نُوَلِّيْ	بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا	بِمَا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾
ہم مسلط کر دیتے ہیں	بعض ظالموں کو بعض (پر)	(اس کے) سبب جو	وہ کام کرتے تھے

ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر ان کے اعمال کے سبب مسلط کر دیتے ہیں ○

1 ...... کفار جہنم سے کبھی نکالے نہیں جائیں گے بلکہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یہاں آیت میں اِس استثناء کے دو معنی ہیں (1) وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے لیکن قبر سے حشر تک اور میدان حشر میں حساب کتاب سے لے کر جہنم میں داخل ہونے تک جہنم میں نہ رہیں گے۔ (2) اس سے مراد وہ اوقات ہیں جن میں انہیں ایک عذاب سے دوسرے عذاب میں منتقل کیا جائے گا، جہنمی جب دوزخ کی آگ کی شدت سے فریاد کریں گے تو انہیں زَمْہَرِیْر یعنی سخت ٹھنڈے اور برفانی طبقے میں ڈال دیا جائے گا اور جب زَمْہَرِیْر کی ٹھنڈک سے گھبرا کر فریاد کریں گے تو انہیں پھر نارِ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ 2 ...... اس آیت میں ظلم کرنے والوں=

قیامت میں کافر جنوں اور انسانوں سے مکالمہ

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ	اَلَمْ یَاْتِكُمْ	رُسُلٌ	مِّنْكُمْ (1)	یَقُصُّوْنَ
اے جنوں اور انسانوں کے گروہ	کیا نہیں آئے تمہارے پاس	رسول	تم میں سے	وہ بیان کرتے

اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ! کیا تمہارے پاس تم میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر

عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ وَ یُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا

عَلَیْكُمْ	اٰیٰتِیْ	وَ	یُنْذِرُوْنَكُمْ	لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا	قَالُوْا
تم پر	میری آیتیں	اور	ڈراتے تمہیں	تمہاری اس دن کی ملاقات (سے)	وہ کہیں گے

میری آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں تمہارے آج کے اس دن کی حاضری سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے:

شَهِدْنَا عَلٰۤى اَنْفُسِنَا وَ غَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ

شَهِدْنَا	عَلٰۤى اَنْفُسِنَا	وَ	غَرَّتْهُمُ	الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا	وَ
ہم نے گواہی دی	اپنی جانوں پر (کے خلاف)	اور	دھوکے میں ڈال دیا انہیں	دنیا کی زندگی (نے)	اور

ہم اپنی جانوں کے خلاف گواہی دیتے ہیں اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا اور

شَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ

شَهِدُوْا	عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ	اَنَّهُمْ	كَانُوْا	كٰفِرِیْنَ ﴿۱۳۰﴾	ذٰلِكَ (2)
وہ گواہی دیں گے	اپنی جانوں پر (کے خلاف)	کہ وہ	تھے	کفر کرنے والے	یہ (رسولوں کا بھیجنا)

وہ خود اپنی جانوں کے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے○ یہ

بڑے عمل کی دنیاوی سزا کا ایک قانون

اَنْ لَّمْ یَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ

اَنْ	لَّمْ یَكُنْ	رَّبُّكَ	مُهْلِكَ الْقُرٰى	بِظُلْمٍ	وَّ
(اس لئے) کہ	نہیں ہے	تمہارا رب	بستیوں کو ہلاک کرنے والا	ظلم سے	اور (جبکہ)

اس لیے ہے کہ تیرا رب بستیوں کو ظلم سے تباہ نہیں کرتا جبکہ

═ کو تنبیہ کی جارہی ہے کہ اگر وہ اپنے ظلم سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ ان پر دوسرا ظالم مسلط کردے گا جو انہیں ذلیل وخوار اور تباہ وبرباد کردے گا۔

1 ...... رسول صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں جنات سے نہیں۔ چونکہ یہاں جن و انس دونوں سے خطاب ہے اس لئے تَغْلِیْبًا یعنی جنوں کو انسانوں کے ماتحت شمار کرتے ہوئے مِنْكُمْ فرمایا گیا۔ بہر حال اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جنات میں نبی آئے، ہاں جنات کے لئے نبی آئے مگر وہ انسان تھے۔

2 ...... جمہور مفسرین کے نزدیک اس اسم اشارہ کا مشارالیہ "رسولوں کا بھیجنا اور کفار کو عذاب الٰہی سے ڈرانا" ہے۔

نیک و بد کے درجات میں فرق

اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿١٣١﴾ وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا

اَهْلُهَا	غٰفِلُوْنَ ﴿١٣١﴾	وَ	لِكُلٍّ	دَرَجٰتٌ	مِّمَّا
اس کے باشندے	بے خبر ہوں	اور	ہر ایک کے لئے	درجات (ہیں)	(اس کی) وجہ سے جو

ان کے لوگ بے خبر ہوں ○ اور ہر ایک کے لیے ان کے اعمال سے

اللہ تعالیٰ کی شان رحمت و بے نیازی

عَمِلُوْا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٢﴾ وَ

عَمِلُوْا (1)	وَ	مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ	عَمَّا	يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٢﴾	وَ
انہوں نے عمل کئے	اور	تمہارا رب بے خبر نہیں	(اس) سے جو	وہ عمل کرتے ہیں	اور

درجات ہیں اور تیرا رب ان کے اعمال سے بے خبر نہیں ○ اور

رَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَ

رَبُّكَ	الْغَنِيُّ	ذُوالرَّحْمَةِ	اِنْ	يَّشَاْ	يُذْهِبْكُمْ	وَ
تمہارا رب	بے پروا	رحمت والا (ہے)	اگر	وہ چاہے	(تو اے لوگو!) تمہیں لے جائے	اور

اے حبیب! تمہارا رب بے پرواہے، رحمت والا ہے۔ اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور

يَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ

يَسْتَخْلِفْ	مِنْۢ بَعْدِكُمْ	مَّا	يَشَآءُ	كَمَآ	اَنْشَاَكُمْ
جانشین بنادے	تمہارے بعد	جسے	وہ چاہے	جیسے	اس نے پیدا کیا تمہیں

جسے چاہے تمہاری جگہ لے آئے جیسے اس نے تمہیں

وعدۂ الٰہی کا ہر صورت پورا ہونا لازمی امر

مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿١٣٣﴾ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّ

مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿١٣٣﴾	اِنَّ	مَا	تُوْعَدُوْنَ	لَاٰتٍ	وَّ
دوسرے لوگوں کی اولاد سے	بیشک	جس کا	تم سے وعدہ کیا جاتا ہے	ضرور آنے والی (ہے)	اور

دوسرے لوگوں کی اولاد سے پیدا کیا ○ بیشک جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور آنے والی ہے اور

1 ...... اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کے لیے چاہے وہ نیک ہو یا گنہگار اس کے اچھے اور برے اعمال کے اعتبار سے درجے ہیں اور انہی کے مطابق ثواب اور عذاب ہوگا، یونہی نیک اعمال کے درجات مختلف ہوتے ہیں کہ ایک ہی عمل اخلاص اور نیتوں کے فرق کی وجہ سے ایک شخص کے لئے زیادہ ثواب کا اور دوسرے کے لئے کم ثواب کا باعث ہوتا ہے۔

دنیا میں ہر عمل پر مہلت ملی ہوئی ہے

مَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ ﴿۱۳۴﴾ قُلۡ يٰقَوۡمِ اعۡمَلُوۡا عَلٰى مَكَانَتِكُمۡ

مَاۤ	اَنۡتُمۡ	بِمُعۡجِزِيۡنَ ﴿۱۳۴﴾	قُلۡ	يٰقَوۡمِ	اعۡمَلُوۡا (1)	عَلٰى مَكَانَتِكُمۡ
نہیں	تم	بے بس کرنے والے	تم کہو	اے میری قوم	تم عمل کرتے رہو	اپنی جگہ پر

تم (اللہ کو) عاجز نہیں کرسکتے ○ تم فرماؤ، اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر عمل کرتے رہو،

اِنِّىۡ عَامِلٌ ۚ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ مَنۡ تَكُوۡنُ لَهٗ

اِنِّىۡ	عَامِلٌ	فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ	مَنۡ تَكُوۡنُ لَهٗ
بیشک میں	(اپنی جگہ پر) کام کرتا ہوں	تو عنقریب تم جان لوگے	کس کے لئے ہوتا ہے

میں اپنا کام کرتا ہوں تو عنقریب تم جان لوگے کہ آخرت کے گھر کا (اچھا) انجام

کفار مکہ کی چند جہالتیں اور گمراہیاں

عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۱۳۵﴾ وَ

عَاقِبَةُ الدَّارِ (2)	اِنَّهٗ	لَا يُفۡلِحُ	الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۱۳۵﴾	وَ
(آخرت کے) گھر کا (اچھا) انجام	بیشک وہ	فلاح نہیں پاتے	ظلم کرنے والے	اور

کس کے لئے ہے؟ بیشک ظالم فلاح نہیں پاتے ○ اور

جَعَلُوۡا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الۡحَـرۡثِ وَالۡاَنۡعَامِ

جَعَلُوۡا (3)	لِلّٰهِ	مِمَّا	ذَرَاَ	مِنَ الۡحَرۡثِ وَالۡاَنۡعَامِ
انہوں نے بنایا، مقرر کیا	اللہ کے لئے	(اس میں) سے جو	اس نے پیدا کیے	کھیتی اور مویشیوں سے

اللہ نے جو کھیتی اور مویشی پیدا کیے ہیں یہ مشرک ان میں سے ایک حصہ اللہ کے لئے

نَصِيۡبًا فَقَالُوۡا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعۡمِهِمۡ وَهٰذَا

نَصِيۡبًا	فَقَالُوۡا	هٰذَا	لِلّٰهِ	بِزَعۡمِهِمۡ	وَ	هٰذَا
ایک حصہ	پھر انہوں نے کہہ دیا	یہ	اللہ کے لئے (ہے)	اپنے گمان سے	اور	یہ

قرار دیتے ہیں پھر اپنے گمان سے کہتے ہیں کہ یہ حصہ تو اللہ کے لئے ہے اور یہ

1 ...... اس میں کفر یا گناہ کی اجازت نہیں بلکہ اظہارِ غضب کے لئے اس طرح فرمایا گیا ہے۔

2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اگرچہ آج بھی فیصلہ ہو چکا کہ مومن جنتی ہے اور کافر دوزخی لیکن اعلانیہ چشم دید فیصلہ قیامت میں یا عذاب آتے وقت ہوگا۔

3 ...... یہاں زمانہ جاہلیت میں مشرکین کی ایک جہالت بتائی جارہی ہے کہ وہ اپنے مختلف مالوں سے اللہ تعالیٰ اور بتوں کے نام جدا جدا حصے مقرر کرتے ہیں، پھر اگر اللہ تعالیٰ کیلئے مقرر کردہ میں سے کچھ بتوں کے حصے میں مل جائے تو اسے واپس نہیں نکالتے لیکن اگر بتوں کا حصہ ادھر مل جاتا تو اسے نکال لیتے ہیں۔

لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ

لِشُرَكَآئِنَا	فَمَا	كَانَ	لِشُرَكَآئِهِمْ	فَلَا يَصِلُ	اِلَى اللّٰهِ
ہمارے شریکوں کے لئے (ہے)	توجو	ہے	ان کے شریکوں کے لئے	پس وہ نہیں پہنچتا	اللہ تک

ہمارے شریکوں کے لئے ہے توجو ان کے شریکوں کے لئے ہے وہ تو اللہ تک نہیں پہنچتا

وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا

وَ	مَا	كَانَ	لِلّٰهِ	فَهُوَ	يَصِلُ	اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ	سَآءَ	مَا
اور	جو	ہے	اللہ کے لئے	تووہ	پہنچ جاتا ہے	ان کے شریکوں تک	کتنا برا ہے	جو

اور جو اللہ کے لئے ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچ جاتا ہے۔ کتنا برا

يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ

يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾	وَ	كَذٰلِكَ	زَيَّنَ	لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ	قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ
وہ فیصلہ کرتے ہیں	اور	اسی طرح	عمدہ کر دکھایا	بہت سے مشرکوں کے لئے	اپنی اولاد کا قتل

یہ فیصلہ کرتے ہیں ○ اور یوں ہی بہت سے مشرکوں کی نگاہ میں ان کے شریکوں نے اولاد کا قتل

شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ

شُرَكَآؤُهُمْ (۱)	لِيُرْدُوْهُمْ	وَ	لِيَلْبِسُوْا	عَلَيْهِمْ
ان کے شریکوں (نے)	تاکہ وہ ہلاک کریں انہیں	اور	تاکہ خلط ملط کردیں، مشتبہ کردیں	ان پر

عمدہ کر دکھایا ہے تاکہ وہ انہیں ہلاک کریں اور ان کا دین اُن پر

دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ

دِيْنَهُمْ	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	مَا فَعَلُوْهُ	فَذَرْهُمْ	وَ
ان کا دین	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) وہ نہ کرتے اسے	تو چھوڑ دو انہیں	اور

مشتبہ کردیں اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو تم انہیں اور

(1)...... یہاں شریکوں سے مراد وہ شیاطین ہیں جن کی اطاعت کے شوق میں مشرکین اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کی معصیت گوارا کرتے تھے اور ایسے قبیح اور جاہلانہ افعال کے مرتکب ہوتے تھے کہ جن کو عقلِ صحیح کبھی گوارا نہ کرسکے اور جن کی قباحت میں ادنیٰ سمجھ کے آدمی کو بھی تردد نہ ہو۔ بت پرستی کی شامت سے وہ ایسے فسادِ عقل میں مبتلا ہوئے کہ حیوانوں سے بدتر ہوگئے کیونکہ اولاد کے ساتھ تو جانور بھی پیار کرتے ہیں لیکن یہ کفار شیاطین کی پیروی میں اولاد یعنی بیٹیوں کا بھی خون بہادیتے ہیں۔

مَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ قَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّ حَرْثٌ حِجْرٌ

مَا	يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾	وَ	قَالُوْا (1)	هٰذِهٖۤ	اَنْعَامٌ	وَّ	حَرْثٌ	حِجْرٌ
جو	وہ بہتان تراشی کرتے ہیں	اور	انہوں نے کہا	یہ	مویشی	اور	کھیتی	ممنوع (ہے)

ان کے بہتانوں کو چھوڑ دو ○ اور مشرک اپنے خیال سے کہتے ہیں: یہ مویشی اور کھیتی ممنوع ہے،

لَّا يَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَ اَنْعَامٌ

لَّا يَطْعَمُهَاۤ	اِلَّا	مَنْ	نَّشَآءُ	بِزَعْمِهِمْ	وَ	اَنْعَامٌ
نہیں کھائے گا اسے	مگر	وہ جسے	ہم چاہیں گے	(یہ) اپنے گمان سے (کہا)	اور	کچھ مویشی

اسے وہی کھائے جسے ہم چاہیں اور کچھ مویشی ایسے ہیں

حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَ اَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا

حُرِّمَتْ	ظُهُوْرُهَا	وَ	اَنْعَامٌ	لَّا يَذْكُرُوْنَ	اسْمَ اللّٰهِ	عَلَيْهَا
حرام کردی گئیں	ان کی پشتیں (سواری کے لئے)	اور	کچھ مویشی	وہ نہیں لیتے	اللہ کا نام	ان پر

جن کی پیٹھوں (پر سواری) کو حرام کردیا گیا اور کچھ مویشی وہ ہیں جن کے ذبح پر اللہ کا نام نہیں لیتے،

افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا

افْتِرَآءً	عَلَيْهِ	سَيَجْزِيْهِمْ	بِمَا
(یہ سب) بہتان باندھتے ہوئے (کہا)	اس پر (یعنی اللہ پر)	عنقریب وہ بدلہ دے گا انہیں	(اس) کا جو

(یہ باتیں) اللہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے (کہتے ہیں) عنقریب وہ انہیں ان کے

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَ قَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾	وَ	قَالُوْا	مَا	فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ	خَالِصَةٌ
وہ بہتان باندھتے تھے	اور	انہوں نے کہا	جو	ان مویشیوں کے پیٹوں میں (ہے)	خالص

بہتانوں کا بدلہ دے گا ○ اور کہتے ہیں: ان مویشیوں کے پیٹ میں جو ہے وہ خالص

1 ...... اس آیت میں کفار کی چند بد عملیوں کا ذکر ہے۔ (1) اپنے بعض کھیتوں کو بتوں کے نام پر یوں وقف کرنا کہ اس کی پیداوار اور آمدنی صرف بتوں کے خادمین میں سے صرف مرد کھائیں، عورتیں نہ کھائیں۔ (2) بتوں کے نام پر جانور چھوڑ دینا جیسے بحیرہ، سائبہ وغیرہ جن سے کوئی کام نہ لیا جائے، نہ کسی کھیت سے انہیں ہٹایا جائے۔ کفار کے یہ دونوں کام تو شرک ہیں مگر شرعاً ان جانوروں کا گوشت کھانا حرام نہیں۔ اسی لئے جہاد میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم ان تمام چیزوں پر قبضہ کرکے استعمال فرماتے تھے۔ (3) بتوں کے نام پر ذبح کرنا۔ یہ کام بھی شرک ہے اور اس ذبیحہ کا کھانا بھی حرام ہے اور یہ ”مَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ“ میں داخل ہے۔

اولاد کا قتل اور حلال کو حرام ٹھہرانا گمراہی و نقصان کا سبب

لِّذُكُوْرِنَا وَ مُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۚ وَ اِنْ یَّكُنْ

لِّذُكُوْرِنَا (1)	وَ	مُحَرَّمٌ	عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا	وَ	اِنْ	یَّكُنْ
ہمارے مردوں کے لئے (ہے)	اور	حرام کیا گیا ہے	ہماری بیویوں پر	اور	اگر	وہ ہو

ہمارے مردوں کیلئے ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ

مَّیْتَةً فَهُمْ فِیْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَیَجْزِیْهِمْ

مَّیْتَةً	فَهُمْ	فِیْهِ	شُرَكَآءُ	سَیَجْزِیْهِمْ
مرا ہوا	تو وہ (سب)	اس میں	شریک (ہیں)	عنقریب بدلہ دے گا انہیں

مرا ہوا ہو تو پھر سب اس میں شریک ہیں۔ عنقریب اللہ انہیں ان کی باتوں کا

وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۳۹﴾ قَدْ خَسِرَ

وَصْفَهُمْ	اِنَّهٗ	حَكِیْمٌ	عَلِیْمٌ ﴿۱۳۹﴾	قَدْ	خَسِرَ (2)
ان کی باتوں (کا)	بیشک وہ	حکمت والا	علم والا (ہے)	بیشک	نقصان میں پڑے

بدلہ دے گا۔ بیشک وہ حکمت والا، علم والا ہے ○ بیشک وہ لوگ تباہ ہوگئے

الَّذِیْنَ قَتَلُوْۤا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ

الَّذِیْنَ	قَتَلُوْۤا	اَوْلَادَهُمْ	سَفَهًۢا	بِغَیْرِ عِلْمٍ	وَّ
وہ لوگ جنہوں نے	قتل کی	اپنی اولاد	بیوقوفی (کرتے ہوئے)	علم کے بغیر	اور

جو اپنی اولاد کو جہالت سے بیوقوفی کرتے ہوئے قتل کرتے ہیں اور

حَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ

حَرَّمُوْا	مَا	رَزَقَهُمُ	اللّٰهُ	افْتِرَآءً	عَلَى اللّٰهِ	قَدْ
حرام قرار دیا	(اسے) جو	رزق دیا انہیں	اللہ (نے)	بہتان باندھتے (ہوئے)	اللہ پر	بیشک

اللہ نے جو رزق انہیں عطا فرمایا ہے اسے اللہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے حرام قرار دیتے ہیں۔ بیشک

1 ...... کفار عرب کا اعتقاد تھا کہ بحیرہ، سائبہ، اونٹنی کا بچہ اگر زندہ پیدا ہو تو صرف مرد کھاسکتے ہیں اور عورتیں نہیں کھاسکتیں اور اگر مردہ پیدا ہو تو عورت مرد سب کھاسکتے ہیں۔ اس آیت میں ان کے اس عقیدے کا ذکر ہے اور اس پر سخت وعید ہے۔

2 ...... اولاد اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے اور اسے قتل کر دینا دنیا و آخرت میں نقصان و تباہی کا باعث ہے اور اپنی دنیا اور آخرت دونوں تباہ کر لینا اور اولاد جیسی عزیز اور پیاری چیز کے ساتھ اس قسم کی سفاکی اور بے دردی گوارا کرنا انتہا درجہ کی حماقت اور جہالت ہے۔

باغات اور پھلوں میں قدرت الٰہی کے نمونے

ضَلُّوْا وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ (١٤٠) وَ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ

ضَلُّوْا	وَ	مَا كَانُوْا	مُهْتَدِيْنَ (١٤٠)	وَ	هُوَ	الَّذِيْۤ	اَنْشَاَ
وہ گمراہ ہوگئے	اور	وہ نہیں تھے	ہدایت پانے والے	اور	وہی (ہے)	جس نے	پیدا کئے

یہ لوگ گمراہ ہوئے اور یہ ہدایت والے نہیں ہیں ○ اور وہی ہے جس نے کچھ باغات

جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّ غَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ النَّخْلَ وَ الزَّرْعَ

جَنّٰتٍ	مَّعْرُوْشٰتٍ	وَّ	غَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ	وَّ النَّخْلَ وَ الزَّرْعَ
کچھ باغات	(زمین پر) پھیلے ہوئے	اور	نہ پھیلے ہوئے	اور کھجور اور کھیتی (کو پیدا کیا)

زمین پر پھیلے ہوئے اور کچھ نہ پھیلے ہوئے (تنوں والے) اور کھجور اور کھیتی کو پیدا کیا

مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَ الزَّيْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّ

مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ	وَ الزَّيْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ	مُتَشَابِهًا	وَّ
ان کے کھانے مختلف (ہیں)	اور زیتون اور انار (کو پیدا کیا)	(کسی بات میں) ملتے جلتے	اور

جن کے کھانے مختلف ہیں اور زیتون اور انار (کو پیدا کیا، یہ سب) کسی بات میں آپس میں ملتے ہیں اور

غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ

غَيْرَ مُتَشَابِهٍ	كُلُوْا	مِنْ ثَمَرِهٖۤ	اِذَاۤ	اَثْمَرَ
(کسی میں) نہیں ملتے	تم کھاؤ	اس کے پھل سے	جب	وہ (درخت) پھل دے

کسی میں نہیں ملتے۔ جب وہ درخت پھل لائے تو اس کے پھل سے کھاؤ

فصلوں کا حق ادا کرنے کا حکم اور فضول خرچی کی ممانعت

وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَ لَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

وَ	اٰتُوْا[1]	حَقَّهٗ	يَوْمَ حَصَادِهٖ	وَ	لَا تُسْرِفُوْا	اِنَّهٗ	لَا يُحِبُّ
اور	دو	اس کا حق	اس کی کٹائی کے دن	اور	فضول خرچی نہ کرو	بیشک وہ	پسند نہیں فرماتا

اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق دو اور فضول خرچی نہ کرو بیشک وہ فضول خرچی کرنے والوں کو

[1] ...... یہاں فصلوں کا حق ادا کرنے کا حکم ہے، اس میں سب سے پہلے تو عشر یعنی پیداوار کا دسواں حصہ یا نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں حصہ داخل ہے اور اس کے علاوہ مساکین کو کچھ پھل وغیرہ دینا بھی پیداوار کے حقوق میں آتا ہے۔ اِس آیت میں اس بات کی دلیل بھی ہے کہ ہر پیداوار میں زکوٰۃ ہے، چاہے پیداوار کم ہو یا زیادہ، اس کے پھل سال تک رہیں یا نہ رہیں۔

حلال جانور کھانے کا حکم اور شیطان کی پیروی کی ممانعت

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٤١﴾ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّ

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٤١﴾	وَ	مِنَ الْاَنْعَامِ	حَمُوْلَةً	وَّ
فضول خرچی کرنے والوں (کو)	اور	مویشیوں میں سے	کچھ بوجھ اٹھانے والے	اور

پسند نہیں فرماتا○ اور مویشیوں میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے اور

فَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا

فَرْشًا	كُلُوْا	مِمَّا	رَزَقَكُمُ	اللّٰهُ	وَ	لَا تَتَّبِعُوْا
کچھ زمین پر بچھے (پیدا کئے)	کھاؤ	(اس میں) سے جو	رزق دیا تمہیں	اللہ (نے)	اور	پیروی نہ کرو

کچھ زمین پر بچھے ہوئے جانور (پیدا کئے)۔ اللہ نے تمہیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں سے کھاؤ اور

حلال جانوروں کو حرام ٹھہرانے والوں پر حجت

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٤٢﴾ ۙ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ	اِنَّهٗ	لَكُمْ	عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٤٢﴾	ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ (1)
شیطان کے قدموں (راستوں) کی	بیشک وہ	تمہارا	کھلا دشمن (ہے)	آٹھ جوڑے (پیدا کیے)

شیطان کے راستوں پر نہ چلو۔ بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے○ (اللہ نے) آٹھ نر و مادہ جوڑے (پیدا کیے۔)

مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ آٰلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ

مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ	وَ	مِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ	قُلْ	آٰلذَّكَرَيْنِ	حَرَّمَ
ایک جوڑا بھیڑ سے	اور	ایک جوڑا بکری سے	تم کہو	کیا دونوں نر	اس نے حرام کیے

ایک جوڑا بھیڑ سے اور ایک جوڑا بکری سے۔ تم فرماؤ، کیا اس نے دونوں نر حرام کیے

اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ

اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ	اَمَّا	اشْتَمَلَتْ	عَلَيْهِ	اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ	نَبِّـُٔوْنِيْ (2)
یا دونوں مادہ	یا جو	لئے ہوئے ہیں	اس پر (اس کو)	دونوں ماداؤں کے پیٹ	مجھے خبر دو

یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں مادہ جانور پیٹوں میں لئے ہوئے ہیں؟ اگر تم سچے ہو

(1)...... اس آیت میں جانوروں کے آٹھ جوڑے بیان کئے گئے یعنی نر و مادہ اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری کے جوڑے۔ جانور تو اس کے علاوہ بھی ہیں لیکن چونکہ اہلِ عرب کے سامنے زیادہ تر یہی جانور ہوتے تھے اور حرام و حلال کے جو انہوں نے قاعدے بنائے وہ بھی انہی کے بارے میں تھے اس لئے بطورِ خاص ان جوڑوں کا بیان کیا گیا۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ حلت کا دعویٰ کرنے والے سے دلیل نہ مانگی جائے گی بلکہ حرمت کا دعویٰ کرنے والے پر دلیل لانا لازم ہے۔ آج کل کچھ لوگ ہر چیز کے حلال ہونے پر دلیل مانگتے ہیں اور خود حرمت کی دلیل نہیں پیش کرتے۔ یہ اصول قرآن کے صریح خلاف ہے۔

بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٤٣﴾ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَ

بِعِلْمٍ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿١٤٣﴾	وَ	مِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ	وَ
علم کے ساتھ	اگر	تم ہو	سچے	اور	ایک جوڑا اونٹ سے	اور

تو علم کے ساتھ بتاؤ ○ اور (اللہ نے نر اور مادہ کا) ایک جوڑا اونٹ سے اور

مِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا

مِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ	قُلْ	ءٰٓالذَّكَرَيْنِ	حَرَّمَ (1)	اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ	اَمَّا
ایک جوڑا گائے سے (پیدا فرمایا)	تم کہو	کیا دونوں نر	اس نے حرام کئے	یا دونوں مادہ	یا جو

ایک جوڑا گائے سے (پیدا فرمایا۔) تم فرماؤ، کیا اس نے دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ یا

اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ

اشْتَمَلَتْ	عَلَيْهِ	اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ	اَمْ	كُنْتُمْ	شُهَدَآءَ (2)	اِذْ
لئے ہوئے ہیں	اس پر (اس کو)	دونوں ماداؤں کے پیٹ	کیا	تم تھے	موجود	جب

وہ جسے دونوں مادہ جانور اپنے پیٹوں میں لئے ہوئے ہیں؟ کیا تم اس وقت موجود تھے جب

وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

وَصّٰىكُمُ	اللّٰهُ	بِهٰذَا	فَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرٰى
حکم دیا تمہیں	اللہ (نے)	اس کا	تو کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے

اللہ نے تمہیں یہ حکم دیا؟ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	لِّيُضِلَّ	النَّاسَ	بِغَيْرِ عِلْمٍ	اِنَّ	اللّٰهَ
اللہ پر	جھوٹ	تاکہ وہ گمراہ کرے	لوگوں (کو)	علم کے بغیر	بیشک	اللہ

جھوٹ باندھے؟ تاکہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے۔ بیشک اللہ

1 ...... اس آیت کریمہ میں دورِ جاہلیت کے ان لوگوں کا رد ہے جو اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام ٹھہرا لیا کرتے تھے۔

2 ...... یعنی اللہ تعالیٰ نے تم سے براہ راست تو بیان فرمایا نہیں اور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذریعے ان جانوروں کی حرمت آئی نہیں تو اب ان جانوروں کے حرام ہونے کی کیا صورت باقی رہی۔ لہٰذا جب یہ بات نہیں ہے تو حرمت کے ان احکام کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا جھوٹ، باطل اور خالص بہتان ہے۔

الربع

حرام جانوروں کا بیان

لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۴﴾ ع قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِیْ مَاۤ اُوْحِیَ

لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۴﴾	قُلْ	لَّاۤ اَجِدُ (1)	فِیْ	مَاۤ	اُوْحِیَ
ہدایت نہیں دیتا	ظلم کرنے والی قوم (کو)	تم کہو	میں نہیں پاتا	(اس) میں	جو	وحی کی جاتی ہے

ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ○ تم فرماؤ، جو میری طرف وحی کی جاتی ہے، اُس میں

اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّكُوْنَ

اِلَیَّ	مُحَرَّمًا	عَلٰی طَاعِمٍ	یَّطْعَمُهٗۤ	اِلَّاۤ	اَنْ	یَّكُوْنَ
میری طرف	حرام کی ہوئی (کوئی چیز)	کسی کھانے والے پر	وہ کھاتا ہو اسے	مگر	یہ کہ	ہو

کسی کھانے والے پر میں کوئی کھانا حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ

مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا

مَیْتَةً	اَوْ	دَمًا مَّسْفُوْحًا	اَوْ	لَحْمَ خِنْزِیْرٍ	فَاِنَّهٗ	رِجْسٌ	اَوْ	فِسْقًا
مردار	یا	بہتا خون	یا	خنزیر کا گوشت	کیونکہ وہ	ناپاک (ہے)	یا	نافرمانی (کا وہ جانور)

مردار ہو یا رگوں میں بہنے والا خون ہو یا سور کا گوشت ہو کیونکہ وہ ناپاک ہے یا وہ نافرمانی کا جانور ہو

شرعی مجبور کے لئے حرام چیز کھانے کی رخصت

اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ

اُهِلَّ	لِغَیْرِ اللّٰهِ	بِهٖ	فَمَنِ	اضْطُرَّ	غَیْرَ بَاغٍ
(جسے ذبح کرتے وقت) پکارا گیا	اللہ کے غیر کا (نام)	اس پر	تو جو	مجبور ہو جائے	نہ خواہش والا

جس کے ذبح میں غیرُاللہ کا نام پکارا گیا ہو تو جو مجبور ہو جائے (اور اس حال میں کھائے کہ) نہ خواہش (سے کھانے) والا ہو

یہودیوں پر چند حرام چیزوں کا بیان

وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَ

وَّ	لَا	عَادٍ	فَاِنَّ	رَبَّكَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۱۴۵﴾	وَ
اور	نہ	حد سے بڑھنے والا (ہو)	تو بیشک	تمہارا رب	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور

اور نہ ضرورت سے بڑھنے والا تو بے شک آپ کا رب بخشنے والا مہربان ہے ○ اور

(1)...... مجموعی طور پر اس آیت کے متعلق چند احکام ہیں: (1) حرمت شریعت کی جانب سے ثابت ہوتی ہے نہ کہ نفسانی خواہش سے۔ (2) بہتا ہوا خون حرام ہے اگرچہ نکل کر جم جائے، البتہ تلی، کلیجی حلال ہے اور یہ ویسے بھی جما ہوا خون ہوتا ہے۔ (3) ہر نجس چیز حرام ہے مگر ہر حرام چیز نجس نہیں۔ (4) سور کی ہر چیز حرام ہے کیونکہ وہ نجس العین ہے۔ (5) سور کی کوئی چیز ذبح کرنے یا پکانے سے پاک نہیں ہو سکتی۔ (6) جانور کی زندگی میں اس پر کسی کے نام پکارنے کا نہیں بلکہ ذبح کے وقت کا اعتبار ہے۔ (7) بتوں کے نام پر جانور ذبح کرنا فسق اعتقادی یعنی کفر ہے۔ (8) شرعی مجبوری کی حالت میں مردار وغیرہ چیزیں بقدر ضرورت=

عَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍۚ وَ مِنَ الْبَقَرِ وَ الْغَنَمِ

عَلَى الَّذِيْنَ	هَادُوْا	حَرَّمْنَا	كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ (1)	وَ	مِنَ الْبَقَرِ وَ الْغَنَمِ
ان لوگوں پر جو	یہودی ہوئے	ہم نے حرام کردیا	ہر ناخن والا (جانور)	اور	گائے اور بکری سے

ہم نے یہودیوں پر ہر ناخن والا جانور حرام کردیا اور ہم نے ان پر

حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَاۤ اِلَّا مَا حَمَلَتْ

حَرَّمْنَا	عَلَيْهِمْ	شُحُوْمَهُمَاۤ (2)	اِلَّا	مَا	حَمَلَتْ
ہم نے حرام کردیں	ان پر	ان دونوں کی چربیاں	سوائے	(اس چربی کے) جو	اٹھا رکھی ہو

گائے اور بکری کی چربی حرام کردی سوائے اس چربی کے جو

ظُهُوْرُهُمَاۤ اَوِ الْحَوَايَاۤ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍؕ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ

ظُهُوْرُهُمَاۤ اَوِ الْحَوَايَاۤ	اَوْ	مَا	اخْتَلَطَ	بِعَظْمٍ	ذٰلِكَ	جَزَيْنٰهُمْ
ان کی پیٹھوں یا انتڑیوں (نے)	یا	جو	ملی ہوئی ہو	ہڈی کے ساتھ	یہ	ہم نے بدلہ دیا انہیں

ان کی پیٹھ کے ساتھ یا انتڑیوں سے لگی ہو یا جو چربی ہڈی سے ملی ہوئی ہو۔ ہم نے یہ ان کی سرکشی کا

بِبَغْيِهِمْ ۖ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ

بِبَغْيِهِمْ	وَ	اِنَّا	لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾	فَاِنْ	كَذَّبُوْكَ	فَقُلْ
ان کی سرکشی کا	اور	بیشک ہم	ضرور سچے (ہیں)	پھر اگر	وہ جھٹلائیں تمہیں	تو تم کہو

بدلہ دیا اور بیشک ہم ضرور سچے ہیں ○ پھر اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم فرماؤ

رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍۚ وَ لَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

رَّبُّكُمْ	ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ	وَ	لَا يُرَدُّ	بَاْسُهٗ	عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۷﴾
تمہارا رب	وسیع رحمت والا (ہے)	اور	ٹالا نہیں جاتا	اس کا عذاب	جرم کرنے والی قوم سے

کہ تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے اور اس کا عذاب مجرموں پر سے نہیں ٹالا جاتا ○

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور عذاب

=حلال ہوں گی۔ (9) اگر اندازے میں غلطی کر کے ضرورت سے زیادہ ایک آدھ لقمہ کھالیا تو پکڑ نہ ہوگی۔

1 ...... یہاں ناخن سے مراد انگلی ہے خواہ انگلیاں بیچ سے پھٹی ہوں جیسے کتا اور درندے یا نہ پھٹی ہوں بلکہ کھر کی صورت میں ہوں جیسے اونٹ، شتر مرغ اور بطخ وغیرہ۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں بطورِ خاص شتر مرغ، بطخ اور اُونٹ مراد ہیں۔ جانور یہ یہودیوں پر حرام تھے۔ 2 ...... یہودیوں پر گائے، بکری کا گوشت وغیرہ حلال تھا لیکن ان کی چربی حرام تھی البتہ جو چربی گائے بکری کی پیٹھ میں لگی ہو یا آنت یا ہڈی سے ملی ہو وہ ان کے لئے حلال تھی۔ یہودی چونکہ اپنی سرکشی=

شرک کو مشیتِ الٰہی قرار دینے والوں کو جواب

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا

سَيَقُوْلُ (1)	الَّذِيْنَ	اَشْرَكُوْا	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	مَآ اَشْرَكْنَا
عنقریب کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	شرک کیا	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ہم شرک نہ کرتے

اب مشرک کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے

وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ

وَ	لَآ	اٰبَآؤُنَا	وَ	لَا	حَرَّمْنَا	مِنْ شَیْءٍ	كَذٰلِكَ	كَذَّبَ
اور	نہ	ہمارے باپ دادا	اور	نہ	ہم حرام قرار دیتے	کوئی چیز	اسی طرح	جھٹلایا

اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہی ہم کسی چیز کو حرام قرار دیتے۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ

الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	حَتّٰى	ذَاقُوْا	بَاْسَنَا	قُلْ
ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے (تھے)	یہاں تک کہ	انہوں نے چکھا	ہمارا عذاب	تم کہو

ایسے ہی جھٹلایا تھا یہاں تک کہ ہمارا عذاب چکھا۔ تم فرماؤ،

هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ

هَلْ	عِنْدَكُمْ	مِّنْ عِلْمٍ	فَتُخْرِجُوْهُ	لَنَا	اِنْ	تَتَّبِعُوْنَ
کیا	تمہارے پاس	کوئی علم (ہے)	تو تم نکالو اسے	ہمارے لئے	نہیں	تم پیروی کرتے

کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے تو اسے ہمارے لئے نکالو۔ تم تو صرف جھوٹے خیال کے

کامل دلیل اللہ ہی کے لئے ہے

اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿١٤٨﴾ قُلْ

اِلَّا	الظَّنَّ	وَ	اِنْ	اَنْتُمْ	اِلَّا	تَخْرُصُوْنَ ﴿١٤٨﴾	قُلْ
مگر	گمان (کی)	اور	نہیں	تم	مگر	اندازے لگا رہے ہو	تم کہو

پیروکار ہو اور تم یونہی غلط اندازے لگا رہے ہو ○ تم فرماؤ

═ کے باعث ان چیزوں سے محروم کئے گئے تھے لہٰذا یہ چیزیں اُن پر حرام رہیں اور ہماری شریعت میں گائے بکری کی چربی اور اونٹ، بطخ اور شتر مرغ حلال ہیں۔

1 ...... اس آیت میں غیبی خبر ہے کہ مشرک جو آئندہ کہنے والے تھے، اس سے پہلے ہی خبردار کر دیا گیا۔

کفار سے گواہی کا مطالبہ اور جھوٹی گواہی کی ممانعت

فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٤٩﴾ قُلْ

فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ (1)	فَلَوْ	شَآءَ	لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٤٩﴾	قُلْ
تو کامل دلیل اللہ کی (ہے)	تو اگر	وہ چاہتا	(تو) ضرور تم سب کو ہدایت دے دیتا	تم کہو

تو کامل دلیل اللہ ہی کی ہے تو اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دیدیتا ○ تم فرماؤ،

هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ

هَلُمَّ (2)	شُهَدَآءَكُمُ	الَّذِيْنَ	يَشْهَدُوْنَ	اَنَّ	اللّٰهَ	حَرَّمَ	هٰذَا	فَاِنْ
لے آؤ	اپنے گواہ	وہ لوگ جو	گواہی دیں	کہ	اللہ (نے)	حرام کیا ہے	اسے	پھر اگر

اپنے وہ گواہ لے آؤ جو گواہی دیں کہ اللہ نے اس چیز کو حرام کیا ہے (جسے تم حرام کہتے ہو) پھر اگر

شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ

شَهِدُوْا	فَلَا تَشْهَدْ (3)	مَعَهُمْ	وَ	لَا تَتَّبِعْ
وہ گواہی دے دیں	تو (اے مخاطب) تم گواہی نہ دینا	ان کے ساتھ	اور	پیچھے نہ چلنا

وہ گواہی دے بیٹھیں تو اے سننے والے! تو ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور ان لوگوں کی

اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ

اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	وَ	الَّذِيْنَ
ان لوگوں کی خواہشات کے جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	(نہ) ان لوگوں کی جو

خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور جو

شرک کی ممانعت اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کا حکم

ع ١٨

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٥٠﴾ ع قُلْ

لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	وَ	هُمْ	بِرَبِّهِمْ	يَعْدِلُوْنَ ﴿١٥٠﴾	قُلْ
ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	اور	وہ	اپنے رب کے	برابر والے ٹھہراتے ہیں	تم کہو

آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور وہ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں ○ تم فرماؤ،

1 ...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ ایسی دلیل جو تمام تر شکوک وشبہات کو جڑ سے اکھاڑ دے وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔

2 ...... یہ گواہی اس لئے طلب کی گئی کہ ظاہر ہو جائے کہ کفار کے پاس کوئی سچا گواہ نہیں ہے اور جو وہ کہتے ہیں وہ ان کی اپنی تراشیدہ باتیں ہیں۔

3 ...... اس میں تنبیہ ہے کہ اگر کوئی ایسی شہادت دے بھی دے تو وہ محض خواہش کی اتباع اور کذب وباطل ہو گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹی گواہی بھی حرام ہے اور اس کی تصدیق وتائید بھی اور جھوٹے آدمی کی وکالت بھی کیونکہ گناہ کے کام میں مدد کرنا بھی گناہ ہے۔

تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ

تَعَالَوْا	اَتْلُ	مَا	حَرَّمَ	رَبُّكُمْ	عَلَيْكُمْ
آؤ	میں پڑھ کر سنادوں	(وہ چیزیں) جنہیں	حرام کیا	تمہارے رب (نے)	تمہارے اوپر

آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا

اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْــًٔـا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ

اَلَّا تُشْرِكُوْا	بِهٖ	شَيْــًٔـا	وَّ	بِالْوَالِدَيْنِ
(وہ یہ) کہ تم شریک نہ ٹھہراؤ	اس کے ساتھ	کسی چیز (کو)	اور	ماں باپ کے ساتھ

وہ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ

مفلسی کے خوف سے اولاد کو قتل کرنے کی ممانعت

اِحْسَانًا ۚ وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ

اِحْسَانًا	وَ	لَا تَقْتُلُوْۤا	اَوْلَادَكُمْ	مِّنْ اِمْلَاقٍ (1)	نَحْنُ
احسان، بھلائی (کرو)	اور	قتل نہ کرو	اپنی اولاد	تنگدستی (کے ڈر) سے	ہم

بھلائی کرو اور مفلسی کے باعث اپنی اولاد قتل نہ کرو، ہم

ظاہری وباطنی بے حیائیوں سے بچنے کا حکم

نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ ۚ وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ

نَرْزُقُكُمْ	وَ	اِيَّاهُمْ	وَ	لَا تَقْرَبُوا	الْفَوَاحِشَ	مَا	ظَهَرَ
رزق دیں گے تمہیں	اور	انہیں	اور	قریب نہ جاؤ	بے حیائیوں (کے)	وہ جو	ظاہر ہیں

تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے اور ظاہری وباطنی بے حیائیوں کے

ناحق قتل کی ممانعت

مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ ۚ وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ

مِنْهَا	وَ	مَا	بَطَنَ	وَ	لَا تَقْتُلُوا	النَّفْسَ	الَّتِيْ
ان میں سے	اور	جو	پوشیدہ ہیں	اور	قتل نہ کرو	(اس) جان (کو)	جس کا (قتل)

پاس نہ جاؤ اور جس جان (کے قتل) کو اللہ نے حرام کیا ہے

(1)...... دور جاہلیت میں اولاد کو قتل کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی تھا کہ وہ اس ڈر سے اپنی اولاد قتل کر دیتے تھے کہ غربت کی وجہ سے انہیں کھلائیں پلائیں گے کہاں سے اور ان کے لباس اور دیگر ضروریات کا انتظام کیسے کریں گے۔ افسوس! فی زمانہ بہت سے مسلمان بھی دور جاہلیت کے کفار کا طریقہ اختیار کئے ہوئے ہیں اور وہ بھی نو مولود یا ماں کے پیٹ میں ہی بچے کو قتل کروا دیتے ہیں کہ ان کی پرورش، تعلیم اور تربیت کے اخراجات کہاں سے پورے کریں گے اور یہ عمل خاص طور پر اس وقت کرتے ہیں جب انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں پلنے والی جان بچی ہے۔

یتیموں کے مال اور دیگر معاملات سے متعلق چند احکام

حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ

حَرَّمَ	اللّٰهُ	اِلَّا	بِالْحَقِّ (1)	ذٰلِكُمْ	وَصّٰىكُمْ	بِهٖ
حرام قرار دیا ہے	اللہ (نے)	مگر	حق کے ساتھ	یہ	اللہ نے حکم دیا تمہیں	اس کا

اسے ناحق نہ مارو۔ تمہیں یہ حکم فرمایا ہے

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ

لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾	وَ	لَا تَقْرَبُوْا (2)	مَالَ الْيَتِيْمِ	اِلَّا	بِالَّتِيْ	هِيَ
تاکہ تم	سمجھ جاؤ	اور	قریب نہ جاؤ	یتیم کے مال (کے)	مگر	(اس طریقے) سے جو	وہ

تاکہ تم سمجھ جاؤ ○ اور یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے طریقہ

اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ

اَحْسَنُ	حَتّٰى	يَبْلُغَ	اَشُدَّهٗ	وَ	اَوْفُوا	الْكَيْلَ	وَ
بہت اچھا (ہو)	یہاں تک کہ	وہ پہنچ جائے	اپنی جوانی (کو)	اور	پورا کرو	ناپ	اور

سے حتّٰی کہ وہ اپنی جوانی (کی عمر) کو پہنچ جائے اور ناپ اور تول

الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ

الْمِيْزَانَ	بِالْقِسْطِ	لَا نُكَلِّفُ	نَفْسًا	اِلَّا	وُسْعَهَا
تول	انصاف کے ساتھ	ہم بوجھ نہیں ڈالتے	کسی جان (پر)	مگر	اس کی طاقت (کے برابر)

انصاف کے ساتھ پورا کرو۔ ہم کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتے ہیں

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ

وَ	اِذَا	قُلْتُمْ (3)	فَاعْدِلُوْا	وَلَوْ	كَانَ	ذَا قُرْبٰى	وَ	بِعَهْدِ اللّٰهِ
اور	جب	تم بات کرو	تو عدل کرو	اگرچہ	وہ ہو	قرابت والا، رشتہ دار	اور	اللہ کے عہد کو

اور جب بات کرو تو عدل کرو اگرچہ تمہارے رشتے دار کا معاملہ ہو اور اللہ ہی کا عہد

1- چند صورتیں ایسی ہیں کہ جن میں حاکمِ اسلام کیلئے مجرم کو قتل کرنے کی اجازت ہے جیسے قاتل کو قصاص میں، شادی شدہ زانی کو رجم میں اور مرتد کو سزا کے طور پر قتل کرنا البتہ یہ یاد رہے کہ قتلِ برحق کی جو صورتیں بیان ہوئیں ان پر عام لوگ عمل نہیں کرسکتے بلکہ اس کی اجازت صرف حاکمِ اسلام کو ہے۔

2- اس کا مطلب یہ ہے کہ یتیم کے مال کے پاس اس طریقے سے جاؤ جس سے اس کا فائدہ ہو اور جب وہ اپنی جوانی کی عمر کو پہنچ جائے اس وقت اس کا مال اس کے سپرد کردو۔

3- یعنی خواہ گواہی دو یا فتویٰ دو یا حاکم بن کر فیصلہ کرو کچھ بھی ہو انصاف سے ہو اس میں قرابت یا وجاہت کا لحاظ نہ ہو۔

سیدھا راستہ صرف ایک ہے یعنی اسلام

اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ۙ وَ

اَوْفُوْا	ذٰلِكُمْ	وَصّٰىكُمْ	بِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾	وَ
پورا کرو	یہ	اللہ نے تاکید فرمائی تمہیں	اس کی	تاکہ تم	نصیحت حاصل کرو	اور

پورا کرو۔ (اللہ نے) تمہیں یہ تاکید فرمائی ہے تاکہ نصیحت حاصل کرو○ اور

اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا

اَنَّ	هٰذَا (1)	صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا	فَاتَّبِعُوْهُ	وَ	لَا تَتَّبِعُوا
(اس لئے) کہ	یہ (ہے)	میرا سیدھا راستہ	تو تم چلو اس پر	اور	نہ چلو

یہ کہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے تو اس پر چلو اور دوسری راہوں پر

السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ

السُّبُلَ (2)	فَتَفَرَّقَ	بِكُمْ	عَنْ سَبِیْلِهٖ	ذٰلِكُمْ
(دوسرے) راستوں (پر)	(اگر چلے) تو وہ جدا کر دیں گے	تم کو	اس (اللہ) کے راستے سے	یہ

نہ چلو ورنہ وہ راہیں تمہیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گی۔ تمہیں

تورات کی شان

وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَى

وَصّٰىكُمْ	بِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾	ثُمَّ	اٰتَیْنَا	مُوْسَى
اللہ نے حکم دیا تمہیں	اس کا	تاکہ تم	پرہیز گار ہو جاؤ	پھر	ہم نے دی	موسیٰ (کو)

یہ حکم فرمایا ہے تاکہ تم پرہیز گار ہو جاؤ○ پھر ہم نے موسیٰ کو

الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِیْۤ اَحْسَنَ وَ

الْكِتٰبَ	تَمَامًا	عَلَى	الَّذِیْۤ	اَحْسَنَ	وَ
کتاب	(تاکہ احسان) پورا (ہو)	(اس آدمی) پر	جس نے	نیکی کی	اور

کتاب عطا فرمائی تاکہ نیک آدمی پر احسان پورا ہو اور

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ عقائد کی درستی، عبادت کی ادائیگی، معاملات کی صفائی اور حقوق کا ادا کرنا سیدھا راستہ ہے۔ جو ان میں سے کسی میں کوتاہی کرتا ہے وہ سیدھے راستے پر نہیں۔ عقیدہ بمنزلہ شرط و بنیاد ہے کہ جس کے بغیر اعمال اصلاً معتبر نہیں جبکہ عبادات و معاملات میں بھی کثیر چیزیں فرض و واجب کے درجے میں ہیں۔ 2 ...... یہاں دوسرے راستوں سے مراد وہ راستے ہیں جو اسلام کے خلاف ہوں یہودیت ہو یا نصرانیت یا اور کوئی ملت یا اسلام ہی کا نام لے کر کوئی کفریہ راستہ اپنانا جیسے قادیانی ہیں۔

تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ

تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ	وَّ	هُدًى	وَّ	رَحْمَةً	لَّعَلَّهُمْ	بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ
ہر چیز کی تفصیل (ہو)	اور	ہدایت	اور	رحمت (ہو)	تاکہ وہ	اپنے رب سے ملنے پر

ہر شے کی تفصیل ہو اور ہدایت و رحمت ہو کہ کہیں وہ اپنے رب سے ملنے پر

ع ١٩ / ٢ / ٦

يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٤﴾ ع وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ

قرآن مجید کی پیروی کا حکم

يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٤﴾	وَ	هٰذَا	كِتٰبٌ	اَنْزَلْنٰهُ	مُبٰرَكٌ	فَاتَّبِعُوْهُ (1)	وَ
ایمان لائیں	اور	یہ	کتاب	ہم نے نازل کیا اسے	برکت والی	تو تم پیروی کرو اس کی	اور

ایمان لائیں ○ اور یہ برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، تو تم اس کی پیروی کرو اور

اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٥٥﴾ لا اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ

نزولِ قرآن لوگوں پر اتمامِ حجت ہے

اتَّقُوْا	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ ﴿١٥٥﴾	اَنْ	تَقُوْلُوْٓا	اِنَّمَآ	اُنْزِلَ
پرہیز گار بنو	تاکہ تم	تم پر رحم کیا جائے	(اس لئے نازل کی) کہ	تم (نہ) کہو	صرف	نازل کی گئی

پرہیز گار بنو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ○ (اس لئے اترا) تاکہ تم یہ (نہ) کہو کہ کتاب تو

الْكِتٰبُ عَلٰى طَآىِٕفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ص وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ

الْكِتٰبُ	عَلٰى طَآىِٕفَتَيْنِ	مِنْ قَبْلِنَا	وَ	اِنْ	كُنَّا	عَنْ دِرَاسَتِهِمْ
کتاب	دو گروہوں پر	ہم سے پہلے	اور	بیشک	ہم تھے	ان کے پڑھنے پڑھانے سے

ہم سے پہلے دو گروہوں پر اُتری تھی اور ہمیں ان کے پڑھنے پڑھانے کی

لَغٰفِلِيْنَ ﴿١٥٦﴾ لا اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ

لَغٰفِلِيْنَ ﴿١٥٦﴾	اَوْ	تَقُوْلُوْا	لَوْ	اَنَّآ	اُنْزِلَ	عَلَيْنَا	الْكِتٰبُ
ضرور بے خبر	یا	تم (یہ نہ) کہو	اگر	بیشک	نازل کی جاتی	ہمارے اوپر	کتاب

کچھ خبر نہ تھی ○ یا (تاکہ تم یہ نہ) کہو کہ اگر ہم پر کتاب اُترتی

(1)...... قرآن مجید کا ایک حق یہ ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ افسوس! فی زمانہ قرآن کریم پر عمل کے اعتبار سے مسلمانوں کا حال انتہائی ناگفتہ بہ ہے، آج مسلمانوں نے اس کتاب کی روزانہ تلاوت کرنے کی بجائے اسے گھروں میں جزدان و غلاف کی زینت بنا کر اور دکانوں پر کاروبار میں برکت کے لئے رکھا ہوا ہے اور تلاوت کرنے والے بھی صحیح طریقے سے تلاوت نہیں کرتے ہیں اور سمجھنے والوں کی تعداد تو اور بھی قلیل ہے۔

لَكُنَّاۤ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ

لَكُنَّاۤ (1)	اَهْدٰى مِنْهُمْ	فَقَدْ	جَآءَكُمْ	بَيِّنَةٌ
ضرور ہم ہوتے	ان سے زیادہ ہدایت یافتہ	تو بیشک	آگئی تمہارے پاس	روشن دلیل

تو ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے تو تمہارے پاس تمہارے رب کی

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ

مِّنْ رَّبِّكُمْ	وَ	هُدًى	وَّ	رَحْمَةٌ	فَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنْ
تمہارے رب کی طرف سے	اور	ہدایت	اور	رحمت	تو کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جو

روشن دلیل اور ہدایت اور رحمت آگئی ہے تو اس سے زیادہ ظالم کون جو

كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِى الَّذِيْنَ

كَذَّبَ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وَ	صَدَفَ	عَنْهَا	سَنَجْزِى	الَّذِيْنَ
جھٹلائے	اللہ کی آیتوں کو	اور	منہ پھیرے	ان سے	عنقریب ہم سزا دیں گے	ان لوگوں کو جو

اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے منہ پھیرے۔ عنقریب وہ لوگ جو

يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿١٥٧﴾

يَصْدِفُوْنَ	عَنْ اٰيٰتِنَا	سُوْٓءَ الْعَذَابِ	بِمَا	كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿١٥٧﴾
منہ پھیرتے ہیں	ہماری آیتوں سے	برے عذاب (کی)	(اس کے) سبب کہ	وہ منہ پھیرتے تھے

ہماری آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں ہم انہیں ان کے منہ پھیرنے کی وجہ سے برے عذاب کی سزا دیں گے ○

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ

هَلْ	يَنْظُرُوْنَ	اِلَّاۤ	اَنْ	تَاْتِيَهُمُ	الْمَلٰٓئِكَةُ	اَوْ
کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کر رہے	مگر	(اس کا) کہ	آجائیں ان کے پاس	فرشتے	یا

وہ صرف اسی چیز کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا

عظمتِ قرآن اور جھٹلانے والوں کے لئے وعید

ظہورِ حق کے باوجود ایمان نہ لانے والوں کو تنبیہ

1 ...... کفارِ عرب کی ایک جماعت نے کہا تھا کہ یہود و نصاریٰ پر توریت و انجیل نازل ہوئیں مگر وہ بے عقل ان کتابوں سے ہدایت حاصل نہ کر سکے ہم اُن کی طرح خفیف العقل اور نادان نہیں ہیں ہماری عقلیں صحیح ہیں اور ہماری عقل و ذہانت اور فہم و فراست تو ایسی ہے کہ اگر ہم پر کتاب اُترتی تو ہم ان سے زیادہ سیدھی راہ پر ہوتے۔ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اب تو قرآن نازل ہو گیا تو اب اس پر عمل کیوں نہیں کرتے؟

يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ

يَاْتِيَ	رَبُّكَ	اَوْ	يَاْتِيَ	بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ	يَوْمَ
آجائے	تمہارے رب (کا عذاب)	یا	آجائیں	تمہارے رب کی بعض نشانیاں	(جس) دن

تمہارے رب کا عذاب آجائے یا تمہارے رب کی کچھ نشانیاں آجائیں۔ جس دن

يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا

يَاْتِيْ	بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ	لَا يَنْفَعُ	نَفْسًا
آجائیں گی	تمہارے رب کی بعض نشانیاں	(اس دن) نفع نہیں دے گا	کسی جان (کو)

تیرے رب کی بعض نشانیاں آجائیں گی اس دن کسی شخص کو اس کا ایمان قبول کرنا

اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ

اِيْمَانُهَا	لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ	مِنْ قَبْلُ	اَوْ	كَسَبَتْ
اس کا ایمان (لانا)	(جو جان) ایمان نہیں لائی تھی	(اس) سے پہلے	یا	(جس نے نہیں) کمائی

نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو گا یا جس نے

فِيْۤ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْۤا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ

فِيْۤ اِيْمَانِهَا	خَيْرًا (1)	قُلِ	انْتَظِرُوْۤا	اِنَّا	مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾	اِنَّ
اپنے ایمان میں	کوئی بھلائی	تم کہو	تم انتظار کرو	بیشک ہم	انتظار کرنے والے (ہیں)	بیشک

اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ حاصل کی ہو گی۔ تم فرمادو: تم بھی انتظار کرو اور ہم بھی منتظر ہیں ○ بیشک

الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ

الَّذِيْنَ (2)	فَرَّقُوْا	دِيْنَهُمْ	وَ	كَانُوْا	شِيَعًا	لَّسْتَ
وہ لوگ جنہوں نے	ٹکڑے ٹکڑے کر دیا	اپنا دین	اور	وہ ہو گئے	مختلف گروہ	تم نہیں ہو

وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور خود مختلف گروہ بن گئے اے حبیب!

دین میں فرقہ بندی کرنے والوں کے لئے وعید

1 ...... اس کے معنی یہ ہیں کہ مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہونے سے پہلے جس گنہگار مومن نے توبہ نہ کی تو اِس کے بعد اُس کی توبہ مقبول نہیں۔

2 ...... ان لوگوں سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں جو مختلف فرقوں میں تقسیم ہوگئے تھے، یا ان سے تمام مشرکین مراد ہیں جو مختلف چیزوں کی پوجا کرتے ہیں۔

مِنۡهُمۡ فِىۡ شَىۡءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمۡرُهُمۡ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ

مِنۡهُمۡ	فِىۡ شَىۡءٍ	اِنَّمَاۤ	اَمۡرُهُمۡ	اِلَى اللّٰهِ	ثُمَّ
ان کی طرف سے	کسی چیز میں (جوابدہ)	صرف	ان کا معاملہ	اللہ کی طرف (ہے)	پھر

آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ صرف اللہ کے حوالے ہے پھر

یُنَبِّئُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ

یُنَبِّئُهُمۡ	بِمَا	كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾	مَنۡ	جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ
وہ خبر دے گا انہیں	(اس) کی جو	وہ کیا کرتے تھے	جو	ایک نیکی لائے

وہ انہیں بتادے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے ۝ جو ایک نیکی لائے

فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا ۚ وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ

فَلَهٗ	عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا[1]	وَ	مَنۡ	جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ
تو اس کے لیے	اس جیسی دس (نیکیاں ہیں)	اور	جو	برائی لائے

تو اس کے لیے اس جیسی دس نیکیاں ہیں اور جو کوئی برائی لائے

فَلَا يُجۡزٰٓى اِلَّا مِثۡلَهَا وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلۡ

فَلَا يُجۡزٰٓى	اِلَّا	مِثۡلَهَا	وَ	هُمۡ	لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾	قُلۡ
تو اسے بدلہ نہیں دیا جائے گا	مگر	اس کی مثل	اور	ان پر	ظلم نہیں کیا جائے گا	تم کہو

تو اسے صرف اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ۝ تم فرماؤ،

اِنَّنِىۡ هَدٰٮنِىۡ رَبِّىۡۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۚ دِيۡنًا قِيَمًا

اِنَّنِىۡ	هَدٰٮنِىۡ	رَبِّىۡۤ	اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ	دِيۡنًا قِيَمًا
بیشک میں	ہدایت دی مجھے	میرے رب (نے)	سیدھے راستے کی طرف	(یہ) مضبوط دین (ہے)

بیشک مجھے میرے رب نے سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرمائی، (یہ) مضبوط دین ہے

نیکی پر دس گنا ثواب اور گناہ کا ایک برابر

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا صراط مستقیم پر ہونا

1 ......ایک نیکی کرنے والے کو دس نیکیوں کی جزاء ملے گی اور یہ کوئی انتہائی مقدار نہیں بلکہ یہ تو فضلِ الٰہی کی ابتدا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کے لئے جتنا چاہے اس کی نیکیوں کو بڑھائے ایک کے سات سو کرے یا بے حساب عطا فرمائے۔

عبادت، زندگی اور موت سب اللہ کیلئے ہو

مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًاۚ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ

مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ	حَنِیْفًا	وَ	مَا كَانَ	مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۶۱﴾	قُلْ (1)
ابراہیم کی ملت	ہر باطل سے جدا	اور	وہ نہیں تھے	مشرکوں میں سے	تم کہو

جو ہر باطل سے جدا ابراہیم کی ملت ہے اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے ○ تم فرماؤ،

اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ

اِنَّ	صَلَاتِیْ	وَ	نُسُكِیْ	وَ	مَحْیَایَ	وَ	مَمَاتِیْ
بیشک	میری نماز	اور	میری قربانیاں (یا، دیگر) عبادتیں	اور	میرا جینا	اور	میرا مرنا

بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِیْكَ لَهٗۚ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾	لَا شَرِیْكَ لَهٗ	وَ	بِذٰلِكَ	اُمِرْتُ
تمام جہانوں کے رب اللہ کے لیے (ہے)	اس کا کوئی شریک نہیں	اور	اسی کا	مجھے حکم دیا گیا ہے

سب اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے ○ اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے

اقرارِ ربوبیت

وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۶۳﴾ قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا

وَ	اَنَا	اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۶۳﴾ (2)	قُلْ	اَغَیْرَ اللّٰهِ	اَبْغِیْ	رَبًّا
اور	میں	سب سے پہلا مسلمان (ہوں)	تم کہو	کیا اللہ کے علاوہ	میں تلاش کرلوں	رب

اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ○ تم فرماؤ، کیا اللہ کے سوا اور رب طلب کروں

ہر کوئی صرف اپنے عمل کا ذمہ دار ہے

وَّ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍؕ وَ لَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا

وَّ	هُوَ	رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ	وَ	لَا تَكْسِبُ	كُلُّ نَفْسٍ	اِلَّا
اور (حالانکہ)	وہ	ہر چیز کا رب (ہے)	اور	نہیں کمائے گی	ہر جان	مگر

حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے اور ہر شخص جو عمل کرے گا وہ اسی کے

1 ...... یہاں جو فرمایا گیا وہ حقیقتاً ایک مومن کی زندگی کی عکاسی ہے کہ مسلمان کا جینا، مرنا، اور عبادت و ریاضت سب کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے ہونا چاہئے۔ زندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے کاموں میں صرف ہو۔ یونہی مرنا حالتِ ایمان میں ہو اور ہوسکے تو کلمہ حق بلند کرنے کیلئے ہو۔ یونہی عبادت کا شرک جلی سے پاک ہونا تو بہر حال ایمانیات میں داخل ہے، عبادت شرکِ خفی یعنی ریاکاری سے بھی پاک ہو اور خالصتاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا و خوشنودی کیلئے ہو۔ 2 ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نور تمام مخلوق سے پہلے پیدا ہوا، یونہی یومِ الست میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کیا اور امت کیلئے بھی ایمان و اسلام کا اول نمونہ =

عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ

عَلَيْهَا	وَ	لَا تَزِرُ	وَازِرَةٌ	وِّزْرَ اُخْرٰى[1]	ثُمَّ
اسی پر (اس کا وبال ہے)	اور	نہیں اٹھائے گی	کوئی بوجھ اٹھانے والی جان	دوسرے کا بوجھ	پھر

ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا آدمی کسی دوسرے آدمی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر

اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

اِلٰى رَبِّكُمْ	مَّرْجِعُكُمْ	فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ
تمہارے رب کی طرف	تمہارا لوٹنا (ہے)	تو وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو	تم تھے

تمہیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے تو وہ تمہیں بتادے گا جس میں

فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٦٤﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ

فِيْهِ	تَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٦٤﴾	وَ	هُوَ	الَّذِيْ	جَعَلَكُمْ
اس میں	اختلاف کرتے	اور	وہی (ہے)	جس نے	بنایا تمہیں

اختلاف کرتے تھے ○ اور وہی ہے جس نے زمین میں

خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ

خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ	وَ	رَفَعَ	بَعْضَكُمْ	فَوْقَ بَعْضٍ	دَرَجٰتٍ
زمین میں (ایک دوسرے کا) جانشین	اور	بلندی دی	تمہارے بعض (کو)	بعض کے اوپر	کئی درجے

تمہیں نائب بنایا اور تم میں ایک کو دوسرے پر کئی درجے بلندی عطا فرمائی

لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

لِّيَبْلُوَكُمْ	فِيْ	مَاۤ	اٰتٰىكُمْ	اِنَّ	رَبَّكَ
تاکہ وہ آزمائے تمہیں	(اس چیز) میں	جو	اس نے عطا کی تمہیں	بیشک	تمہارا رب

تاکہ وہ تمہیں اس چیز میں آزمائے جو اس نے تمہیں عطا فرمائی ہے بیشک تمہارا رب

لوگوں میں باہمی تفاوت کا مقصد امتحان ہے

== آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی ہی ذات ہے۔

1 ...... یعنی مجرم گناہ سے بالکل بری ہو جائے اور کسی دوسرے پر اس کے گناہ ڈال دیئے جائیں یہ نہیں ہو سکتا اور یونہی ایک آدمی کے گناہ دوسرے پر بغیر کسی سبب کے ڈال دیئے جائیں یہ بھی نہیں ہو سکتا البتہ جو آدمی گناہ کا طریقہ ایجاد کرے یا دوسرے کو گمراہ کرے یا گناہ کے راستے پر لگائے تو یہ اپنے ان افعال کی وجہ سے پکڑ میں آئے گا اور یہ اِس کے گناہ کی شدت ہو گی کہ اِس کی وجہ سے جتنے لوگوں نے جتنے گناہ کئے اُن سب کے وہ گناہ اِس پہلے آدمی پر ڈال دیئے جائیں۔==

ع ۲۰ النصف

سَرِيۡعُ الۡعِقَابِ ۖۚ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۶۵﴾ ع

رَّحِيۡمٌ ﴿۱۶۵﴾	لَغَفُوۡرٌ	اِنَّهٗ	وَ	سَرِيۡعُ الۡعِقَابِ (1)
مہربان (ہے)	ضرور بخشنے والا	بیشک وہ	اور	بہت جلد عذاب دینے والا (ہے)

بہت جلد عذاب دینے والا ہے اور بیشک وہ ضرور بخشنے والا مہربان ہے ○

آیات: 206 — رکوع: 24

سُوۡرَةُ الۡاَعۡرَافِ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الرَّحِيۡمِ	الرَّحۡمٰنِ	اللّٰهِ	بِسۡمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الٓمّٓصٓ ﴿۱﴾ ج كِتٰبٌ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ فَلَا يَكُنۡ

فَلَا يَكُنۡ	اِلَيۡكَ	اُنۡزِلَ	كِتٰبٌ	الٓمّٓصٓ ﴿۱﴾
پس نہ ہو	تمہاری طرف	نازل کی گئی (ہے)	(یہ) ایک کتاب (ہے)	حروف مقطعات

اے حبیب! (یہ) ایک کتاب ہے جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے

تبلیغِ قرآن میں دل تنگ نہ ہوں

فِيۡ صَدۡرِكَ حَرَجٌ مِّنۡهُ لِتُنۡذِرَ بِهٖ وَ ذِكۡرٰى

ذِكۡرٰى	وَ	بِهٖ	لِتُنۡذِرَ	مِّنۡهُ	حَرَجٌ (2)	فِيۡ صَدۡرِكَ
نصیحت (ہے)	اور	اس کے ذریعے	تاکہ تم ڈراؤ	اس کی طرف سے	کوئی تنگی	تمہارے سینے میں

تاکہ آپ اس کے ذریعے ڈر سنائیں اور مومنوں کے لئے نصیحت ہے پس آپ کے دل میں اس کی طرف سے

= حقیقت میں یہ اِس آدمی کے اپنے ہی اعمال کا انجام ہے نہ یہ کہ بلاوجہ دوسروں کے گناہ اِس پر ڈال دیئے گئے۔

1 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ جب عذاب کا وقت آجائے تو اس وقت اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرنے میں دیر نہیں فرماتا۔

2 ...... اس آیت میں حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تسکین و تسلی اور حوصلہ افزائی ہے اور اس کے ذریعے امت کے تمام مبلغین کو درس اور سبق ہے کہ لوگوں کے نہ ماننے یا تکلیفیں دینے کی وجہ سے تبلیغِ دین میں دل تنگ نہیں ہونا چاہئے۔ نیکی کی دعوت کا کام ہی ایسا ہے کہ اس میں تکالیف ضرور آتی ہیں۔

اتباعِ قرآن کا حکم اور گمراہوں کی پیروی کی ممانعت

لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲﴾ اِتَّبِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ

لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲﴾	اِتَّبِعُوْا	مَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَیْكُمْ
ایمان والوں کے لئے	پیروی کرو	(اس کی) جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف

کوئی تنگی نہ ہو ○ اے لوگو! تمہارے رب کی جانب سے تمہاری طرف

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ ؕ

مِّنْ رَّبِّكُمْ	وَ	لَا تَتَّبِعُوْا	مِنْ دُوْنِهٖۤ	اَوْلِیَآءَ
تمہارے رب کی جانب سے	اور	پیچھے نہ جاؤ	اس (رب) کے سوا	دوستوں (یا) حاکموں (کے)

جو نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اسے چھوڑ کر اور حاکموں کے پیچھے نہ جاؤ۔

نافرمان قوموں کی ہلاکت کا بیان

قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَ كَمْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا

قَلِیْلًا مَّا	تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾	وَ	كَمْ مِّنْ قَرْیَةٍ	اَهْلَكْنٰهَا
بہت ہی کم	تم نصیحت مانتے ہو	اور	کتنی ہی بستیاں (ایسی ہیں)	ہم نے ہلاک کر دیا انہیں

تم بہت ہی کم سمجھتے ہو ○ اور کتنی ہی ایسی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا

فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَیَاتًا اَوْ هُمْ قَآىٕلُوْنَ ﴿۴﴾

فَجَآءَهَا	بَاْسُنَا	بَیَاتًا	اَوْ	هُمْ	قَآىٕلُوْنَ ﴿۴﴾ (1)
تو آیا ان پر	ہمارا عذاب	رات (میں)	یا	وہ	دوپہر میں سوئے ہوئے (تھے)

تو ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آیا، یا (جب) وہ دوپہر کو سو رہے تھے ○

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَاۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اِنَّا

فَمَا كَانَ	دَعْوٰىهُمْ	اِذْ	جَآءَهُمْ	بَاْسُنَاۤ	اِلَّاۤ	اَنْ	قَالُوْۤا	اِنَّا
تو نہیں تھا	ان کا پکارنا	جب	آیا ان کے پاس	ہمارا عذاب	مگر	یہ کہ	انہوں نے کہا	بیشک

توجب ان پر ہمارا عذاب آیا تو ان کی پکار اس کے سوا اور کچھ نہ تھی کہ بیشک

(1)......اس کے معنی یہ ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ایسے وقت آیا جب انہیں خیال بھی نہ تھا کیونکہ وہ یا تورات کا وقت تھا اور وہ آرام کی نیند سوتے تھے یا دن میں قیلولہ کا وقت تھا اور وہ مصروفِ راحت تھے۔ نہ عذاب کے نزول کی کوئی نشانی تھی اور نہ کوئی قرینہ کہ پہلے سے آگاہ ہوتے بلکہ اچانک آ گیا اور وہ بھاگنے کی کوشش بھی نہ کرسکے۔ اس سے کفار کو متنبہ کیا جارہا ہے کہ وہ اسبابِ امن وراحت پر مغرور نہ ہوں عذابِ الٰہی جب آتا ہے تو دفعتاً آجاتا ہے۔

قیامت کے دن رسولوں اور قوموں سے سوال

كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝۵ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ

كُنَّا	ظٰلِمِيْنَ ۝۵	فَلَنَسْـَٔلَنَّ (1)	الَّذِيْنَ	اُرْسِلَ
ہم تھے	ظلم کرنے والے	پس ہم ضرور پوچھیں گے	ان لوگوں سے جو	(رسول) بھیجے گئے

ہم (ہی) ظالم تھے ○ تو بیشک ہم ضرور ان لوگوں سے سوال کریں گے جن کی طرف

اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۶ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ

اِلَيْهِمْ	وَ	لَنَسْـَٔلَنَّ	الْمُرْسَلِيْنَ ۝۶	فَلَنَقُصَّنَّ	عَلَيْهِمْ
ان کی طرف	اور	ضرور ہم پوچھیں گے	رسولوں (سے)	پس ہم ضرور بیان کر دیں گے	ان پر

(رسول) بھیجے گئے اور بیشک ہم ضرور رسولوں سے سوال کریں گے ○ تو ضرور ہم ان کو اپنے علم سے

قیامت میں نیکیوں اور گناہوں کا وزن ہونا

بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآىِٕبِيْنَ ۝۷ وَالْوَزْنُ يَوْمَىِٕذِ ﹰالْحَقُّ ۚ فَمَنْ

بِعِلْمٍ	وَّ	مَا كُنَّا	غَآىِٕبِيْنَ ۝۷	وَالْوَزْنُ (2)	يَوْمَىِٕذِ ﹰالْحَقُّ	فَمَنْ
علم کے ساتھ	اور	ہم نہ تھے	غائب	اور وزن	اس دن برحق (ہے)	تو جو شخص

بتادیں گے اور ہم غائب نہ تھے ○ اور اس دن وزن کرنا ضرور برحق ہے تو جن کے

ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۸ وَمَنْ

ثَقُلَتْ	مَوَازِيْنُهٗ	فَاُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ۝۸	وَ	مَنْ
بھاری ہوں گے	اس کے پلڑے	تو یہ لوگ	وہی	فلاح پانے والے (ہوں گے)	اور	جو شخص

پلڑے بھاری ہوں گے تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہوں گے ○ اور جن کے

خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا

خَفَّتْ	مَوَازِيْنُهٗ	فَاُولٰٓىِٕكَ	الَّذِيْنَ	خَسِرُوْٓا
ہلکے ہوں گے	اس کے پلڑے	تو یہ لوگ	وہ ہیں جنہوں نے	خسارے میں ڈال دیں

پلڑے ہلکے ہوں گے تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو خسارے میں

1 ...... یعنی ان امتوں سے پوچھا جائے گا جن کی طرف رسول بھیجے گئے کہ تمہیں تمہارے رسولوں نے تبلیغ کی یا نہیں؟ اور تم نے رسولوں کی دعوت کا کیا جواب دیا اور ان کے حکم کی کیا تعمیل کی؟ اور رسولوں سے دریافت کیا جائے گا کہ کیا آپ نے اپنی اُمتوں کو ہمارے پیغام پہنچائے اور تمہاری قوم نے تمہیں کیا جواب دیا تھا؟ 2 ...... صحیح اور متواتر احادیث سے یہ ثابت ہے کہ قیامت کے دن ایک میزان لا کر رکھی جائے گی جس میں دو پلڑے اور ایک ڈنڈی ہو گی۔ اس پر ایمان لانا اور اسے حق سمجھنا ضروری ہے، رہی یہ بات کہ اس میزان کے دونوں پلڑوں کی نوعیت اور کیفیت کیا ہو گی اور اس سے وزن معلوم کرنے کا طریقہ =

بندوں پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور ان کا قلیل شکر

اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝۹ وَ لَقَدْ

اَنْفُسَهُمْ	بِمَا	كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝۹	وَ	لَقَدْ
اپنی جانیں	(اس کے) سبب کہ	وہ ظلم کرتے تھے ہماری آیتوں پر	اور	ضرور بیشک

ڈالا اس وجہ سے کہ وہ ہماری آیتوں پر ظلم کیا کرتے تھے ○ اور بیشک

مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا

مَكَّنّٰكُمْ	فِي الْاَرْضِ	وَ	جَعَلْنَا	لَكُمْ	فِيْهَا
ہم نے ٹھکانہ دیا تمہیں	زمین میں	اور	ہم نے بنائے	تمہارے لیے	اس میں

ہم نے تمہیں زمین میں ٹھکانہ دیا اور تمہارے لیے اس میں زندگی گزارنے کے اسباب

مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۱۰ ع وَ لَقَدْ

ع ۱ / ۸

مَعَايِشَ	قَلِيْلًا مَّا	تَشْكُرُوْنَ ۝۱۰	وَ	لَقَدْ
زندگی گزارنے کے اسباب	بہت ہی کم	تم شکر ادا کرتے ہو	اور	ضرور بیشک

بنائے، تم بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو ○ اور بیشک

تخلیقِ آدم اور فرشتوں کا انہیں سجدہ کرنا

خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ

خَلَقْنٰكُمْ	ثُمَّ	صَوَّرْنٰكُمْ	ثُمَّ	قُلْنَا	لِلْمَلٰٓئِكَةِ
ہم نے پیدا کیا تمہیں	پھر	ہم نے صورتیں بنائیں تمہاری	پھر	ہم نے فرمایا	فرشتوں سے

ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری صورتیں بنائیں پھر ہم نے فرشتوں سے فرمایا

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ

اسْجُدُوْا (1)	لِاٰدَمَ	فَسَجَدُوْۤا	اِلَّاۤ	اِبْلِيْسَ	لَمْ يَكُنْ
تم سجدہ کرو	آدم کو	تو انہوں نے سجدہ کیا	سوائے	ابلیس (کے)	وہ نہیں ہوا

کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، وہ سجدہ کرنے والوں میں سے

== کیا ہو گا؟ یہ سب ہماری عقل اور فہم کے دائرے سے باہر ہے اور نہ ہم اسے جاننے کے مکلف ہیں، ہم پر غیب کی چیزوں پر ایمان لانا فرض ہے، ان کی نوعیت اور کیفیت اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔

1 ...... تخلیقِ آدم و سجدۂ آدم کا واقعہ اس سے پہلے سورۂ بقرہ میں گزر چکا ہے، یہاں اسے دوبارہ بیان کرنے کا مقصد ایک مرتبہ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت کو یاد دلانا، شرفِ انسانیت کو بیان کرنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوست اور دشمن کی روِش کو دکھانا ہے کہ دیکھو دوست بھول کر بھی خطا کرتا ہے تو کس طرح گریہ وزاری ==

سجدہ نہ کرنے پر ابلیس کا متکبرانہ جواب

مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝۱۱ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ

مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝۱۱	قَالَ	مَا	مَنَعَكَ	اَلَّا تَسْجُدَ	اِذْ
سجدہ کرنے والوں میں سے	فرمایا	کس چیز نے	روکا تجھے	کہ تو نے سجدہ نہ کیا	جب

نہ ہوا ○ اللہ نے فرمایا: جب میں نے تجھے حکم دیا تھا تو تجھے سجدہ کرنے سے

اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ

اَمَرْتُكَ	قَالَ	اَنَا	خَيْرٌ	مِّنْهُ	خَلَقْتَنِيْ	مِنْ نَّارٍ (1)	وَّ
میں نے حکم دیا تمہیں	(ابلیس نے) کہا	میں	بہتر (ہوں)	اس سے	تو نے بنایا مجھے	آگ سے	اور

کس چیز نے روکا؟ ابلیس نے کہا: میں اس سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے بنایا اور

ابلیس کو جنت سے اترنے کا حکم اور ذلیلوں میں شمار

خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝۱۲ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ

خَلَقْتَهٗ	مِنْ طِيْنٍ ۝۱۲	قَالَ	فَاهْبِطْ	مِنْهَا	فَمَا يَكُوْنُ
بنایا اسے	مٹی سے	(اللہ نے) فرمایا	پس تو اُتر جا	اس (جنت) سے	تو (جائز) نہیں ہے

اسے مٹی سے بنایا ○ اللہ نے فرمایا: تو یہاں سے اُتر جا، پس تیرے لئے

لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ

لَكَ	اَنْ	تَتَكَبَّرَ (2)	فِيْهَا	فَاخْرُجْ	اِنَّكَ
تیرے لئے	کہ	تو تکبر کرے	اس (جنت) میں	پس نکل جا	بیشک تو

جائز نہیں کہ تو اس مقام میں تکبر کرے، نکل جا، بیشک تو

ابلیس کا قیامت تک کی مہلت مانگنا

مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝۱۳ قَالَ اَنْظِرْنِيْۤ اِلٰى يَوْمِ

مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝۱۳	قَالَ	اَنْظِرْنِيْۤ	اِلٰى يَوْمِ
ذلت والوں میں سے (ہے)	(ابلیس نے) کہا	تو مہلت دیدے مجھے	(اس) دن تک

ذلت والوں میں سے ہے ○ شیطان نے کہا: تو مجھے اس دن تک مہلت دیدے

= کرتا ہے اور محبوبِ حقیقی کو منانے کی کوشش کرتا ہے اور دشمنِ خدا قصداً تکبر سے حکمِ الٰہی کی خلاف ورزی کرتا ہے اور توبہ و معافی طلب کرنے کی بجائے غرور و تکبر اور حیلہ و تاویل کی راہ اپناتا ہے اور اپنا قصور ماننے کو تیار ہی نہیں ہوتا بلکہ الٹا تقدیر کا بہانا بنا کر خود کو قصور وار قرار دینے کی بجائے کہتا ہے کہ یا اللہ! یہ میرا قصور نہیں ہے کیونکہ تو نے ہی مجھے گمراہ کیا ہے۔

1 ...... اس سے ابلیس کی مراد یہ تھی کہ آگ مٹی سے افضل اور اعلیٰ ہے تو جس کی اصل آگ ہو گی وہ اس سے افضل ہو گا جس کی اصل مٹی ہو اور شیطان کا یہ =

لوگوں کو بہکانے کے لئے ابلیس کا عزم

یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۱۵﴾ قَالَ

یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾	قَالَ	اِنَّكَ	مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۱۵﴾	قَالَ
(جس میں)لوگ اٹھائے جائیں گے	(اللہ نے)فرمایا	بیشک تو	مہلت دیئے ہوؤں میں سے (ہے)	کہا

جس میں لوگ اٹھائے جائیں گے ○ اللہ نے فرمایا: تجھے مہلت ہے ○ شیطان نے کہا:

فَبِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۱۶﴾ۙ

فَبِمَاۤ	اَغْوَیْتَنِیْ (1)	لَاَقْعُدَنَّ	لَهُمْ	صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۱۶﴾
تو(اس کی) قسم کہ	تو نے گمراہ کیا مجھے	میں ضرور تاک میں بیٹھوں گا	ان کی	تیرے سیدھے راستے پر

مجھے اِس کی قسم کہ تو نے مجھے گمراہ کیا، میں ضرور تیرے سیدھے راستہ پر لوگوں کی تاک میں بیٹھوں گا ○

ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ وَ

ثُمَّ	لَاٰتِیَنَّهُمْ	مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ (2)	وَ	مِنْ خَلْفِهِمْ	وَ
پھر	میں ضرور آؤں گا ان کے پاس	ان کے آگے سے	اور	ان کے پیچھے سے	اور

پھر ضرور میں ان کے آگے اور ان کے پیچھے اور

عَنْ اَیْمَانِهِمْ وَ عَنْ شَمَآىٕلِهِمْ ؕ وَ لَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ

عَنْ اَیْمَانِهِمْ	وَ	عَنْ شَمَآىٕلِهِمْ	وَ	لَا تَجِدُ	اَكْثَرَهُمْ
ان کے دائیں سے	اور	ان کے بائیں سے	اور	تو نہ پائے گا	ان میں سے اکثر (کو)

ان کے دائیں اور ان کے بائیں سے ان کے پاس آؤں گا اور تو ان میں سے اکثر کو

ابلیس اور اس کے پیروکاروں کا انجام

شٰكِرِیْنَ ﴿۱۷﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ

شٰكِرِیْنَ ﴿۱۷﴾	قَالَ	اخْرُجْ	مِنْهَا	مَذْءُوْمًا	مَّدْحُوْرًا	لَمَنْ
شکر کرنے والے	(اللہ نے)فرمایا	تو نکل جا	اس سے	ذلیل	مردود(ہوکر)	ضرور جو

شکر گزار نہ پائے گا ○ اللہ نے فرمایا: تو یہاں سے ذلیل و مردود ہو کر نکل جا۔ بیشک

=خیال غلط تھا کیونکہ افضل وہ ہے جسے مالک و مولیٰ فضیلت دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور فضیلت کا معیار مالک کی اطاعت و فرمانبرداری ہے۔ 2 ......اس سے معلوم ہوا کہ تکبر ایسا مذموم وصف ہے کہ ہزاروں برس کا عبادت گزار ابلیس بھی اس کی وجہ سے بارگاہِ الٰہی میں مردود ٹھہرا اور قیامت تک کے لئے ذلت و رسوائی کا شکار ہو گیا۔

1 ......شیطان نے یہاں گمراہ کرنے کی نسبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف کی، اِس میں یا تو شیطان نے خود کو مجبور محض مان کر یوں کہا یا پھر اللہ تعالیٰ کی بے ادبی کے=

حضرت آدم و حوا کی جنت میں رہائش اور شجرِ ممنوعہ

تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَ

تَبِعَكَ	مِنْهُمْ	لَاَمْلَئَنَّ	جَهَنَّمَ	مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾ (1)	وَ
پیروی کرے گا تیری	ان میں سے	میں ضرور بھر دوں گا	جہنم	تم سب سے	اور

ان میں سے جو تیری پیروی کرے گا تو میں ضرور تم سب سے جہنم بھر دوں گا ○ اور

يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ

يٰۤاٰدَمُ	اسْكُنْ	اَنْتَ	وَ	زَوْجُكَ	الْجَنَّةَ	فَكُلَا	مِنْ حَيْثُ
اے آدم	رہو	تم	اور	تمہاری بیوی	جنت (میں)	تو دونوں کھاؤ	جہاں سے

اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو پھر اُس میں سے جہاں چاہو

شِئْتُمَا وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا

شِئْتُمَا	وَ	لَا تَقْرَبَا	هٰذِهِ الشَّجَرَةَ	فَتَكُوْنَا
تم چاہو	اور	تم دونوں قریب نہ جانا	اس درخت (کے)	(اگر گئے) تو ہو جاؤ گے

کھاؤ اور اُس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ حد سے بڑھنے والوں میں سے

حضرت آدم و حوا کے خلاف شیطان کی وسوسہ اندازی

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾	فَوَسْوَسَ	لَهُمَا	الشَّيْطٰنُ	لِيُبْدِيَ
حد سے بڑھنے والوں میں سے	پھر وسوسہ ڈالا	ان دونوں کو	شیطان (نے)	تاکہ ظاہر کر دے

ہو جاؤ گے ○ پھر شیطان نے انہیں وسوسہ ڈالا تاکہ ان پر

لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَ قَالَ

لَهُمَا	مَا	وٗرِيَ	عَنْهُمَا	مِنْ	سَوْاٰتِهِمَا	وَ	قَالَ
ان کے لئے	وہ جو	چھپائی گئیں	ان دونوں سے	سے (یعنی)	ان کی شرمگاہیں	اور	کہنے لگا

ان کی چھپی ہوئی شرم کی چیزیں کھول دے اور کہنے لگا

=طور پر اس طرح کہا۔ 2...... سامنے سے مراد یہ ہے کہ میں ان کی دنیا کے متعلق وسوسے ڈالوں گا اور پیچھے سے مراد یہ ہے کہ ان کی آخرت کے متعلق وسوسے ڈالوں گا اور دائیں سے مراد یہ ہے کہ ان کے دین میں شبہات ڈالوں گا اور بائیں سے مراد یہ ہے کہ ان کو گناہوں کی طرف راغب کروں گا۔

1...... اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ میں شیطان، جنات اور انسان سب ہی جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے جہنم کو بھر دے گا۔

ممنوعہ درخت سے کھانے کا نتیجہ اور اندازِ عتاب

مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا

مَا نَهٰىكُمَا	رَبُّكُمَا	عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ	اِلَّاۤ	اَنْ	تَكُوْنَا
نہیں منع کیا تمہیں	تمہارے رب (نے)	اس درخت سے	مگر	(اس لیے) کہ	تم (نہ) ہو جاؤ

تمہیں تمہارے رب نے اس درخت سے اسی لیے منع فرمایا ہے کہ کہیں

مَلَكَیْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ قَاسَمَهُمَاۤ اِنِّیْ

مَلَكَیْنِ	اَوْ	تَكُوْنَا	مِنَ الْخٰلِدِیْنَ ﴿۲۰﴾	وَ	قَاسَمَهُمَاۤ	اِنِّیْ
فرشتے	یا	(نہ) ہو جاؤ	ہمیشہ رہنے والوں سے	اور	اس نے قسم کھائی ان دونوں سے	کہ میں

تم فرشتے نہ بن جاؤ یا تم ہمیشہ زندہ رہنے والے نہ بن جاؤ ○ اور ان دونوں سے قسم کھا کر کہا کہ بیشک میں

لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ ﴿۲۱﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا

لَكُمَا	لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ ﴿۲۱﴾	فَدَلّٰىهُمَا	بِغُرُوْرٍ	فَلَمَّا
تمہارے لئے	ضرور خیر خواہوں میں سے (ہوں)	تو وہ اتار لایا ان دونوں کو	دھوکے سے	پھر جب

تم دونوں کا خیر خواہ ہوں ○ تو وہ دھوکا دے کر ان دونوں کو اُتار لایا پھر جب

ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ

ذَاقَا	الشَّجَرَةَ	بَدَتْ	لَهُمَا	سَوْاٰتُهُمَا	وَ
دونوں نے چکھ لیا	درخت (کا پھل)	(تو) ظاہر ہو گئیں	ان دونوں کے لئے	ان کی شرمگاہیں	اور

انہوں نے اس درخت کا پھل کھایا تو ان کی شرم کے مقام ان پر کھل گئے اور

طَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَ نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ

طَفِقَا یَخْصِفٰنِ (1)	عَلَیْهِمَا	مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ	وَ	نَادٰىهُمَا	رَبُّهُمَاۤ
وہ چمٹانے لگ گئے	ان پر	جنت کے پتوں سے	اور	فرمایا انہیں	ان کے رب (نے)

وہ جنت کے پتے ان پر ڈالنے لگے اور انہیں ان کے رب نے فرمایا:

(1)...... حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت حوا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهَا کے لباس جدا ہوتے ہی دونوں کا پتوں کے ساتھ اپنے بدن کو چھپانا شروع کر دینا اس بات کی دلیل ہے کہ پوشیدہ اعضاء کا چھپانا انسانی فطرت میں داخل ہے۔ لہٰذا جو شخص ننگے ہونے کو فطرت سمجھتا ہے جیسے مغربی ممالک میں ایک بڑے طبقے کا رجحان ہے تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کی فطرتیں مسخ ہو چکی ہیں۔

اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَ اَقُلْ لَّكُمَاۤ اِنَّ الشَّيْطٰنَ

اَلَمْ اَنْهَكُمَا	عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ	وَ	اَقُلْ	لَّكُمَاۤ	اِنَّ	الشَّيْطٰنَ
کیا میں نے منع نہیں کیا تھا تمہیں	اس درخت سے	اور	(نہیں) کہا	تم سے	کہ	شیطان

کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا؟ اور میں نے تم سے یہ نہ فرمایا تھا کہ شیطان

حضرت آدم و حوا کی دعائے مغفرت

لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا سکتة

لَكُمَا	عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾	قَالَا	رَبَّنَا	ظَلَمْنَاۤ (1)	اَنْفُسَنَا
تمہارا	کھلا دشمن (ہے)	دونوں نے عرض کی	اے ہمارے رب	ہم نے زیادتی کی	اپنی جانوں (پر)

تمہارا کھلا دشمن ہے؟ ○ دونوں نے عرض کی: اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی

وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ

وَ	اِنْ	لَّمْ تَغْفِرْ	لَنَا	وَ	تَرْحَمْنَا	لَنَكُوْنَنَّ
اور	اگر	تو نے مغفرت نہ فرمائی	ہماری	اور	ہم پر رحم (نہ) کیا	(تو) ہم ضرور ہو جائیں گے

اور اگر تو نے ہماری مغفرت نہ فرمائی اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ضرور ہم نقصان والوں

جنت سے اترنے کا حکم اور اولادِ آدم کا حال

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾	قَالَ	اهْبِطُوْا	بَعْضُكُمْ	لِبَعْضٍ	عَدُوٌّ
نقصان اٹھانے والوں میں سے	فرمایا	تم اتر جاؤ	تمہارے بعض	بعض کے	دشمن (ہیں)

میں سے ہو جائیں گے ○ اللہ نے فرمایا: تم اتر جاؤ، تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے

وَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾

وَ	لَكُمْ	فِي الْاَرْضِ	مُسْتَقَرٌّ	وَّ	مَتَاعٌ	اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾
اور	تمہارے لئے	زمین میں	ٹھہرنا (یا) ٹھہرنے کی جگہ	اور	نفع اٹھانا (ہے)	ایک مدت تک

اور تمہارے لئے زمین میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور نفع اٹھانا ہے ○

1 ...... اِس آیت میں اپنی جانوں پر زیادتی کرنے سے مراد گناہ کرنا نہیں بلکہ اپنا نقصان کرنا ہے اور وہ اس طرح کہ جنت کی بجائے زمین پر آنا پڑا اور وہاں کی آرام کی زندگی کی جگہ یہاں مشقت کی زندگی اختیار کرنا پڑی۔ حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اپنی لغزش کے بعد جس طرح دعا فرمائی اس میں مسلمانوں کے لئے یہ تربیت ہے کہ ان سے جب کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ندامت کا اظہار کرتے ہوئے اس کا اعتراف کریں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت و رحمت کا انتہائی لجاجت کے ساتھ سوال کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کا گناہ بخش دے اور ان پر اپنا رحم فرمائے۔

زمین پر زندگی اور موت وحشر کا بیان

قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَ فِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَ مِنْهَا

قَالَ	فِيْهَا	تَحْيَوْنَ	وَ	فِيْهَا	تَمُوْتُوْنَ	وَ	مِنْهَا
فرمایا	اس میں	تم جیوگے (زندگی گزاروگے)	اور	اس میں	تم مروگے	اور	اس سے

(اللہ نے) فرمایا: تم اسی میں زندگی بسر کروگے اور اسی میں مروگے اور اسی سے

ع ۱۵ ۹ ۲

لباس عظیم نعمت ہے اور لباسِ تقویٰ کا بیان

تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ

تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾	يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ	قَدْ	اَنْزَلْنَا	عَلَيْكُمْ	لِبَاسًا [1]	يُّوَارِيْ
تم نکالے جاؤگے	اے آدم کی اولاد	بیشک	ہم نے اتارا	تم پر	ایک لباس	وہ چھپاتا ہے

اٹھائے جاؤگے ○ اے آدم کی اولاد! بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اُتارا جو

سَوْاٰتِكُمْ وَ رِيْشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ

سَوْاٰتِكُمْ	وَ	رِيْشًا	وَ	لِبَاسُ التَّقْوٰى [2]	ذٰلِكَ
تمہاری شرمگاہیں	اور	زیب وزینت (کالباس اتارا)	اور	پرہیزگاری کالباس	یہ

تمہاری شرم کی چیزیں چھپاتا ہے اور (ایک لباس وہ جو) زیب وزینت ہے اور پرہیزگاری کالباس سب سے

شیطان کے فتنے سے بچنے کا حکم

خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ

خَيْرٌ	ذٰلِكَ	مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ	لَعَلَّهُمْ	يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾	يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ
سب سے بہتر (ہے)	یہ	اللہ کی نشانیوں میں سے	تاکہ وہ	نصیحت حاصل کریں	اے آدم کی اولاد

بہتر ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ○ اے آدم کی اولاد!

لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَاۤ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ

لَا يَفْتِنَنَّكُمُ	الشَّيْطٰنُ	كَمَاۤ	اَخْرَجَ	اَبَوَيْكُمْ	مِّنَ الْجَنَّةِ
فتنہ میں نہ ڈال دے تمہیں	شیطان	جیسے	اس نے نکال دیا	تمہارے ماں باپ (کو)	جنت سے

تمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈالے جیسے اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکال دیا،

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ زمینی مخلوق میں لباس صرف انسانوں کے لئے بنایا گیا اسی لئے جانور بے لباس ہی ہوتے ہیں۔ ستر عورت چھپانے کے قابل لباس پہننا فرض ہے اور لباسِ زینت پہننا مستحب ہے۔ لباس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے اس لئے اس کے پہننے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

2 ...... لباسِ تقویٰ کا مطلب ہے ”برے عقائد اور برے اعمال کو ترک کر دینا اور پاکیزہ سیرت اپنانا“، جس طرح کپڑوں کا لباس انسان کو سردی، گرمی اور برسات کے موسموں کی شدت سے محفوظ رکھتا ہے اسی طرح تقویٰ کا لباس انسان کو اخروی عذاب سے بچاتا ہے۔

شیطان کفار کا دوست ہے

شرک و معاصی پر کفار کا اپنی دلیل دینا اور اس کا جواب

یَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِیُرِیَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ

یَنْزِعُ	عَنْهُمَا	لِبَاسَهُمَا	لِیُرِیَهُمَا	سَوْاٰتِهِمَا	اِنَّهٗ
اس نے اتروا دیا	ان سے	ان کا لباس	تاکہ وہ دکھادے انہیں	ان کی شرمگاہیں	بیشک وہ

ان دونوں سے ان کے لباس اتروا دیئے تاکہ انہیں ان کی شرم کی چیزیں دکھادے۔ بیشک

یَرٰىكُمْ هُوَ وَ قَبِیْلُهٗ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا

یَرٰىكُمْ[1]	هُوَ	وَ	قَبِیْلُهٗ	مِنْ حَیْثُ	لَا تَرَوْنَهُمْ	اِنَّا	جَعَلْنَا
دیکھتا ہے تمہیں	وہ	اور	اس کا قبیلہ	جہاں سے	تم نہیں دیکھتے انہیں	بیشک	ہم نے بنا دیا

وہ خود اور اس کا قبیلہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے۔ بیشک ہم نے

الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ اِذَا فَعَلُوْا

الشَّیٰطِیْنَ	اَوْلِیَآءَ	لِلَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾	وَ	اِذَا	فَعَلُوْا
شیطانوں (کو)	دوست	ان لوگوں کا جو	ایمان نہیں لاتے	اور	جب	وہ کریں

شیطانوں کو ایمان نہ لانے والوں کا دوست بنا دیا ہے ○ اور جب کوئی بے حیائی

فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَیْهَاۤ اٰبَآءَنَا وَ اللّٰهُ

فَاحِشَةً[2]	قَالُوْا	وَجَدْنَا	عَلَیْهَاۤ	اٰبَآءَنَا	وَ	اللّٰهُ
کوئی بے حیائی	(تو) کہتے ہیں	ہم نے پایا	اس پر	اپنے باپ دادا (کو)	اور	اللہ (نے)

کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی پر پایا تھا اور اللہ نے (بھی)

اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ

اَمَرَنَا	بِهَا	قُلْ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یَاْمُرُ	بِالْفَحْشَآءِ	اَتَقُوْلُوْنَ
حکم دیا ہمیں	اس کا	تم کہو	بیشک	اللہ	حکم نہیں دیتا	بے حیائی کا	کیا تم کہتے ہو

ہمیں اسی کا حکم دیا ہے۔ (اے حبیب!) تم فرماؤ: بیشک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔ کیا تم اللہ پر وہ بات

1 ...... یعنی ”شیطان اور اس کی ذریت سارے جہان کے لوگوں کو دیکھتے ہیں جبکہ لوگ انہیں نہیں دیکھتے۔“ شیطان خطرناک دشمن ہے، اس سے بچنے کا طریقہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا اور شیطان کے مکروفریب سے ہوشیار رہنے کی کوشش کرنا نیز صالحین کی صحبت اختیار کرنا ہے۔ 2 ...... یہاں ”فاحشہ“ سے مراد یا تو شرک ہے جس کی برائی واضح ہے اور یا پھر زمانۂ جاہلیت کے کافروں کا ایک طریقہ ہے اور وہ طریقہ یہ تھا کہ کفار مرد و عورت ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتے تھے اور اس کے جواز کی دلیل میں اپنے باپ دادا کو پیش کرتے تھے کہ وہ بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔ یہاں اس کا رد کیا گیا ہے۔

عدل و انصاف اور عبادت میں اخلاص کا حکم

عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ ۫ قف

عَلَى اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾	قُلْ	اَمَرَ	رَبِّیْ	بِالْقِسْطِ (1)
اللہ پر	وہ (بات) جو	تم نہیں جانتے	تم کہو	حکم دیا	میرے رب (نے)	انصاف کا

کہتے ہو جس کی تمہیں خبر نہیں؟ ○ تم فرماؤ: میرے رب نے عدل کا حکم دیا ہے

وَ اَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ ادْعُوْهُ

وَ	اَقِیْمُوْا	وُجُوْهَكُمْ	عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (2)	وَّ	ادْعُوْهُ
اور	سیدھے کرلو	اپنے چہرے	ہر سجدہ (نماز) کے وقت	اور	پکارو اسے

اور (یہ کہ) ہر نماز کے وقت تم اپنے منہ سیدھے کرو اور عبادت کو

مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۬ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾ ؕ

مُخْلِصِیْنَ	لَهُ	الدِّیْنَ	كَمَا	بَدَاَكُمْ	تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾
خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین (عبادت)	جیسے	اس نے آغاز کیا تمہارا	(ویسے ہی) تم پلٹو گے

اسی کے لئے خالص کرکے اس کی بندگی کرو۔ اس نے جیسے تمہیں پیدا کیا ہے ویسے ہی تم پلٹو گے ○

ہدایت و گمراہی کے اعتبار سے لوگوں کے دو گروہ

فَرِیْقًا هَدٰى وَ فَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ

فَرِیْقًا	هَدٰى	وَ	فَرِیْقًا	حَقَّ	عَلَیْهِمُ	الضَّلٰلَةُ	اِنَّهُمُ
ایک گروہ (کو)	اس نے ہدایت دی	اور	ایک گروہ	ثابت ہوگئی	ان پر	گمراہی	بیشک وہ

ایک گروہ کو ہدایت دی اور ایک فرقے پر گمراہی ثابت ہوگئی، انہوں نے

اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ

اتَّخَذُوا	الشَّیٰطِیْنَ	اَوْلِیَآءَ (3)	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	یَحْسَبُوْنَ	اَنَّهُمْ
انہوں نے بنالیا	شیطانوں (کو)	دوست	اللہ کے سوا	اور	وہ گمان کرتے ہیں	کہ وہ

اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنالیا ہے اور سمجھتے یہ ہیں کہ یہ

1 ...... قسط کے کئی معانی ہیں جیسے حصہ، عدل و انصاف اور درمیانی چیز یعنی جس میں کمی زیادتی نہ ہو۔ اکثر مفسرین کے نزدیک یہاں آیت میں "قسط" عدل و انصاف کے معنی میں ہے۔

2 ...... یہ مصدرِ میمی ہے جس کا معنی سجدہ ہے اور اس سے مراد نماز ہے۔

3 ...... شیطانوں کو دوست بنانے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں نے شیطان کی اطاعت کی اور اس کے بتائے ہوئے کفر، سرکشی، گناہ اور نافرمانی کے راستے پر چلے۔

نماز کے وقت اچھی حالت اختیار کرنے کا حکم

مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾	یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ	خُذُوْا	زِیْنَتَكُمْ	عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ
ہدایت پر ہیں	اے آدم کی اولاد	لے لو	اپنی زینت	ہر سجدہ (نماز) کے وقت

ہدایت یافتہ ہیں ○ اے آدم کی اولاد! ہر نماز کے وقت اپنی زینت لے لو

کھانے پینے کی اجازت اور فضول اڑانے کی ممانعت

وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ

وَّ	كُلُوْا	وَ	اشْرَبُوْا	وَ	لَا تُسْرِفُوْا	اِنَّهٗ	لَا یُحِبُّ
اور	کھاؤ	اور	پیو	اور	حد سے نہ بڑھو	بیشک وہ	پسند نہیں فرماتا

اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بیشک وہ حد سے بڑھنے والوں کو

زینت اور پاکیزہ رزق کی حلت اور اہل ایمان کی خصوصیت

ع ۱۰

الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۳۱﴾ ع قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْۤ اَخْرَجَ

الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۳۱﴾	قُلْ	مَنْ	حَرَّمَ (1)	زِیْنَةَ اللّٰهِ	الَّتِیْۤ	اَخْرَجَ
حد سے بڑھنے والوں (کو)	تم کہو	کس نے	حرام کی	اللہ کی زینت	وہ جو	اس نے نکالی

پسند نہیں فرماتا ○ تم فرماؤ: اللہ کی اس زینت کو کس نے حرام کیا جو اس نے

لِعِبَادِهٖ وَ الطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِیَ لِلَّذِیْنَ

لِعِبَادِهٖ	وَ	الطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ	قُلْ	هِیَ	لِلَّذِیْنَ
اپنے بندوں کے لئے	اور	پاکیزہ رزق	تم کہو	وہ	ان لوگوں کے لئے ہے جو

اپنے بندوں کے لئے پیدا فرمائی ہے؟ اور پاکیزہ رزق کو (کس نے حرام کیا؟) تم فرماؤ: یہ دنیا میں

اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا خَالِصَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ

اٰمَنُوْا	فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	خَالِصَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ	كَذٰلِكَ
ایمان لائے	دنیا کی زندگی میں	قیامت کے دن خاص (انہی کے لئے ہوگا)	اسی طرح

ایمان والوں کے لئے ہے، قیامت میں تو خاص انہی کے لئے ہوگا۔ ہم اسی طرح

1 ......اس آیت مبارکہ کی روشنی میں بہت سے لوگوں کو اپنی اصلاح کی ضرورت ہے۔ (1) وہ لوگ جو اپنے زہد و تقویٰ کے گھمنڈ میں لوگوں کی حلال اشیاء میں بھی تحقیق کرکے ان کی دل آزاری کرتے ہیں۔ یہ سخت ناجائز اور سراسر تقویٰ کے خلاف ہے۔ (2) وہ لوگ جو خود تو اپنے نفس پر سختی کرنے کی خاطر لذیذ غذاؤں کو ترک کرتے ہیں لیکن دوسرا شخص اگر ان غذاؤں کو استعمال کرتا ہے تو اسے انتہائی نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ بھی سراسر حرام ہے۔ (3) وہ لوگ جو گیارہویں، میلاد شریف، بزرگوں کی فاتحہ، عرس، مجالس شہادت وغیرہ کی شیرینی اور سبیل وغیرہ کے شربت کو ممنوع و حرام کہتے ہیں وہ بھی اس آیت کے =

حرام وگناہ کا بیان

نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا

نُفَصِّلُ	الْاٰیٰتِ	لِقَوْمٍ	یَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾	قُلْ	اِنَّمَا
ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	(ان) لوگوں کے لئے	(جو) علم رکھتے ہیں	تم کہو	صرف

علم والوں کے لئے تفصیل سے آیات بیان کرتے ہیں ○ تم فرماؤ،

حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا

حَرَّمَ	رَبِّیَ	الْفَوَاحِشَ (1)	مَا	ظَهَرَ	مِنْهَا	وَ	مَا
حرام قرار دی ہیں	میرے رب (نے)	بے حیائیاں	وہ جو	ظاہر ہوں	ان میں سے	اور	جو

میرے رب نے تو ظاہری باطنی بے حیائیاں

بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَ الْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ تُشْرِكُوْا

بَطَنَ	وَ	الْاِثْمَ (2)	وَ	الْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ (3)	وَ	اَنْ	تُشْرِكُوْا
چھپی ہوں	اور	گناہ	اور	ناحق زیادتی	اور	یہ کہ	تم شریک قرار دو

اور گناہ اور ناحق زیادتی کو حرام قرار دیا ہے اور اسے کہ تم اللہ کے ساتھ اس چیز کو

بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ

بِاللّٰهِ	مَا	لَمْ یُنَزِّلْ	بِهٖ	سُلْطٰنًا	وَّ	اَنْ	تَقُوْلُوْا	عَلَى اللّٰهِ
اللہ کے ساتھ	وہ چیز	اللہ نے نہیں اتاری	اس پر	کوئی دلیل	اور	یہ کہ	تم کہو	اللہ پر

شریک قرار دو جس کی اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور یہ کہ تم اللہ پر وہ باتیں کہو

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا

لوگ اپنی مقررہ مدت سے ایک گھڑی آگے پیچھے نہ ہوں گے

مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾	وَ	لِكُلِّ اُمَّةٍ	اَجَلٌ	فَاِذَا
وہ (باتیں) جو	تمہیں معلوم نہیں	اور	ہر گروہ کے لئے	ایک مدت (مقرر ہے)	تو جب

جس کا تم علم نہیں رکھتے ○ اور ہر گروہ کے لئے ایک مدت مقرر ہے تو جب

= صریح خلاف کرکے گناہ گار ہوتے ہیں کیونکہ یہ چیزیں حلال ہیں اور انہیں ممنوع کہنا اپنی رائے کو دین میں داخل کرنا ہے اور یہی بدعت و ضلالت ہے۔

1...... اس سے مراد ہر کبیرہ گناہ ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے وہ گناہ مراد ہیں جن میں شرعی سزا لازم ہو اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد زنا ہے۔

2...... اس کی تفسیر میں بھی چند قول ہیں (1) ہر صغیرہ گناہ (2) وہ گناہ ہے کہ جس پر شرعی سزا لازم نہ ہو۔ (3) ہر گناہ "اِثْم" ہے چاہے صغیرہ ہو یا کبیرہ۔

3...... ناحق زیادتی کا معنی ہے "کسی شخص کا اس چیز کو طلب کرنا جو اس کا حق نہیں" جبکہ اپنے حق کو طلب کرنا اس میں داخل نہیں۔

جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾

جَآءَ	اَجَلُهُمْ	لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ	سَاعَةً	وَّ	لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾
آجائے گی	ان کی مدت	(تو) وہ پیچھے نہیں ہٹ سکیں گے	ایک گھڑی	اور	نہ آگے ہو سکیں گے

ان کی وہ مدت آجائے گی تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہوں گے اور نہ ہی آگے ○

یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ

یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ	اِمَّا	یَاْتِیَنَّكُمْ	رُسُلٌ	مِّنْكُمْ	یَقُصُّوْنَ
اے آدم کی اولاد	اگر	آئیں تمہارے پاس	رسول	تم میں سے	(جو) بیان کریں

اے آدم کی اولاد! اگر تمہارے پاس تم میں سے وہ رسول تشریف لائیں جو تمہارے سامنے

عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰی وَ اَصْلَحَ

عَلَیْكُمْ	اٰیٰتِیْ	فَمَنِ	اتَّقٰی	وَ	اَصْلَحَ
تم پر (تمہارے سامنے)	میری آیتیں	تو جو	پرہیز گاری اختیار کرے	اور	اپنی اصلاح کرلے

میری آیتوں کی تلاوت کریں تو جو پرہیز گاری اختیار کرے گا اور اپنی اصلاح کرلے گا

فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ الَّذِیْنَ

فَلَا خَوْفٌ	عَلَیْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	یَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾	وَ	الَّذِیْنَ
تو کوئی خوف نہیں (ہوگا)	ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	اور	وہ لوگ جنہوں نے

تو ان پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اور جو

كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَا	وَ	اسْتَكْبَرُوْا [1]	عَنْهَاۤ	اُولٰٓىٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ
جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	تکبر کیا	ان سے	یہ لوگ	آگ والے (ہیں)	وہ

ہماری آیتیں جھٹلائیں گے اور ان کے مقابلے میں تکبر کریں گے تو یہ لوگ جہنمی ہیں،

[1] ...... آیات کے مقابلے میں تکبر کا معنی ہے انہیں تسلیم نہ کرنا۔ تکبر کی ایک نحوست یہ بھی ہے کہ متکبر کیلئے نصیحت قبول کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

اللّٰہ پر جھوٹ باندھنے اور جھٹلانے والوں کا عبرتناک حال

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾	فَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرٰى (1)	عَلَى اللّٰهِ
اس میں	ہمیشہ رہنے والے	تو کون	بڑا ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر

اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جس نے اللہ پر

كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ

كَذِبًا	اَوْ	كَذَّبَ	بِاٰيٰتِهٖ	اُولٰٓئِكَ	يَنَالُهُمْ
جھوٹ	یا	وہ جھٹلائے	اس کی آیتوں کو	یہ لوگ	پہنچتا رہے گا انہیں

جھوٹ باندھا یا اس کی آیتیں جھٹلائیں؟ تو انہیں

نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمْ

نَصِيْبُهُمْ	مِّنَ الْكِتٰبِ	حَتّٰۤى	اِذَا	جَآءَتْهُمْ
ان کا حصہ	(نصیب میں) لکھے ہوئے سے	یہاں تک کہ	جب	آتے ہیں ان کے پاس

ان کا لکھا ہوا حصہ پہنچتا رہے گا حتّٰی کہ جب ان کے پاس ان کی جان قبض کرنے کے لئے

رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْۤا اَيْنَ مَا

رُسُلُنَا	يَتَوَفَّوْنَهُمْ	قَالُوْۤا	اَيْنَ	مَا
ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)	جان نکالتے ہیں ان کی	(تو فرشتے) کہتے ہیں	کہاں ہیں	وہ جن کی

ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) آتے ہیں تو وہ (فرشتے ان سے) کہتے ہیں: وہ کہاں ہیں جن کی

كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا

كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	قَالُوْا	ضَلُّوْا	عَنَّا
تم عبادت کیا کرتے تھے	اللہ کے سوا	(جواب میں) وہ کہتے ہیں	وہ غائب ہوگئے	ہم سے

تم اللہ کے سوا عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ (جواباً) کہتے ہیں: وہ ہم سے غائب ہوگئے

1 ...... اللہ تعالیٰ پر افتراء کی مختلف صورتیں ہیں (1) بتوں یا ستاروں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک ٹھہرانا۔ (2) یزداں اور اہرمن دو خدا قرار دینا۔ (3) اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹے یا بیٹیاں ٹھہرانا۔ (4) باطل احکام کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا۔ آیات کو جھٹلانے سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ کتاب نہ ماننا اور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کا انکار کرنا۔

کفار کو دخولِ جہنم کا حکم اور اس میں ان کا حال و عذاب

وَشَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾

وَ	شَهِدُوْا	عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ	اَنَّهُمْ	كَانُوْا	كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾
اور	وہ گواہی دیتے ہیں	اپنی جانوں پر (کے خلاف)	کہ وہ	تھے	کفر کرنے والے

اور اپنی جانوں پر آپ گواہی دیتے ہیں کہ وہ کافر تھے ○

قَالَ ادْخُلُوْا فِیْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ

قَالَ	ادْخُلُوْا	فِیْۤ اُمَمٍ	قَدْ	خَلَتْ	مِنْ قَبْلِكُمْ
اللہ فرمائے گا	داخل ہو جاؤ	(ان) گروہوں میں	تحقیق	وہ گئے	تم سے پہلے

اللہ ان سے فرمائے گا کہ تم سے پہلے جو جنوں اور آدمیوں کے گروہ

مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِی النَّارِؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ

مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ	فِی النَّارِ	كُلَّمَا	دَخَلَتْ	اُمَّةٌ	لَّعَنَتْ
جنوں اور انسانوں میں سے	آگ میں	جب کبھی	داخل ہوگا	ایک گروہ	لعنت کرے گا

آگ میں گئے ہیں تم بھی ان میں داخل ہو جاؤ۔ جب ایک گروہ (جہنم میں) داخل ہوگا تو دوسرے (گروہ) پر

اُخْتَهَاؕ حَتّٰۤى اِذَا ادَّارَكُوْا

اُخْتَهَا[1]	حَتّٰۤى	اِذَا	ادَّارَكُوْا
اپنے ہم مذہب (گروہ پر)	یہاں تک کہ	جب	وہ ایک دوسرے کے پیچھے جا کر جمع ہو جائیں گے

لعنت کرے گا حتّٰی کہ جب سب اس میں جمع ہو جائیں گے

فِیْهَا جَمِیْعًاۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا

فِیْهَا	جَمِیْعًا	قَالَتْ	اُخْرٰىهُمْ	لِاُوْلٰىهُمْ	رَبَّنَا
اس (آگ) میں	سب	(تو) کہیں گے	ان کے بعد والے	اپنے پہلوں کے بارے	اے ہمارے رب

تو ان میں بعد والے پہلے والوں کے لئے کہیں گے: اے ہمارے رب!

1 ...... یعنی ہر قسم کا کافر اپنی قسم کے کافر کو لعنت کرے گا۔ مشرک مشرکوں پر لعنت کریں گے، یہودی یہودیوں پر اور عیسائی عیسائیوں پر لعنت کرے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قیامت میں ہر ایک اس ہی کے ساتھ ہو گا جس سے دل کا تعلق ہو گا، زمانہ اور جگہ ایک ہو یا مختلف۔

هٰۤؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ۬ؕ

هٰۤؤُلَآءِ	اَضَلُّوْنَا	فَاٰتِهِمْ	عَذَابًا ضِعْفًا	مِّنَ النَّارِ
یہ لوگ	انہوں نے گمراہ کیا ہمیں	پس تو دے انہیں	دگنا عذاب	آگ سے

انہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا تو تو انہیں آگ کا دگنا عذاب دے۔

قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَ قَالَتْ

قَالَ	لِكُلٍّ	ضِعْفٌ	وَّ	لٰكِنْ	لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾	وَ	قَالَتْ
اللہ فرمائے گا	سب کے لئے	دگنا (ہے)	اور	لیکن	تمہیں معلوم نہیں	اور	کہیں گے

اللہ فرمائے گا: سب کے لئے دُگنا ہے لیکن تمہیں معلوم نہیں ○ اور پہلے والے

اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ

اُوْلٰىهُمْ	لِاُخْرٰىهُمْ	فَمَا كَانَ	لَكُمْ	عَلَيْنَا	مِنْ فَضْلٍ
ان کے پہلے	اپنے بعد والوں سے	تو نہیں ہے	تمہارے لئے	ہم پر	کوئی فضیلت، برتری

دوسروں سے کہیں گے تو تمہیں ہم پر کوئی برتری نہ رہی

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾ؑ اِنَّ الَّذِيْنَ

فَذُوْقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا	كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ
تو چکھو	عذاب	(اس کے) بدلے جو	تم کام کرتے تھے	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے

تو اپنے اعمال کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو ○ بیشک وہ لوگ جنہوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ

كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	وَ	اسْتَكْبَرُوْا	عَنْهَا	لَا تُفَتَّحُ (1)	لَهُمْ
جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	تکبر کیا	ان سے	نہیں کھولے جائیں گے	ان کے لیے

ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان کے مقابلے میں تکبر کیا تو ان کے لیے آسمان کے دروازے

کفار کے لئے آسمانی دروازے نہ کھلنے اور دخولِ جنت محال ہونے کا بیان

ع ۸ ۲

(1)...... کافر کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جانے کا ایک معنی یہ ہے کہ کفار کے اعمال اور ان کی ارواح کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے کیونکہ اُن کے اعمال وارواح دونوں خبیث ہیں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ وہ خیر وبرکت اور رحمت کے نزول سے محروم رہتے ہیں۔

اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى یَلِجَ

اَبْوَابُ السَّمَآءِ	وَ	لَا یَدْخُلُوْنَ	الْجَنَّةَ	حَتّٰى	یَلِجَ
آسمان کے دروازے	اور	وہ داخل نہ ہوں گے	جنت (میں)	یہاں تک کہ	داخل ہو جائے

نہ کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے حتّٰی کہ سوئی کے سوراخ میں

الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُجْرِمِیْنَ ۝۴۰

الْجَمَلُ	فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ [1]	وَ	كَذٰلِكَ	نَجْزِی	الْمُجْرِمِیْنَ ۝۴۰ [2]
اونٹ	سوئی کے سوراخ میں	اور	ایسا ہی	ہم بدلہ دیتے ہیں	مجرموں (کو)

اونٹ داخل ہو جائے اور ہم مجرموں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○

کفار کا جہنمی بچھونا

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّ مِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ

لَهُمْ	مِّنْ جَهَنَّمَ	مِهَادٌ	وَّ	مِنْ فَوْقِهِمْ	غَوَاشٍ [3]
ان کے لئے	جہنم سے	بچھونا (ہے)	اور	ان کے اوپر سے	(آگ کی) اوڑھنیاں (ہوں گی)

ان کے لئے آگ بچھونا ہے اور ان کے اوپر سے (اسی کا) اوڑھنا ہو گا

نیکوں کا انجام

وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ۝۴۱ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ

وَ	كَذٰلِكَ	نَجْزِی	الظّٰلِمِیْنَ ۝۴۱	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
اور	ایسا ہی	ہم بدلہ دیتے ہیں	ظالموں (کو)	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

اور ہم ظالموں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○ اور وہ جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاۤ ؗ

عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	لَا نُكَلِّفُ	نَفْسًا	اِلَّا	وُسْعَهَاۤ
انہوں نے عمل کئے	اچھے	ہم بوجھ نہیں رکھتے	کسی جان (پر)	مگر	اس کی طاقت (کے مطابق)

انہوں نے اچھے اعمال کئے ہم کسی پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھتے،

1 ...... اس سے ثابت ہوا کہ کفار کا جنت سے محروم رہنا قطعی ہے کیونکہ سوئی کے سوراخ میں اونٹ کا داخل ہونا محال ہے اور جو محال پر موقوف ہو وہ بھی محال ہوتا ہے، لہٰذا کفار کا جنت میں داخل ہونا بھی محال ہے۔

2 ...... اس آیت میں مجرمین سے کفار مراد ہیں کیونکہ اُوپر ان کی صفت میں اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے اور ان سے تکبر کرنے کا بیان ہو چکا ہے۔

3 ...... یعنی اُوپر نیچے ہر طرف سے آگ انہیں گھیرے ہوئے ہے۔ یہاں صرف اوپر نیچے کا ذکر فرمایا گیا کیونکہ دایاں بایاں سیاق کلام سے خود ہی سمجھ میں آ گیا۔

اہلِ جنت کے دل کینے سے خالی ہوں گے

أُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَنَزَعْنَا مَا

أُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿٤٣﴾	وَ	نَزَعْنَا	مَا
یہ لوگ	جنت والے (ہیں)	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور	ہم نے کھینچ لیا	جو

وہ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ اور ہم نے ان کے سینوں سے

اہلِ جنت کا حمد و شکر اور ہدایتِ ربانی کا اقرار

فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَ

فِيْ صُدُوْرِهِمْ	مِّنْ غِلٍّ (1)	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهِمُ	الْاَنْهٰرُ	وَ
ان کے سینوں میں (تھا)	بغض و کینہ	(جنت میں) بہیں گی	ان کے نیچے	نہریں	اور

بغض و کینہ کھینچ لیا، ان کے نیچے نہریں بہیں گی اور

قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَ

قَالُوا	الْحَمْدُ (2)	لِلّٰهِ	الَّذِيْ	هَدٰىنَا	لِهٰذَا	وَ
وہ کہیں گے	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے	جس نے	ہدایت دی ہمیں	اس کی	اور

وہ کہیں گے: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی اور

مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ

مَا كُنَّا	لِنَهْتَدِيَ	لَوْلَآ	اَنْ	هَدٰىنَا	اللّٰهُ	لَقَدْ
ہم نہیں تھے	کہ ہدایت پاتے	اگر نہ ہوتا	کہ	ہدایت دیتا ہمیں	اللہ	ضرور بیشک

ہم ہدایت نہ پاتے اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔ بیشک

نیک اعمال کے بدلے جنت

جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ

جَآءَتْ	رُسُلُ رَبِّنَا	بِالْحَقِّ	وَ	نُوْدُوْٓا	اَنْ	تِلْكُمُ
آئے	ہمارے رب کے رسول	حق کے ساتھ	اور	انہیں ندا کی جائے گی	کہ	یہ

ہمارے رب کے رسول حق لائے اور انہیں ندا کی جائے گی کہ یہ

(1) ...... جنتیوں کے دل بغض و کینہ سے پاک ہوں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے امید ہے کہ جو یہاں اپنے دل کو بغض و کینہ اور حسد سے پاک رکھے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اسے پاکیزہ دل والوں یعنی جنتیوں میں داخل فرمائے گا۔ (2) ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد اور اس کا شکر جنت میں بھی ہو گا کیونکہ وہ حمد و شکر ہی کا مقام ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ علم و عمل اور ہدایت کی توفیق اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی عطا سے ہے لہٰذا کسی کو علم یا اچھے عمل کی توفیق ملے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرے اور اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی توفیق جانے۔ اسی وجہ سے ہمیں بکثرت لاحول شریف پڑھنے کا فرمایا گیا ہے۔

جنتیوں کا جہنمیوں سے مکالمہ

الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَنَادٰۤى

الْجَنَّةُ	اُوْرِثْتُمُوْهَا (1)	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ (2)	وَ	نَادٰۤى
جنت (ہے)	تمہیں وارث بنادیا گیا اس کا	(اس کے) بدلے جو	تم عمل کرتے تھے	اور	پکاریں گے

جنت ہے، تمہیں تمہارے اعمال کے بدلے میں اس کا وارث بنادیا گیا ○ اور جنتی

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	اَصْحٰبَ النَّارِ (3)	اَنْ	قَدْ	وَجَدْنَا	مَا	وَعَدَنَا
جنت والے	دوزخ والوں (کو)	کہ	بیشک	ہم نے پالیا	(اسے) جو	وعدہ کیا ہم سے

جہنم والوں کو پکار کر کہیں گے کہ ہمارے رب نے جو ہم سے وعدہ فرمایا تھا

رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ

رَبُّنَا	حَقًّا	فَهَلْ	وَجَدْتُّمْ	مَّا	وَعَدَ	رَبُّكُمْ	حَقًّا
ہمارے رب (نے)	سچا	تو کیا	تم نے پالیا	(اسے) جو	وعدہ کیا	تمہارے رب (نے)	سچا

ہم نے اسے سچا پایا تو کیا تم نے بھی اس وعدے کو سچا پایا جو تم سے تمہارے رب نے کیا تھا؟

قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ

قَالُوْا	نَعَمْ	فَاَذَّنَ	مُؤَذِّنٌۢ	بَيْنَهُمْ	اَنْ
وہ کہیں گے	ہاں	پھر پکارے گا	ایک ندا دینے والا	ان (جنتیوں اور جہنمیوں) کے درمیان	کہ

وہ کہیں گے: ہاں، پھر ایک ندا دینے والا ان کے درمیان پکارے گا کہ

کافروں کے عذاب کی وجوہات

لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ لا الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ

لَّعْنَةُ اللّٰهِ	عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾	الَّذِيْنَ	يَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ
اللہ کی لعنت (ہو)	ظالموں پر	وہ لوگ جو	روکتے ہیں	اللہ کی راہ سے	اور

ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو ○ جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور

1 ...... جنت کو دو وجہ سے میراث فرمایا گیا۔(1) کافروں کے ایمان لانے کی صورت میں جو جنتی محلات ان کیلئے تیار تھے وہ ان کے کفر کی وجہ سے ان کی بجائے اہلِ ایمان کو دیدیئے جائیں گے تو یہ گویا ان کی میراث ہوئی۔(2) جیسے میراث اپنی محنت و کمائی سے نہیں ملتی اسی طرح جنت کا ملنا بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے ہو گا۔ 2 ...... قرآن مجید میں جنت میں داخلے کے دو اسباب بیان کئے گئے ہیں (1) اللہ تعالیٰ کا فضل۔(2) بندوں کے نیک اعمال۔ دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ پہلا حقیقی سبب ہے اور دوسرا ظاہری سبب ہے۔ 3 ...... ان سے مراد جہنمی کفار ہیں نہ کہ گنہگار مومن، کیونکہ جنتی مسلمان ان گنہگاروں کو طعنہ نہ دیں گے بلکہ ان کی شفاعت کرکے وہاں سے نکالیں گے۔

وقفِ لازم باتفاق

اعراف پر موجود لوگوں کا اہلِ جنت سے کلام

یَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ

یَبْغُوْنَهَا	عِوَجًا[1]	وَ	هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ	كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾	وَ
چاہتے ہیں اس میں	ٹیڑھاپن	اور	وہ	آخرت کا	انکار کرنے والے (ہیں)	اور

اسے ٹیڑھا (کرنا) چاہتے ہیں اور وہ آخرت کا انکار کرنے والے ہیں ○ اور

بَیْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ

بَیْنَهُمَا	حِجَابٌ[2]	وَ	عَلَى الْاَعْرَافِ	رِجَالٌ
ان دونوں کے درمیان	ایک پردہ (ہے)	اور	اعراف پر	کچھ مرد (ہوں گے)

جنت و دوزخ کے درمیان میں ایک پردہ ہے اور اعراف پر کچھ مرد ہوں گے

یَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِیْمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ

یَّعْرِفُوْنَ	كُلًّا	بِسِیْمٰهُمْ	وَ	نَادَوْا	اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ	اَنْ
وہ پہچانیں گے	سب (کو)	ان کی پیشانیوں سے	اور	وہ پکاریں گے	جنت والوں (کو)	کہ

جو سب کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے اور وہ جنتیوں کو پکاریں گے کہ

سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ ۟ لَمْ یَدْخُلُوْهَا وَهُمْ

سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ	لَمْ یَدْخُلُوْهَا	وَ	هُمْ
تم پر سلام (ہو)	وہ (اعراف والے) داخل نہیں ہوئے اس (جنت) میں	اور (جبکہ)	وہ

تم پر سلام ہو۔ یہ اعراف والے خود جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے اور

جنتیوں کو دیکھ کر اہلِ اعراف کی دعا

یَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ

یَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾	وَ	اِذَا	صُرِفَتْ	اَبْصَارُهُمْ
(جنت کی) طمع رکھتے ہوں گے	اور	جب	پھیری جائیں گی	ان (اعراف والوں) کی آنکھیں

اس کی طمع رکھتے ہوں گے ○ اور جب ان اعراف والوں کی آنکھیں جہنمیوں کی طرف

1 ...... یہاں یہ وعیدیں بطورِ خاص کافروں کے متعلق ہیں لیکن جو مسلمان کہلانے والے بھی دوسروں کو دین پر عمل کرنے سے منع کرتے ہیں اور وہ لوگ جو دین میں تحریف و تبدیلی چاہتے ہیں جیسے بے دین و ملحد لوگ جو دین میں تحریف و تغییر کی کوششیں کرتے رہتے ہیں ایسے لوگ بھی کوئی کم مجرم نہیں بلکہ وہ بھی جہنم کے مستحق ہیں۔ 2 ...... یہ پردہ اس لئے ہے تاکہ دوزخ کا اثر جنت میں اور جنت کا اثر دوزخ میں نہ آسکے اور حق یہ ہے کہ یہ پردہ اعراف ہی ہے چونکہ یہ پردہ بہت اونچا ہوگا اس لئے اسے اعراف کہا جاتا ہے کیونکہ اعراف کا معنٰی ہے ''بلند جگہ''۔

ع ٨ ١٢ ٥

اہلِ اعراف کا کافر جنتیوں سے کلام

تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۠﴿۴۷﴾

تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ	قَالُوْا	رَبَّنَا	لَا تَجْعَلْنَا	مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۷﴾
جہنم والوں کی طرف	وہ کہیں گے	اے ہمارے رب	تو نہ کرنا ہمیں	ظلم کرنے والی قوم کے ساتھ

پھیری جائیں گی تو کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ کرنا ○

وَ نَادٰۤی اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَهُمْ

وَ	نَادٰۤی	اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ	رِجَالًا	یَّعْرِفُوْنَهُمْ
اور	پکاریں گے	اعراف والے	کچھ مردوں (کو)	وہ پہچانتے ہوں گے انہیں

اور اعراف والے کچھ مردوں کو پکار کر کہیں گے جنہیں ان کی پیشانیوں سے

بِسِیْمٰهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰی عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَ مَا

بِسِیْمٰهُمْ	قَالُوْا	مَاۤ اَغْنٰی	عَنْكُمْ	جَمْعُكُمْ	وَ	مَا
ان کی پیشانیوں سے	کہیں گے	نہیں کام آئی	تم سے (تمہیں)	تمہاری جماعت	اور	جو

پہچانتے ہوں گے: تمہاری جماعت اور جو تم تکبر کرتے تھے

كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمْتُمْ

كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾	اَهٰۤؤُلَآءِ (1)	الَّذِیْنَ	اَقْسَمْتُمْ
تم تکبر کرتے تھے	کیا یہ ہیں	وہ لوگ جو (جن کے بارے)	تم نے قسمیں کھائیں

وہ تمہیں کام نہ آیا ○ کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کر کہتے تھے

لَا یَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ

لَا یَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ	اُدْخُلُوا	الْجَنَّةَ
(کہ) اللہ انہیں رحمت نہیں پہنچائے گا	(ان سے تو فرمادیا گیا کہ) تم داخل ہو جاؤ	جنت (میں)

کہ اللہ ان پر رحمت نہیں کرے گا (ان سے تو فرمایا گیا ہے کہ) تم جنت میں داخل ہو جاؤ

1 ...... اعراف والے غریب جنتی مسلمانوں کی طرف اشارہ کرکے مشرکوں سے کہیں گے کہ کیا یہی وہ غریب مسلمان ہیں جنہیں تم دُنیا میں حقیر سمجھتے تھے اور جن کی غریبی فقیری دیکھ کر تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر رحمت نہیں فرمائے گا، اب خود دیکھ لو کہ وہ جنت کے دائمی عیش وراحت میں کس عزت واحترام کے ساتھ ہیں اور تم کس بڑی مصیبت میں مبتلا ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں مومن کی فقیری یا کافر کی امیری سے دھوکا نہ کھانا چاہئے نیز کسی غریب کی غربت کا مذاق نہیں اُڑانا چاہئے۔ غریبوں کی بے کسی کا مذاق اڑانا کافروں کا طریقہ ہے اور مسلمان کو غربت کے طعنے دینا ایذاءِ مسلم اور حرام فعل ہے۔

اہلِ جہنم کا جنتیوں سے پانی اور رزق مانگنا

لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمْ وَ لَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ نَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ

لَا خَوْفٌ	عَلَیْكُمْ	وَ	لَاۤ	اَنْتُمْ	تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾	وَ	نَادٰۤى	اَصْحٰبُ النَّارِ
کوئی خوف نہیں	تم پر	اور	نہ	تم	غمگین ہوگے	اور	پکاریں گے	جہنم والے

تم پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ تم غمگین ہوگے ○ اور جہنمی

اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا

اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ	اَنْ	اَفِیْضُوْا	عَلَیْنَا	مِنَ الْمَآءِ	اَوْ	مِمَّا
جنت والوں (کو)	کہ	ڈال دو	ہمارے اوپر	کچھ پانی	یا	(اس) سے جو

جنتیوں کو پکاریں گے کہ ہمیں کچھ پانی دیدو یا اس رزق سے

رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا

رَزَقَكُمُ	اللّٰهُ	قَالُوْۤا	اِنَّ	اللّٰهَ	حَرَّمَهُمَا (1)
رزق دیا تمہیں	اللہ (نے)	وہ کہیں گے	بیشک	اللہ (نے)	حرام کردیا ہے ان دونوں کو

کچھ دیدو جو اللہ نے تمہیں دیا ہے۔ جنتی کہیں گے: بیشک اللہ نے یہ دونوں چیزیں کافروں پر

دین کو کھیل تماشا بنانے والے کفار کا اُخروی انجام

عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۰﴾ لا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَهْوًا وَّ لَعِبًا

عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۰﴾ (2)	الَّذِیْنَ	اتَّخَذُوْا	دِیْنَهُمْ	لَهْوًا	وَّ	لَعِبًا
کافروں پر	وہ لوگ جنہوں نے	بنالیا	اپنے دین (کو)	تماشا	اور	کھیل

حرام کردی ہیں ○ جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنالیا

وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ۚ فَالْیَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا

وَّ	غَرَّتْهُمُ	الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا	فَالْیَوْمَ	نَنْسٰىهُمْ (3)	كَمَا
اور	دھوکا دیا انہیں	دنیا کی زندگی (نے)	تو آج	ہم چھوڑ دیں گے انہیں	کیونکہ

اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکا دیا تو آج ہم انہیں چھوڑ دیں گے کیونکہ

(1)...... یہاں حرام سے مراد شرعی حرام نہیں کیونکہ وہاں شرعی احکام جاری نہ ہوں گے بلکہ مراد کامل محرومی ہے۔ نیز جنتیوں کا جہنمیوں کی مدد نہ کرنا کافر جہنمیوں کے متعلق ہے ورنہ جہنم کے مستحق بہت سے گناہگار مسلمانوں کو ان کے نیک رشتے داروں کی شفاعت نصیب ہوگی۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ جنتی مومن کو دوزخی کافر سے بالکل محبت نہ ہوگی اور نہ ہی اس پر رحم آئے گا اگرچہ اس کا سگا باپ، بیٹا یا بہترین دوست ہو، وہ اس کے مانگنے پر بھی اُدھر کچھ نہ پھینکے گا۔ (3)...... یہاں اللہ تعالیٰ کی طرف نسیان کی نسبت کا مطلب کفار کے نسیان (بھولنے) کا بدلہ دینا ہے۔

نَسُوْا لِقَآءَ یَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَ مَا كَانُوْا

نَسُوْا	لِقَآءَ یَوْمِهِمْ هٰذَا	وَ	مَا	كَانُوْا
انہوں نے بھلا دیا	اپنے اس دن کی ملاقات (کو)	اور	(اس لئے) کہ	وہ تھے

انہوں نے اپنے اِس دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا اور وہ

بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ لَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ

بِاٰیٰتِنَا	یَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾	وَ	لَقَدْ	جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ [1]
ہماری آیتوں کا	انکار کرتے	اور	ضرور بیشک	ہم لائے ان کے پاس ایک کتاب

ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے ○ اور بیشک ہم ان کے پاس ایک کتاب لائے

فَصَّلْنٰهُ عَلٰی عِلْمٍ هُدًی وَّ رَحْمَةً

فَصَّلْنٰهُ	عَلٰی عِلْمٍ	هُدًی وَّ رَحْمَةً [2]
ہم نے تفصیل سے بیان کیا اسے	ایک عظیم علم (کی بنا) پر	(وہ) ہدایت اور رحمت (ہے)

جسے ہم نے ایک عظیم علم کی بنا پر بڑی تفصیل سے بیان کیا، ایمان لانے والوں کے لئے

لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا

لِّقَوْمٍ	یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾	هَلْ	یَنْظُرُوْنَ	اِلَّا
(ان) لوگوں کے لئے	(جو) ایمان لاتے ہیں	کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کر رہے	مگر

ہدایت اور رحمت ہے ○ وہ تو صرف قرآن کے کہے ہوئے

تَاْوِیْلَهٗ ؕ یَوْمَ یَاْتِیْ تَاْوِیْلُهٗ

تَاْوِیْلَهٗ	یَوْمَ	یَاْتِیْ	تَاْوِیْلُهٗ
اس (قرآن) کا (بتایا ہوا) انجام	(جس) دن	(اُن کے سامنے) آئے گا	اس کا (بتایا ہوا) انجام

آخری انجام کا انتظار کر رہے ہیں۔ جس دن وہ آخری انجام آئے گا

مفصل بیان اور ہدایت ورحمت پر مشتمل کتاب قرآن

کفار کی دنیا میں غفلت اور قیامت میں حسرت و نقصان

1 ...... کتاب سے مراد قرآن پاک ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے کامل علم کی بنا پر بڑی تفصیل سے بیان کیا کہ اس میں انسانی ہدایت کیلئے جن جن چیزوں کی ضرورت ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وہ تمام چیزیں بیان فرمادیں اور جس چیز کی طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دعوت دی اس کی حقانیت کے زبردست دلائل قائم فرمائے اور اسے بار بار دلنشین انداز اور حسین پیرایوں میں بیان کیا۔ قرآن پاک عقائدِ حقہ اور اعمالِ صالحہ کے بیان کا حسین مجموعہ ہے۔ 2 ...... قرآن کی رحمت عامہ تو سارے عالم کیلئے ہے کہ ساری دنیا کو ایک ہدایت نامہ مل گیا مگر رحمت خاصہ صرف مومنوں کیلئے ہے کیونکہ اس سے نفع صرف وہی اٹھاتے ہیں۔

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ

يَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	نَسُوْهُ	مِنْ قَبْلُ	قَدْ	جَآءَتْ
(تو) کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	بھلا دیا تھا اسے	(اس) سے پہلے	(کہ) بیشک	آئے تھے

تو جو اِس سے پہلے بھولے ہوئے تھے بول اٹھیں گے کہ بیشک

رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ

رُسُلُ رَبِّنَا	بِالْحَقِّ	فَهَلْ	لَّنَا	مِنْ شُفَعَآءَ
ہمارے رب کے رسول	حق کے ساتھ	تو کیا	ہمارے لئے (ہیں)	کوئی سفارشی

ہمارے رب کے رسول حق کے ساتھ تشریف لائے تھے، توہیں کوئی ہمارے سفارشی

فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ

فَيَشْفَعُوْا	لَنَآ	اَوْ	نُرَدُّ	فَنَعْمَلَ
تو وہ سفارش کریں	ہمارے لئے	یا	ہمیں واپس بھیج دیا جائے	تو ہم عمل کریں

جو ہماری شفاعت کر دیں؟ یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے تو ہم جو پہلے عمل کیا کرتے تھے

غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ

غَيْرَ الَّذِيْ	كُنَّا نَعْمَلُ	قَدْ	خَسِرُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	وَ
(اس کے) علاوہ جو	ہم عمل کیا کرتے تھے	بیشک	انہوں نے خسارے میں ڈالیں	اپنی جانیں	اور

اس کے برخلاف اعمال کرلیں۔ بیشک انہوں نے اپنی جانیں نقصان میں ڈالیں اور

ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۟۝۵۳ ع اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ

ضَلَّ	عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۵۳ (1)	اِنَّ	رَبَّكُمُ	اللّٰهُ	الَّذِيْ
گم ہو گئے	ان سے	جو	وہ بہتان باندھتے تھے	بیشک	تمہارا رب	اللہ (ہے)	جس نے

ان سے کھو گئے جو یہ بہتان باندھتے تھے ○ بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے

عظمت و قدرتِ الٰہی کے دلائل

ع ۱۳ - ۶

(1)...... مذکورہ بالا آیات میں جو کچھ بیان ہوا اس میں بنیادی طور پر مسلمانوں اور کافروں کے انجام کا بیان کیا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ اصحابِ اعراف کا بھی بیان ہے جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے۔ اب یہاں مسلمانوں کا ایک وہ گروہ بھی ہوگا جن کے گناہ زیادہ اور نیکیاں کم ہوں گی اور یونہی وہ لوگ بھی ہوں گے جو نیکیوں کے باوجود کسی گناہ پر پکڑے جائیں گے۔ ان تمام چیزوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہئے۔ سب سے پہلے تو کفر سے بچنے کی انتہائی کوشش کریں، دوسرے یہ کہ اگرچہ کوئی مسلمان ہمیشہ کیلئے جہنم میں نہیں جائے گا لیکن یہ بات طے شدہ ہے کہ کچھ گناہگار=

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ

ثُمَّ	فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ (1)	الْاَرْضَ	وَ	السَّمٰوٰتِ	خَلَقَ
پھر	چھ دن میں	زمین	اور	آسمان	بنائے

آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ

الَّیْلَ النَّهَارَ	یُغْشِی	عَلَى الْعَرْشِ	اسْتَوٰى (2)
رات دن (کو ایک دوسرے سے)	وہ ڈھانپ دیتا ہے	عرش پر	(اپنی شان کے لائق) استواء فرمایا

عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے، رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانپ دیتا ہے

یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ۙ وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ

وَ	الْقَمَرَ	وَ	الشَّمْسَ	وَّ	حَثِیْثًا	یَطْلُبُهٗ
اور	چاند	اور	سورج	اور	تیزی (سے)	(کہ ہر ایک) پیچھے چلا آرہا ہے اس (دوسرے) کے

کہ (ایک) دوسرے کے پیچھے جلد جلد چلا آرہا ہے اور اس نے سورج اور چاند اور

النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ

وَ	الْخَلْقُ	لَهُ	اَلَا	مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ	النُّجُوْمَ
اور	پیدا کرنا	اسی کے (لائق ہے)	سن لو	(یہ سب) اس کے حکم کے پابند (ہیں)	ستاروں (کو بنایا)

ستاروں کو بنایا اس حال میں کہ سب اس کے حکم کے پابند ہیں۔ سن لو! پیدا کرنا اور تمام کاموں میں

الْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ

دعا مانگنے کا ایک ادب اور حد سے بڑھنے کی ممانعت

رَبَّكُمْ	اُدْعُوْا	رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۴﴾	اللّٰهُ	تَبٰرَكَ	الْاَمْرُ
اپنے رب (سے)	دعا کرو	(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)	اللہ	بڑی برکت والا ہے	حکم دینا

تصرف کرنا اسی کے لائق ہے۔ اللہ بڑی برکت والا ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے ○ اپنے رب سے

═ مسلمان ضرور جہنم میں جائیں گے لہٰذا ہمیں جہنم کے عذاب اور اس کی ہولناکیوں سے ڈرتے رہنا چاہئے۔

1...... چھ دن میں تخلیق سے کیا مراد ہے، اس کے متعلق بعض نے فرمایا کہ چھ دن سے مراد چھ ادوار ہیں اور اکثر نے فرمایا کہ دنیوی اعتبار سے جو چھ دن کی مقدار بنتی ہے وہ مراد ہے۔ بہر حال جو بھی صورت ہو اللہ تعالیٰ ہر صورت پر قادر ہے۔ 2...... یہ آیت متشابہات میں سے ہے، اس سے درحقیقت کیا مراد ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اور ہم اس کے حق ہونے پر ایمان لاتے ہیں۔ اس سے متعلق مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج3، ص339 پر ملاحظہ فرمائیں۔

زمین میں فساد کی ممانعت اور دعا مانگنے کا ایک ادب

تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۵۵﴾ ۚ وَ

تَضَرُّعًا	وَّ	خُفْیَةً	اِنَّهٗ	لَا یُحِبُّ	الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۵۵﴾ (1)	وَ
گڑگڑاتے	اور	آہستہ	بیشک وہ	پسند نہیں فرماتا	حد سے بڑھنے والوں (کو)	اور

گڑگڑاتے ہوئے اور آہستہ آواز سے دعا کرو۔ بیشک وہ حد سے بڑھنے والے کو پسند نہیں فرماتا ○ اور

لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَ ادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ

لَا تُفْسِدُوْا	فِی الْاَرْضِ	بَعْدَ اِصْلَاحِهَا	وَ	ادْعُوْهُ	خَوْفًا	وَّ
تم فساد نہ کرو	زمین میں	اس کی اصلاح کے بعد	اور	دعا کرو اس سے	ڈرتے (ہوئے)	اور

زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو اور اللہ سے دعا کرو ڈرتے ہوئے اور

قدرت و وحدانیت اور وقوعِ قیامت کی دلیل

طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَ هُوَ

طَمَعًا (2)	اِنَّ	رَحْمَتَ اللّٰهِ	قَرِیْبٌ	مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾	وَ	هُوَ
طمع کرتے (ہوئے)	بیشک	اللہ کی رحمت	قریب (ہے)	نیکی کرنے والوں سے	اور	وہی (ہے)

طمع کرتے ہوئے۔ بیشک اللہ کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہے ○ اور وہی ہے

الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ

الَّذِیْ	یُرْسِلُ	الرِّیٰحَ	بُشْرًۢا	بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ	حَتّٰۤی	اِذَاۤ
جو	بھیجتا ہے	ہوائیں	خوشخبری (دیتی ہوئیں)	اس کی رحمت کے آگے	یہاں تک کہ	جب

جو ہواؤں کو اس حال میں بھیجتا ہے کہ اس کی رحمت کے آگے آگے خوشخبری دے رہی ہوتی ہیں یہاں تک کہ جب

اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا

اَقَلَّتْ	سَحَابًا ثِقَالًا	سُقْنٰهُ	لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ	فَاَنْزَلْنَا
وہ اٹھا کر لاتی ہے	بھاری بادل	(تو) ہم چلاتے ہیں اسے	کسی مردہ شہر کی طرف	پھر ہم اتارتے ہیں

وہ ہوائیں بھاری بادل کو اٹھالاتی ہیں تو ہم اس بادل کو کسی مردہ شہر کی طرف چلاتے ہیں پھر

1۔۔۔۔ یعنی لوگوں کو دعا وغیرہ جن چیزوں کا حکم دیا گیا ان میں حد سے بڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ یاد رہے کہ دعا میں حد سے بڑھنے کی مختلف صورتیں ہیں جیسے ہمیشہ کے لئے تندرستی اور عافیت مانگنا، گناہ کی دعا مانگنا، سب مسلمانوں کے سب گناہ بخشے جانے کی دعا مانگنا اور کافر کی مغفرت کی دعا کرنا وغیرہ۔ 2۔۔۔۔ اس میں دعا مانگنے کا ایک ادب بیان فرمایا گیا ہے کہ جب بھی دعا مانگو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اور اس کی رحمت کی طمع کرتے ہوئے دعا کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ دعا اور عبادات میں خوف و امید دونوں ہونے چاہئیں اس سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ جلد قبول ہوں گی۔

بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِؕ

مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ	بِهٖ	فَاَخْرَجْنَا	الْمَآءَ	بِهِ[1]
ہر (قسم کے) پھل	اس (پانی) کے ذریعے	تو ہم نکالتے ہیں	پانی	اس (بادل) سے (یا) اس (مردہ شہر) میں

اس مردہ شہر میں پانی اتارتے ہیں تو اس پانی کے ذریعے ہر طرح کے پھل نکالتے ہیں۔

كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ الْبَلَدُ الطَّيِّبُ

الْبَلَدُ الطَّيِّبُ[2]	وَ	تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾	لَعَلَّكُمْ	الْمَوْتٰى	نُخْرِجُ	كَذٰلِكَ
اچھی زمین	اور	نصیحت حاصل کرو	تاکہ تم	مُردوں (کو)	ہم نکالیں گے	اسی طرح

اسی طرح ہم مُردوں کو نکالیں گے۔ (یہ بیان اس لئے ہے) تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ○ اور جو اچھی زمین ہوتی ہے

يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖۚ وَ الَّذِیْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ

لَا يَخْرُجُ	خَبُثَ	الَّذِیْ[3]	وَ	بِاِذْنِ رَبِّهٖ	نَبَاتُهٗ	يَخْرُجُ
(اس کا سبزہ) نہیں نکلتا	خراب ہو	جو	اور	اپنے رب کے حکم سے	اس کا سبزہ	نکل آتا ہے

اس کا سبزہ تو اپنے رب کے حکم سے نکل آتا ہے اور جو خراب ہو اس کا سبزہ بڑی مشکل سے

اِلَّا نَكِدًاؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ

لِقَوْمٍ	الْاٰیٰتِ	نُصَرِّفُ	كَذٰلِكَ	نَكِدًا	اِلَّا
(ان) لوگوں کے لئے	آیتیں	ہم بار بار بیان کرتے ہیں	اسی طرح	تھوڑا، بڑی مشکل (سے)	مگر

تھوڑا سا نکلتا ہے۔ ہم اسی طرح شکر کرنے والے لوگوں کے لئے تفصیل سے آیات

يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ؑ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ

فَقَالَ	اِلٰى قَوْمِهٖ	نُوْحًا	اَرْسَلْنَا	لَقَدْ	يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾
تو اس نے کہا	اس کی قوم کی طرف	نوح (کو)	ہم نے بھیجا	ضرور بیشک	(جو) شکر کرتے ہیں

بیان کرتے ہیں ○ بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا:

مومن و کافر کے قبولِ حق کی مثال

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ

ع ۱۵ / ۱۴

1. بعض مفسرین کے نزدیک یہاں لفظ "بِهٖ" میں ضمیر کا مرجع "بادل" ہے، اس صورت میں آیت کا معنی ہوا "پھر ہم نے اس بادل سے پانی اتارا" اور بعض مفسرین کے نزدیک اس کا مرجع "مردہ شہر" ہے، اس صورت میں آیت کا معنی ہوگا "پھر ہم نے اس مردہ شہر میں پانی اتارا"
2. یہ مومن کی مثال ہے کہ جس طرح عمدہ زمین پانی سے نفع پاتی ہے اسی طرح مومن قرآنی انوار کی بارش سے نفع پاتا ہے۔
3. یہ کافر کی مثال ہے کہ جیسے خراب زمین بارش سے نفع نہیں پاتی ایسے ہی کافر قرآنی انوار کی بارش سے نفع نہیں پاتا۔

یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗؕ

یٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ
اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	تمہارے لئے نہیں	اس کے علاوہ کوئی معبود

اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

سرداروں کا گستاخانہ جواب

اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ

اِنِّیْۤ	اَخَافُ	عَلَیْكُمْ	عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۵۹﴾ (1)	قَالَ
بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تمہارے اوپر	بڑے دن کے عذاب (کا)	کہا

بے شک میں تم پر بڑے دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں ○ اس کی

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مشفقانہ اور داعیانہ جواب

الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ

الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ	اِنَّا	لَنَرٰىكَ	فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۶۰﴾	قَالَ (2)
اس کی قوم میں سے سرداروں (نے)	بیشک ہم	ضرور دیکھتے ہیں تمہیں	کھلی گمراہی میں	فرمایا

قوم کے سردار بولے: بیشک ہم تمہیں کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں ○ فرمایا:

یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ

یٰقَوْمِ	لَیْسَ	بِیْ	ضَلٰلَةٌ (3)	وَّ	لٰكِنِّیْ	رَسُوْلٌ
اے میری قوم	نہیں ہے	مجھ میں	کوئی گمراہی	اور	لیکن میں	رسول (ہوں)

اے میری قوم! مجھ میں کوئی گمراہی نہیں لیکن میں تو

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۱﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۱﴾	اُبَلِّغُكُمْ	رِسٰلٰتِ رَبِّیْ	وَ
تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	میں پہنچاتا ہوں تمہیں	اپنے رب کے پیغامات	اور

ربُّ العالمین کا رسول ہوں ○ میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور

(1)...... بڑے دن کے عذاب سے مراد روزِ قیامت یا روزِ طوفان کا عذاب ہے۔ (2)...... حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قوم کی بکواس پر نہایت شفقت و محبت اور خیر خواہی کے ساتھ جواب عطا فرمایا، اس سے مبلغین کو بھی درس حاصل کرنا چاہئے کہ مخاطب کی جہالت پر برانگیختہ ہونے کی بجائے حتی الامکان نرمی اور شفقت کے ساتھ جواب دیا جائے۔ (3)...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ نبوت اور گمراہی دونوں جمع نہیں ہو سکتیں اور کوئی نبی ایک آن کے لئے بھی گمراہ نہیں ہو سکتے کیونکہ اگر نبی ہی گمراہ ہوں تو پھر لوگوں کو ہدایت کون کرے گا۔

اَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾

اَنْصَحُ	لَكُمْ	وَ	اَعْلَمُ	مِنَ اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾
خیر خواہی کرتا ہوں	تمہاری	اور	جانتا ہوں	اللہ کی طرف سے	وہ جو	تم نہیں جانتے

تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ علم رکھتا ہوں جو تم نہیں رکھتے ۝

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اَوَعَجِبْتُمْ	اَنْ	جَآءَكُمْ	ذِكْرٌ	مِّنْ رَّبِّكُمْ
اور کیا تمہیں تعجب ہوا	(اس بات پر) کہ	آئی تمہارے پاس	نصیحت	تمہارے رب کی طرف سے

اور کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ

عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ	لِيُنْذِرَكُمْ	وَ	لِتَتَّقُوْا	وَ	لَعَلَّكُمْ
تم میں سے ایک مرد پر (کے ذریعے)	تاکہ وہ ڈرائے تمہیں	اور	تاکہ تم ڈرو	اور	تاکہ تم

تمہیں میں سے ایک مرد کے ذریعے نصیحت آئی تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور تاکہ تم ڈرو اور تاکہ

سرکش کفار پر عذاب الٰہی

تُرْحَمُوْنَ ﴿٦٣﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ

تُرْحَمُوْنَ ﴿٦٣﴾	فَكَذَّبُوْهُ (1)	فَاَنْجَيْنٰهُ	وَ	الَّذِيْنَ
تم پر رحم کیا جائے	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو ہم نے نجات دی اسے	اور	ان لوگوں کو جو

تم پر رحم کیا جائے ۝ تو انہوں نے نوح کو جھٹلایا تو ہم نے اسے اور جو

مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

مَعَهٗ (2)	فِي الْفُلْكِ	وَ	اَغْرَقْنَا	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا
اس کے ساتھ	کشتی میں (تھے)	اور	ہم نے غرق کر دیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	جھٹلایا

اس کے ساتھ کشتی میں تھے سب کو نجات دی اور ہماری آیتیں جھٹلانے والوں کو

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دشمنوں پر اس وقت تک دنیاوی عذاب نہیں آتے جب تک وہ پیغمبر کی نافرمانی نہ کریں۔

2 ...... حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی کشتی میں چالیس مرد اور چالیس عورتیں سوار تھیں مگر آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی اولاد کے سوا کسی کی نسل نہ چلی اس لئے آپ کو ''آدم ثانی'' کہتے ہیں۔

ع ۸ ۱۵

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو تبلیغ

بِاٰیٰتِنَا اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِیْنَ ﴿۶۴﴾ ع وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ

بِاٰیٰتِنَا	اِنَّهُمْ	كَانُوْا	قَوْمًا عَمِیْنَ ﴿۶۴﴾ (1)	وَ	اِلٰى عَادٍ (2)	اَخَاهُمْ (3)
ہماری آیتوں کو	بیشک وہ	تھے	اندھے لوگ	اور	عاد کی طرف	ان کے (قومی) بھائی

غرق کر دیا بیشک وہ اندھے لوگ تھے ○ اور قومِ عاد کی طرف ان کے ہم قوم

هُوْدًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

هُوْدًا	قَالَ	یٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا لَكُمْ
ہود (کو بھیجا)	(انہوں نے) فرمایا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	تمہارے لئے نہیں

ہود کو بھیجا۔ (ہود نے) فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا

کافر سرداروں کا گستاخانہ جواب

مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ

مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ	اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾	قَالَ	الْمَلَاُ	الَّذِیْنَ
اس کے علاوہ کوئی معبود	تو کیا تم ڈرتے نہیں	کہا	سرداروں (نے)	وہ لوگ جنہوں نے

تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تو کیا تم ڈرتے نہیں؟ ○ اس کی قوم کے

كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا

كَفَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ	اِنَّا	لَنَرٰىكَ	فِیْ سَفَاهَةٍ	وَّ	اِنَّا
کفر کیا	اس کی قوم میں سے	بیشک ہم	ضرور دیکھتے ہیں تمہیں	بیوقوفی میں (مبتلا)	اور	بیشک ہم

کافر سردار بولے، بیشک ہم تمہیں بیوقوف سمجھتے ہیں اور بیشک

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مشفقانہ اور ناصحانہ جواب

لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۶۶﴾ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ

لَنَظُنُّكَ	مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۶۶﴾	قَالَ	یٰقَوْمِ	لَیْسَ	بِیْ
ضرور گمان کرتے ہیں تمہیں	جھوٹوں میں سے	فرمایا	اے میری قوم	نہیں ہے	مجھ میں

ہم تمہیں جھوٹوں میں سے گمان کرتے ہیں ○ (ہود نے) فرمایا: اے میری قوم! میرے ساتھ

1 ...... یعنی ان کے پاس نبوت کی شان دیکھنے والی آنکھ نہ تھی، ان کے دل اندھے تھے اگرچہ آنکھیں کھلی تھیں۔

2 ...... قوم عاد دو ہیں: عادِ اُولیٰ یہ حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم ہے اور یہ یمن میں آباد تھے اور عادِ ثانیہ، یہ حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم ہے، اسی کو ثمود کہتے ہیں ان دونوں کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔ یہاں عادِ اُولیٰ مراد ہے۔

3 ...... یہاں بھائی سے مراد حقیقی بھائی نہیں بلکہ ''ہم قوم'' مراد ہے۔

سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۷﴾

سَفَاهَةٌ (1)	وَّ	لٰكِنِّیْ	رَسُوْلٌ	مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۷﴾
کوئی بیوقوفی	اور	لیکن میں	رسول (ہوں)	تمام جہانوں کے رب کی طرف سے

بے وقوفی کا کوئی تعلق نہیں۔ میں تو ربُّ العالمین کا رسول ہوں ○

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ﴿۶۸﴾

اُبَلِّغُكُمْ (2)	رِسٰلٰتِ رَبِّیْ	وَ	اَنَا	لَكُمْ	نَاصِحٌ	اَمِیْنٌ ﴿۶۸﴾
میں پہنچاتا ہوں تمہیں	اپنے رب کے پیغامات	اور	میں	تمہارے لئے	خیر خواہ	امانت دار (ہوں)

میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارے لئے قابلِ اعتماد خیر خواہ ہوں ○

اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اَوَ عَجِبْتُمْ	اَنْ	جَآءَكُمْ	ذِكْرٌ	مِّنْ رَّبِّكُمْ
اور کیا تمہیں تعجب ہوا	(اس بات پر) کہ	آئی تمہارے پاس	نصیحت	تمہارے رب کی طرف سے

اور کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ ؕ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ

عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ	لِیُنْذِرَكُمْ	وَ	اذْكُرُوْۤا	اِذْ	جَعَلَكُمْ
تم میں سے ایک مرد پر (کے ذریعے)	تاکہ وہ ڈرائے تمہیں	اور	یاد کرو	جب	اس نے بنایا تمہیں

تمہیں میں سے ایک مرد کے ذریعے نصیحت آئی تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور یاد کرو جب اس نے تمہیں

قوم کو انعاماتِ الٰہیہ کی یاد دہانی

خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ زَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ

خُلَفَآءَ	مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ	وَّ	زَادَكُمْ	فِی الْخَلْقِ
جانشین	نوح کی قوم کے بعد	اور	زیادہ کیا تمہیں	جسامت میں

قومِ نوح کے بعد جانشین بنایا اور تمہاری جسامت میں

1 ...... نبی کے ساتھ بیوقوفی کا کوئی تعلق نہیں اور اس کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کامل عقل والے اور ہمیشہ ہدایت پر ہوتے ہیں۔ تمام جہان کی عقل نبی کی عقل کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے سمندر کا ایک قطرہ کیونکہ نبی تو وحی کے ذریعے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے علم و عقل حاصل کرتا ہے اور اس چیز کے برابر کسی دوسری چیز کا ہونا محال ہے۔ 2 ...... اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں (1) جاہل اور بیوقوف لوگوں کی بدتمیزی و جہالت پر بردباری کا مظاہرہ کرنا سنتِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہے۔ (2) اہلِ علم و کمال کو ضرورت کے موقع پر اپنے منصب و کمال کا اظہار جائز ہے۔

بَصۜۡطَةً ۚ فَاذۡكُرُوۡۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمۡ

بَصۜۡطَةً (1)	فَاذۡكُرُوۡۤا	اٰلَآءَ اللّٰهِ	لَعَلَّكُمۡ
قوت اور وسعت (کے اعتبار سے)	تو یاد کرو	اللہ کی نعمتیں	تاکہ تم

قوت اور وسعت زیادہ کی تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو تاکہ تم

تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوۡۤا اَجِئۡتَنَا لِنَعۡبُدَ

تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۶۹﴾	قَالُوۡۤا	اَجِئۡتَنَا	لِنَعۡبُدَ
فلاح پاجاؤ	انہوں نے کہا	کیا تم آئے ہو ہمارے پاس	تاکہ ہم عبادت کریں

فلاح پاؤ○ قوم نے کہا: کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم

اللّٰهَ وَحۡدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعۡبُدُ

اللّٰهَ وَحۡدَهٗ	وَ	نَذَرَ	مَا	كَانَ يَعۡبُدُ
ایک اللہ (کی)	اور	ہم چھوڑ دیں	(وہ چیزیں) جن کی	عبادت کرتے تھے

ایک اللہ کی عبادت کریں اور جن چیزوں کی عبادت ہمارے باپ دادا

اٰبَآؤُنَا ۚ فَاۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنۡ

اٰبَآؤُنَا	فَاۡتِنَا بِمَا	تَعِدُنَاۤ	اِنۡ
ہمارے باپ دادا	تو لے آؤ ہمارے پاس وہ جس کی	تم وعیدیں سناتے ہو ہمیں	اگر

کیا کرتے تھے انہیں چھوڑ دیں۔ اگر تم سچے ہو تو لے آؤ وہ (عذاب) جس کی تم

كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ قَدۡ وَقَعَ عَلَيۡكُمۡ

كُنۡتَ	مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۷۰﴾	قَالَ	قَدۡ	وَقَعَ	عَلَيۡكُمۡ
تم ہو	سچوں میں سے	فرمایا	بیشک	پڑ گیا، لازم ہو گیا	تمہارے اوپر

ہمیں وعیدیں سناتے ہو○ فرمایا: بیشک تم پر تمہارے رب کا

قوم ہود کی سرکشی اور عذاب کا مطالبہ

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے نزولِ عذاب کا حکم

(1)...... اللہ تعالیٰ نے قومِ عاد کو سلطنت اور بدنی قوت عطا فرمائی تھی، چنانچہ شداد ابن عاد جیسا بڑا بادشاہ انہیں میں ہوا۔ یہ بہت لمبے قد والے اور بڑے بھاری ڈیل ڈول والے تھے۔

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور مسلمانوں کی نجات اور کافروں پر عذاب

مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ غَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ

مِّنْ رَّبِّكُمْ	رِجْسٌ	وَّ	غَضَبٌ	اَتُجَادِلُوْنَنِيْ
تمہارے رب کی طرف سے	عذاب	اور	غضب	کیا تم جھگڑتے ہو مجھ سے

عذاب اور غضب لازم ہو گیا۔ کیا تم مجھ سے

فِيْۤ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ

فِيْۤ اَسْمَآءٍ	سَمَّيْتُمُوْهَاۤ	اَنْتُمْ	وَ	اٰبَآؤُكُمْ
(ان) ناموں کے بارے میں	رکھ لیا انہیں	تم	اور	تمہارے باپ دادا (نے)

ان ناموں کے بارے میں جھگڑ رہے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں،

مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْۤا

مَّا نَزَّلَ	اللّٰهُ	بِهَا	مِنْ سُلْطٰنٍ	فَانْتَظِرُوْۤا
نہیں اتاری	اللہ (نے)	ان کی	کوئی دلیل	تو تم انتظار کرو

جن کی کوئی دلیل اللہ نے نہیں اتاری تو تم بھی انتظار کرو

اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٧١﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ

اِنِّيْ	مَعَكُمْ	مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٧١﴾	فَاَنْجَيْنٰهُ [1]
بیشک میں (بھی)	تمہارے ساتھ	انتظار کرنے والوں میں سے (ہوں)	تو ہم نے نجات دی اسے

اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ○ تو ہم نے اسے

وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ

وَ	الَّذِيْنَ	مَعَهٗ	بِرَحْمَةٍ	مِّنَّا	وَ
اور	ان لوگوں کو جو	اس کے ساتھ (تھے)	ایک بڑی رحمت کے ساتھ	اپنی طرف سے	اور

اور اس کے ساتھیوں کو اپنی رحمت کے ساتھ نجات دی اور

[1]...... اس آیت میں حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے ساتھیوں کی نجات اور قومِ عاد پر نزولِ عذاب کا ذکر ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج3، ص356 کا مطالعہ فرمائیں۔

فَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا

قَطَعْنَا	دَابِرَ	الَّذِیْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَا
ہم نے کاٹ دی	جڑ	ان لوگوں کی جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو

جو ہماری آیتیں جھٹلاتے تھے ان کی جڑ کاٹ دی

وَ مَا كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۲﴾ ع وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ

وَ	مَا كَانُوْا	مُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۲﴾	وَ	اِلٰى ثَمُوْدَ [1]	اَخَاهُمْ
اور	وہ نہیں تھے	ایمان والے	اور	ثمود کی طرف	ان کے (قومی) بھائی

اور وہ ایمان والے نہ تھے ○ اور قوم ثمود کی طرف ان کے ہم قوم

صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

صٰلِحًا	قَالَ	یٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ
صالح (کو بھیجا)	(انہوں نے) فرمایا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)

صالح کو بھیجا۔ صالح نے فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ

مَا لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ	قَدْ	جَآءَتْكُمْ	بَیِّنَةٌ
تمہارے لئے نہیں	اس کے علاوہ کوئی معبود	بیشک	آگئی تمہارے پاس	روشن نشانی

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّكُمْ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰیَةً

مِّنْ رَّبِّكُمْ	هٰذِهٖ	نَاقَةُ اللّٰهِ	لَكُمْ	اٰیَةً
تمہارے رب کی طرف سے	یہ	اللہ کی اونٹنی (ہے)	تمہارے لئے	نشانی

روشن نشانی آگئی۔ تمہارے لئے نشانی کے طور پر اللہ کی یہ اونٹنی ہے۔

حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو تبلیغ

ع ۸ ۱۶

وقف لازم

[1] ثمود بھی عرب کا ہی ایک قبیلہ تھا۔ یہ لوگ ثمود بن رام بن سام بن نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں تھے اور حجاز و شام کے درمیان سرزمین حجر میں رہتے تھے۔

فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا

فَذَرُوْهَا	تَاْكُلْ	فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ	وَ	لَا تَمَسُّوْهَا
تو تم چھوڑ دو اسے	(تاکہ) وہ کھائے	اللہ کی زمین میں	اور	ہاتھ نہ لگاؤ اسے

تو تم اسے چھوڑے رکھو تاکہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے برائی کے ساتھ

بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾ وَ

بِسُوْٓءٍ	فَیَاْخُذَكُمْ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾	وَ
برائی کے ساتھ	(اگر ایسا کیا) تو پکڑ لے گا تمہیں	دردناک عذاب	اور

ہاتھ نہ لگاؤ ورنہ تمہیں دردناک عذاب پکڑ لے گا ○ اور

اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ

اذْكُرُوْۤا	اِذْ	جَعَلَكُمْ	خُلَفَآءَ	مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ
یاد کرو	جب	اس نے بنایا تمہیں	جانشین	(قومِ) عاد کے بعد

یاد کرو جب اس نے تمہیں قومِ عاد کے بعد جانشین بنایا

وَّ بَوَّاَكُمْ فِی الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا

وَّ	بَوَّاَكُمْ	فِی الْاَرْضِ	تَتَّخِذُوْنَ	مِنْ سُهُوْلِهَا
اور	اس نے ٹھکانہ دیا تمہیں	زمین میں	تم بناتے	اس کے نرم حصے میں

اور اس نے تمہیں زمین میں ٹھکانہ دیا، تم نرم زمین میں محلات

قُصُوْرًا وَّ تَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُیُوْتًاۚ فَاذْكُرُوْۤا

قُصُوْرًا (1)	وَّ	تَنْحِتُوْنَ	الْجِبَالَ	بُیُوْتًا	فَاذْكُرُوْۤا
محلات	اور	تراش کر بناتے	پہاڑوں (کو)	مکانات	تو یاد کرو

بناتے تھے اور پہاڑوں کو تراش کر مکانات بناتے تھے تو اللہ کی نعمتیں

قوم کو انعاماتِ الٰہیہ کی یاد دہانی اور فساد کی ممانعت

1 ...... قوم ثمود نے گرمیوں کے لئے بستیوں میں محل بنائے ہوئے تھے اور سردی کے موسم کے لئے پہاڑوں میں گرم مکانات تعمیر کئے تھے جیسا کہ آج کل بھی دولت مند لوگ کرتے ہیں ٹھنڈے اور گرم علاقوں میں جدا جدا مکانات بناتے ہیں۔

متکبر سرداروں کا کمزور مسلمانوں سے سوال وجواب

اٰلَآءَ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۷۴﴾

اٰلَآءَ اللّٰهِ	وَ	لَا تَعْثَوْا	فِی الْاَرْضِ	مُفْسِدِیْنَ ﴿۷۴﴾ [1]
اللہ کی نعمتیں	اور	نہ پھرو	زمین میں	فساد کرتے ہوئے

یاد کرو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو ○

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

قَالَ	الْمَلَاُ	الَّذِیْنَ	اسْتَكْبَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ
کہا	سرداروں (نے)	وہ لوگ جنہوں نے	تکبر کیا	اس (صالح) کی قوم میں سے

اس کی قوم کے متکبر سردار

لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ

لِلَّذِیْنَ	اسْتُضْعِفُوْا	لِمَنْ	اٰمَنَ	مِنْهُمْ
ان لوگوں سے جو	کمزور سمجھے گئے	(اس) سے جو	ایمان لایا	ان میں سے

کمزور مسلمانوں سے کہنے لگے:

اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

اَتَعْلَمُوْنَ	اَنَّ	صٰلِحًا	مُّرْسَلٌ	مِّنْ رَّبِّهٖ
کیا تم جانتے ہو	کہ	صالح	بھیجا ہوا ہے	اپنے رب کی طرف سے

کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے رب کا رسول ہے؟

قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾

قَالُوْۤا	اِنَّا	بِمَاۤ	اُرْسِلَ	بِهٖ	مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾
انہوں نے کہا	بیشک ہم	جس کے ساتھ	انہیں بھیجا گیا	اس پر	ایمان رکھنے والے (ہیں)

انہوں نے کہا: بیشک ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں جس کے ساتھ انہیں بھیجا گیا ہے ○

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ قوم میں فساد پھیلانا بدترین جرم ہے خواہ یہ قتل وغارتگری سے ہو، کفر وشرک کی اشاعت سے یا فتنہ پھیلانے والی تقریروں اور تحریروں سے ہو۔ آج کل اکثر علم دین سے نابلد لوگ علماء کے لباس میں فساد پھیلاتے اور علماء کو بدنام کرتے پھر رہے ہیں، ان سے ہوشیار رہنا چاہئے۔

قوم صالح کا اونٹنی ذبح کرنا اور دیگر سرکشی

قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا بِالَّذِیْۤ

قَالَ	الَّذِیْنَ	اسْتَكْبَرُوْۤا	اِنَّا	بِالَّذِیْۤ
بولے	وہ لوگ جنہوں نے	تکبر کیا	بیشک ہم	جس پر

متکبر بولے: بیشک ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں

اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَعَقَرُوا

اٰمَنْتُمْ	بِهٖ	كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾	فَعَقَرُوا (1)
تم ایمان لائے ہو	اس کا	انکار کرنے والے (ہیں)	تو انہوں نے ٹانگوں کی رگیں کاٹ دیں

جس پر تم ایمان لائے ہو○ پس (کافروں نے) اونٹنی کی ٹانگوں کی رگوں کو

النَّاقَةَ وَ عَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَ قَالُوْا

النَّاقَةَ	وَ	عَتَوْا	عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ	وَ	قَالُوْا
اونٹنی (کی)	اور	سرکشی کی	اپنے رب کے حکم سے	اور	انہوں نے کہا

کاٹ دیا اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے:

یٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ

یٰصٰلِحُ	ائْتِنَا بِمَا	تَعِدُنَاۤ	اِنْ	كُنْتَ
اے صالح	لے آؤ ہمارے پاس جس کی	تم وعیدیں سناتے ہو ہمیں	اگر	تم ہو

اے صالح! اگر تم رسول ہو تو ہم پر وہ عذاب لے آؤ جس کی تم ہمیں وعیدیں

قوم صالح پر عذاب الٰہی

مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا

مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۷۷﴾	فَاَخَذَتْهُمُ	الرَّجْفَةُ (2)	فَاَصْبَحُوْا
رسولوں میں سے	تو پکڑ لیا انہیں	زلزلے (نے)	تو وہ صبح کو رہ گئے

سناتے رہتے ہو○ تو انہیں زلزلے نے پکڑ لیا تو وہ صبح کو

1 ......اونٹنی کو ذبح کرنے والا ایک شخص قیدار بن سالف تھا اور ایک شخص مصدع ابن دہر اس کا مددگار تھا لیکن چونکہ یہ کام ساری قوم کی رضامندی سے ہوا تھا اس لئے ان سب کو اس کا فاعل قرار دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ گناہ کرنا، گناہ کرانا، گناہ پر راضی ہونا، گناہ پر مدد کرنا سب ہی جرم ہیں جن کی وجہ سے عذاب آسکتا ہے۔ 2 ...... قوم ثمود کے عذاب سے متعلق مختلف آیات میں مختلف چیزوں کا ذکر ہے، جیسے یہاں زلزلے کا ذکر ہے اور سورۂ حجر کی آیت نمبر 83 میں چیخ کا ذکر ہے۔ ان دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ پہلے وہ ہولناک آواز میں گرفتار ہوئے، پھر سخت زلزلہ قائم کیا گیا۔

حضرت صالح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا مردہ لاشوں سے خطاب

فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ

فِيْ دَارِهِمْ	جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾	فَتَوَلّٰى	عَنْهُمْ	وَ
اپنے گھروں میں	اوندھے منہ (مرے ہوئے)	پس اس (صالح) نے منہ پھیر لیا	ان سے	اور

اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ○ تو صالح نے ان سے منہ پھیر لیا اور

قَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ

قَالَ	يٰقَوْمِ	لَقَدْ	اَبْلَغْتُكُمْ	رِسَالَةَ رَبِّيْ
فرمایا	اے میری قوم	ضرور بیشک	میں نے پہنچا دیا تمہیں	اپنے رب کا پیغام

فرمایا: اے میری قوم! بیشک میں نے تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا

وَ نَصَحْتُ لَكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ

وَ	نَصَحْتُ	لَكُمْ	وَ	لٰكِنْ	لَّا تُحِبُّوْنَ
اور	میں نے خیر خواہی کی	تمہاری	اور	لیکن	تم پسند نہیں کرتے

اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم خیر خواہوں کو

حضرت لوط عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو بدفعلی پر تنبیہ

النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ

النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾	وَ	لُوْطًا	اِذْ	قَالَ	لِقَوْمِهٖۤ
خیر خواہی کرنے والوں (کو)	اور	لوط (کو بھیجا)	جب	اس نے کہا	اپنی قوم سے

پسند نہیں کرتے ○ اور (ہم نے) لوط کو بھیجا، جب اس نے اپنی قوم سے کہا:

اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ

اَتَاْتُوْنَ	الْفَاحِشَةَ (1)	مَا سَبَقَكُمْ	بِهَا	مِنْ اَحَدٍ
کیا تم کرتے ہو	بے حیائی	تم سے پہلے نہیں کیا	اس کو	کسی ایک (نے)

کیا تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے

1 ...... یہاں فاحشہ سے مراد لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرنا ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرنا قومِ لوط کی ایجاد ہے، اسی لئے اسے "لواطت" کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ مرد کا مرد کے ساتھ بدفعلی حرام اور اسے حلال سمجھنے والا کافر ہے۔ عورت کا عورت سے شہوانی لذت حاصل کرنا حرام ہے اور اپنی بیوی کے پچھلے مقام میں جماع کرنا بھی حرام ہے۔

مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ

الرِّجَالَ	لَتَاْتُوْنَ	اِنَّكُمْ	مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۰﴾
مردوں (کے پاس)	ضرور آتے ہو	بیشک تم	سارے جہان والوں میں سے

نہیں کی ○ بیشک تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں

شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾

قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾ (1)	اَنْتُمْ	بَلْ	مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ	شَهْوَةً
حد سے گزرے ہوئے لوگ (ہو)	تم	بلکہ	عورتوں کی بجائے	نفسانی خواہش (کے لئے)

کے پاس شہوت سے جاتے ہو بلکہ تم لوگ حد سے گزرے ہوئے ہو ○

قوم لوط کا جواب

وَ مَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا

قَالُوْۤا	اَنْ	اِلَّاۤ	جَوَابَ قَوْمِهٖۤ	مَا كَانَ	وَ
انہوں نے کہا	یہ کہ	مگر	اس کی قوم کا جواب	نہیں تھا	اور

اور ان کی قوم کا اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ انہوں نے کہا:

اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْیَتِكُمْۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾

یَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾	اُنَاسٌ	اِنَّهُمْ	مِّنْ قَرْیَتِكُمْ	اَخْرِجُوْهُمْ
بڑے پاک بنتے ہیں	لوگ	بیشک وہ	اپنی بستی سے	نکال دو انہیں

ان کو اپنی بستی سے نکال دو۔ یہ لوگ بڑے پاک بنتے پھرتے ہیں ○

حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی پر عذاب الٰہی

فَاَنْجَیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ﳲ

امْرَاَتَهٗ	اِلَّا	اَهْلَهٗۤ	وَ	فَاَنْجَیْنٰهُ
اس کی بیوی (کے)	سوائے	اس کے گھر والوں (کو)	اور	تو ہم نے نجات دی اسے

تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی سوائے اس کی بیوی کے۔

(1)..... انسان کو شہوت اس لئے دی گئی کہ نسلِ انسانی باقی رہے اور دنیا کی آبادی ہو اور عورتوں کو شہوت کا محل اور نسل چلانے کا ذریعہ بنایا کہ ان سے معروف طریقے کے مطابق اور جیسے شریعت نے اجازت دی اس طرح شہوت پوری کی جائے اور ان سے اولاد حاصل کی جائے، جب آدمیوں نے عورتوں کو چھوڑ کر ان کا کام مردوں سے لینا چاہا تو وہ حد سے گزر گئے اور انہوں نے اس قوت کے مقصد صحیح کو فوت کر دیا کیونکہ مرد کو نہ حمل ہوتا ہے اور نہ وہ بچہ جنتا ہے تو اس کے ساتھ مشغول ہونا سوائے شیطانیت کے اور کیا ہے۔

مردوں کی باہم بدفعلی پر خدا کا شدید عذاب

كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ

كَانَتْ	مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾ (1)	وَ	اَمْطَرْنَا	عَلَيْهِمْ	مَّطَرًا
وہ تھی	باقی رہنے والوں میں سے	اور	ہم نے برسائی	ان پر	بارش

وہ باقی رہنے والوں میں سے تھی ○ اور ہم نے ان پر بارش برسائی

ع ۱۰

شعیب عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا لوگوں کو ناپ تول میں کمی سے منع کرنا اور دیگر نصیحتیں

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ ع وَ اِلٰى مَدْيَنَ

فَانْظُرْ	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ (2)	وَ	اِلٰى مَدْيَنَ
تو دیکھو	کیسا	ہوا	مجرموں کا انجام	اور	مدین کی طرف

تو دیکھو، مجرموں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ اور مدین کی طرف

اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا

اَخَاهُمْ	شُعَيْبًا	قَالَ	يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا
ان کے (قومی) بھائی	شعیب (کو بھیجا)	اس نے کہا	اے میری قوم	تم عبادت کرو

ان کے ہم قوم شعیب کو بھیجا: انہوں نے فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ

اللّٰهَ	مَا لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ	قَدْ	جَآءَتْكُمْ
اللہ (کی)	تمہارے لئے نہیں	اس کے علاوہ کوئی معبود	بیشک	آگئی تمہارے پاس

عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، بے شک تمہارے پاس

بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ

بَيِّنَةٌ	مِّنْ رَّبِّكُمْ	فَاَوْفُوا	الْكَيْلَ	وَ	الْمِيْزَانَ
روشن نشانی	تمہارے رب کی طرف سے	تو پورا کرو	ناپ	اور	تول

تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آگئی تو ناپ اور تول پورا پورا کرو

1 ...... حضرت لوط عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی بیوی جس کا نام واہلہ تھا وہ آپ پر ایمان نہ لائی بلکہ کافرہ ہی رہی، اپنی قوم سے محبت رکھتی اور ان کے لئے جاسوسی کرتی تھی، یہ عذاب میں مبتلا ہوئی۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا بدفعلی انتہائی مبغوض وشدید جرم ہے کہ اس جرم کی وجہ سے قوم لوط پر ایسا عذاب آیا جو دوسری عذاب پانے والی قوموں پر نہ آیا۔

وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تُفْسِدُوْا

وَ	لَا تَبْخَسُوْا	النَّاسَ	اَشْيَآءَهُمْ [1]	وَ	لَا تُفْسِدُوْا
اور	کم کرکے نہ دو	لوگوں (کو)	ان کی چیزیں	اور	فساد نہ کرو

اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کرکے نہ دو اور زمین میں

فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ

فِی الْاَرْضِ	بَعْدَ اِصْلَاحِهَا	ذٰلِكُمْ	خَیْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ
زمین میں	اس کی اصلاح کے بعد	یہ	بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اگر

اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۸۵﴾ ۚ وَ لَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ

كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۸۵﴾	وَ	لَا تَقْعُدُوْا	بِكُلِّ صِرَاطٍ
تم ہو	ایمان لانے والے	اور	(اس لئے) نہ بیٹھو	ہر راستے پر

تم ایمان لاؤ ○ اور ہر راستے پر یوں نہ بیٹھو

تُوْعِدُوْنَ وَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ

تُوْعِدُوْنَ	وَ	تَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	مَنْ
(کہ آنے جانے والوں کو) ڈراؤ	اور	روکو	اللہ کی راہ سے	(اسے) جو

کہ راہگیروں کو ڈراؤ اور اللہ کے راستے سے ایمان لانے والوں کو

اٰمَنَ بِهٖ وَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَ اذْكُرُوْۤا

اٰمَنَ	بِهٖ	وَ	تَبْغُوْنَهَا	عِوَجًا	وَ	اذْكُرُوْۤا
ایمان لایا	اس پر	اور	تم تلاش کرو اس میں	ٹیڑھا پن	اور	یاد کرو

روکو اور تم اس میں ٹیڑھا پن تلاش کرو اور یاد کرو

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ بعض احکام کے کفار بھی مکلف ہیں کیونکہ حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی کافر قوم کو ناپ تول درست کرنے کا حکم دیا اور نہ ماننے پر عذابِ الٰہی آگیا۔

اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَ انْظُرُوْا

اِذْ	كُنْتُمْ	قَلِيْلًا	فَكَثَّرَكُمْ	وَ	انْظُرُوْا[1]
جب	تم تھے	تھوڑے	تو اس نے زیادہ کردیا تمہیں	اور	دیکھو

جب تم تھوڑے تھے تو اس نے تمہاری تعداد میں اضافہ کردیا اور دیکھو،

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَ اِنْ كَانَ طَآىٕفَةٌ

كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨٦﴾	وَ	اِنْ	كَانَ	طَآىٕفَةٌ
کیسا	ہوا	فساد کرنے والوں کا انجام	اور	اگر	ہو	ایک گروہ

فسادیوں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ اور اگر تم میں ایک گروہ

مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِیْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ

مِّنْكُمْ	اٰمَنُوْا	بِالَّذِیْۤ	اُرْسِلْتُ	بِهٖ	وَ
تم میں سے	وہ ایمان لائیں	جس کے ساتھ	مجھے بھیجا گیا	اس پر	اور

اس پر ایمان لائے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے اور

طَآىٕفَةٌ لَّمْ یُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى یَحْكُمَ

طَآىٕفَةٌ	لَّمْ یُؤْمِنُوْا[2]	فَاصْبِرُوْا	حَتّٰى	یَحْكُمَ
ایک گروہ	وہ ایمان نہ لائیں	تو صبر کرو	یہاں تک کہ	فیصلہ کردے

ایک گروہ (اس پر) ایمان نہ لائے تو تم انتظار کرو حتّٰی کہ اللہ ہمارے درمیان

اللّٰهُ بَیْنَنَا ۚ وَ هُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿٨٧﴾

اللّٰهُ	بَیْنَنَا	وَ	هُوَ	خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿٨٧﴾
اللہ	ہمارے درمیان	اور	وہ	سب سے بہترین فیصلہ کرنے والا

فیصلہ کردے اور وہ سب سے بہترین فیصلہ فرمانے والا ہے ○

حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اہلِ مدین کو نصیحت

[1]...... اس سے معلوم ہوا کہ قوموں کے تاریخی حالات معلوم کرنا اور نزولِ عذاب کے مقامات کو دیکھنا عبرت حاصل کرنے کے لئے بہت مفید ہے، اس سے اللہ تعالٰی کا خوف اور اس کی عبادات کی ترغیب پیدا ہوتی ہے۔ [2]...... اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر تمام لوگ ایمان نہ لائے بلکہ کچھ لائے اور کچھ نہ لائے۔ اس میں ہر عالم و مبلغ کے لئے نصیحت ہے کہ تمام لوگ ان کی بات مان کر اس پر عمل پیرا نہیں ہوں گے لہٰذا انہیں چاہئے کہ لوگوں کی روگردانی دیکھ کر رنجیدہ نہ ہوں اور استقامت کے ساتھ دین کی خدمت میں مصروف رہیں۔